بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بفضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہبِ رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد دوم

کمالاتِ عثمانیہ

مؤلفہ

عارفِ صمدانی غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربارِ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یا حیّ القیّوم آدم بیگی بطفیلک الحی
پانچ سو بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بخشئے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف یکصد بار اور وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ پانچ سو
بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو بخشئے۔

---

(۵) صلوٰۃ تنجینا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ۔ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ
الْحَاجَاتِ ۔ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ ۔ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى
الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَ
بَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور
کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح مبارک
کو بخشئے۔

---

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پانچ سو بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند، خواجہ بزرگ، مرہم ناسور دلہائے درد مند کو بخشئے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف یکصد بار اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ سو بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیرالمومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشئے۔

---

(۵) صلاۃ تنجینا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر کو بخشئے۔

فقیر حبیب الرحمٰن کبول طاہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

بہ فضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہبِ رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد دوم

کمالاتِ عثمانیہ

مؤلفہ
عارفِ صمدانی، غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی
سجادہ نشین دربارِ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع
مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

نام کتاب ----- مواہب رحمانیہ فی فوائد وفیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ کی جلد دوم
کمالاتِ عثمانیہ

مؤلّف ------ تصنیف منیف حضرت خواجہ علامہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل
صاحب ذبیح سراجی مجددی مدظلّہ

صفحات/سائز --- ۲۳×۳۶/۱۶ . صفحات ۲۵۶

کتابت ----- محمود عبدالرشید صاحب ٹھٹھہ عالیہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

طبع اول ----- ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۹۸۶ء

مطبع ------ ... اُردو آرٹ پرنٹرز لاہور

قیمت --- Price Rs.50/-

ملنے کے پتے

☆☆☆☆

۱۔ مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) پاکستان

☆☆☆☆

۲۔ میاں احمد۔ مسجد سیداں والی۔ گیلانی سٹریٹ۔ پاکستانی چوک
اچھرہ روڈ ----- اچھرہ / لاہور۔۱۶۔

فہرست

مقدّمہ ۶

فصل اوّل ۳۱

تعارف و سنِ ولادت حصولِ علم طلبِ شیخ مرشد کی محبت و خدمات

سلوک سلاسلِ ثمانیہؒ خلعتِ خلافت وغیرہ

فصل دوم ۸۰

ملفوظاتِ شریفہ جواہر پارے وظائف عباراتِ عجیبہ نصائح

فصل سوم ۱۲۴

مکاتیبِ شریفہ خلفائے عظام ۱۴۵ ضمیمہ فصل سوم و عباراتِ عجیبہ و

غریبہ و نصیحت آمیز ۱۴۹

فصل چہارم ۱۵۳

مکشوفاتِ شریفہ و کراماتِ منیفہ

فصل پنجم ۱۹۸

طویل علالت وصال شریف وصال شریف سے پہلے اپنے صاحبزادۂ اکبر

ارشد الہادی الی اللہ المعین حضرت خواجہ محمد سراج الدین قدس سرّہ العزیز کو اپنا نائب

مناب مقرر فرمانے اور مسندِ خلافت و نیابت پر بٹھانے کے بیان میں

حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف ۲۰۹

ضمیمہ فصل پنجم ۲۱۳

معمولات حضرت خواجہ غریب نواز روحی و قلبی فداہٗ۔

ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) جو آنجناب کو اپنے قبلہ حضرت پیر و مرشد رضی اللہ عنہ سے

سنداً پہنچے۔ ۲۳۲

تفصیل ختماتِ شریفہ ۲۵۳

المجلّد الثّانی فی الکمالات العثمانیة

مِن المواهب الرّحمانیة فی فوائد حضرات

ثلاثة دامانیة رضوان اللہ علیہم اجمعین

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ العَلِیِّ الاَعلٰی ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ خَیرِالوَرٰی وَاٰلِہِ التُّقٰی ہ وَاَصحَابِہِ النُّقٰی ہ وَعَلٰی مَشَایِخِنَا الکِرَامِ البَرَرَۃِ النَّقشبَندِیَّۃِ المُجَدِّدِیَّۃِ الاَحمَدِیَّۃِ السَّعِیدِیَّۃِ الدُّوسَنِیَّۃِ العُثمَانِیَّۃِ السَّرَاجِیَّۃِ الاِبرَاھِیمِیَّۃِ اَجمَعِینَ ہ امابعد! کتاب مواہب رحمانیہ کا یہ دوسرا جلد جوکہ کمالات عثمانیہ کے بیان میں ہے:۔ پانچ فصلوں اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے۔

مُقدّمہ جو ذکر میں مشغول ہونے اور بندیوں کے لیے جو طریقہ علیہ کے منتسبین مریدوں میں ہوں، ان کے لیے بعض اوراد اور وظائف و آداب سکھانے کے بیان میں ہے۔

فصل اوّل :-

جوکہ سنِ ولادت ، حصولِ علم ، طلبِ شیخ ، اور آپنے پیر و مرشد سے کمالِ محبت ، خدماتِ جلیلہ کی ادائیگی اور تکمیل سلوک سلاسل ثمانیہ اپنے شیخ و مرشد سے حاصل کر کے خلعتِ خلافت سے مشرف ہونے اور دیگر اجازت نامہ (وصیت نامہ) و تولیت نامہ ، اور بعد از خلافت و نیابت ، مسندِ رشد وارشاد پر بیٹھ کر اشاعت طریقہ شریفہ میں ہمہ تن کوشاں رہنے ، اور آپ کے کثرتِ ارشاد ، اور فیاضِ جہاں بننے کے بیان میں ہے ۔

فصل دوم :-

جوکہ ملفوظات شریفہ یعنی آپ کی زبان مبارک کے جواہر پاروں کے بیان میں ہے ۔

فصل سوم :-

جوکہ آپ کے مکتوبات شریفہ کے بیان میں ہے ۔

فصل چہارم :-

مکشوفاتِ شریفہ اور کراماتِ مُنیفہ کے بیان میں ۔

فصل پنجم :-

آپ کی طویل علالت اور وصال شریف کے بیان میں۔

اور ساتھ ہی اپنے وصال شریف سے قبل اپنے صاحبزادہ اکبر خواجہ محترم ومکرم حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدین، السراج الطّریقہ والحقیقہ والملّۃ والدّین اطال اللّٰہ بقاءہٗ و مد فیضانہٗ و ضیاءہٗ کو اپنے مسندِ رُشد وارشاد پر بٹھاتے اور وصایائے شریفہ کے بیان میں :-

مُقدّمہ :-

جو کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے طریقہ کے بیان میں اور بتندی مریدوں کو اوراد اور آداب سکھانے کے بیان میں ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اس طریقِ علیہ نقشبندیہ کی بنیاد استقامتِ شریعتِ غراء اور اتباعِ سنتِ بیضاؑ[1] پر رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی عقائدِ اہلسنت والجماعت کے رکھنے پر اس طریقہ شریفہ کا دار و مدار ہے۔ نیز مذاہبِ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) میں سے ایک کی پختہ تقلید بھی اس طریقہ میں واجب ہے۔

اور ساتھ ہی ہر مرید پر واجب ہے کہ اخلاقِ حسنہ نبویہ کو اپنائے اور

---

[1] اور بدعات و لایعنی سے پرہیز اور اجتناب پر :

اپنے مشائخ کرام کے ساتھ محبت کامل رکھے اور حاضر و غائب ہر حالت میں اس کو اپنا وسیلہ جانے۔ اور مدام اپنے مشائخ عظام اور خاص کر اپنے شیخ (یعنی اپنے پیر) کے طفیل اور بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، بارگاہِ الٰہی سے فیوضات اور برکات، انوار و تجلّیات کا طلبگار رہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ جب اسے بارگاہ الٰہی سے فیوضات اور مقامات و تجلّیات کی طلب ہو تو وہ کسی پیر کامل کو تلاش کرے اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر اس کا مرید ہو جائے۔ اور اس سے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا ذکر سیکھے۔ اور جب اسے کامل پیر مل جائے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس کے دامن میں ایسا ڈال دے جیسا مُردہ زندہ کے ہاتھ میں۔ جیسا اس کا پیر اسے امر کرے اس کی پابندی کرے اور پیر کی رضا کو ہر چیز اور ہر کام میں مقدم جانے، بلکہ اپنی رضا کو اس کی رضا میں فنا کر دے۔

اور جب مرید ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ رات کے جب دو تہائی گزر جائیں تو تہجد ادا کرنے کے لیے جاگے اور جاگتے ہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر ایک دس دس بار پڑھے اس کے بعد اٹھ کر وضو کامل، تہجد کے نوافل ادا کرنے کے لیے کرے۔ اور نماز تہجد کی کم از کم ۲ دو رکعتیں ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعات نوافل ادا کرے۔ اس کے بعد جو ذکر قلبی "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" اس کے پیر نے اسے امر فرمایا ہے اس میں مشغول ہو جائے۔ ذکرِ قلبی جو ذکرِ اسم ذات کہلاتا ہے یعنی ذکر "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" اس کے کرنے کا یہ طریقہ ہے:۔

کہ زبان کو تالو سے لگا کر اور اپنے قلب یعنی لطیفہ قلبیہ کو جس کا مقام بائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو۲ انگشت (اُنگل)، مائل بہ پہلو ہے زبان بند کر کے جیسے کہ پہلے لکھ آیا ہوں، زبانِ خیال سے "اَللهُ اَللهُ" کا ذکر کرے۔ یعنی ایسا سمجھے کہ میرا قلب "دل" جو ہل رہا ہے اور اس کی دھک سے "اَللهُ اَللهُ" کی آواز آ رہی ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ ذکر کرتے وقت دل میں یہ پختہ خیال کر رکھے کہ میں اس ذاتِ پاک اللہ کریم کا جو بے مثل و بے مثال ہے اور جو کسی بیان میں نہیں آسکتا، زبانِ خیال سے ذکر کر رہا ہوں۔ اور اسی ذاتِ پاک پر ایمان لایا ہوں۔

اور یاد رہے کہ زبان تالو کے ساتھ لگاتے سے سانس بند نہ کرے بلکہ ناک کی جانب سے بے تکلف سانس آتی جاتی رہے اور دل پر یہ خیال کہ میرا دل "اَللهُ اَللهُ" کہہ رہا ہے۔ ایسا پختہ رکھے کہ دوسرا خیال اللہ پاک کی ذات کے سوا دل میں ہرگز نہ آئے۔ اس ذکر والے خیال کو دل پہ ایسا پکائے اور شدت سے اس خیال کو دل پر قائم رکھے تاکہ اس کے دل پر ذکرِ الٰہی اس طرح سے جاری ہو جائے کہ جونہی خیال دل کی جانب پھیرے تو اس کو معلوم ہو کہ میرے دل سے "اَللهُ اَللهُ" کی آواز آ رہی ہے اور اصطلاحِ تصوّف میں اس کو "ذکرِ قلبی" کہتے ہیں۔

اور مخفی نہ رہے کہ عالمِ امر (یعنی کُنْ کا جہان) جو اللہ کریم کے لفظ "کُنْ" کے فرماتے ہی ظاہر ہوا ہے۔ اس کے پانچ لطیفے ہیں:۔

۱۔ لطیفۂ قلب ، ۲۔ لطیفۂ روح ، ۳۔ لطیفہ سِرّ
۴۔ لطیفہ خفی ، ۵۔ لطیفہ اخفیٰ۔

یہ پانچ لطائف عالمِ امر کہلاتے ہیں۔

لطیفۂ قلب کا مقام پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بائیں پستان کے نیچے بفاصلۂ دو انگشت (انگل)، مائل بہ پہلو۔

لطیفۂ روح کا مقام دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو۔

لطیفۂ سِرّ کا مقام بائیں پستان کے برابر (یعنی بالا) بفاصلہ دو انگشت مائل بہ سینہ۔

لطیفۂ خفی کا مقام دائیں پستان کے برابر (یعنی بالا)، بفاصلہ دو انگشت مائل بہ سینہ۔

لطیفہ اخفیٰ کا مقام خاص سینہ کے درمیان (یعنی وسط سینہ)

لطیفۂ نفس کا مقام وسط پیشانی۔

اور ساتواں لطیفہ قالبیہ ہے (جس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں) یعنی سب ذکر کے لطیفوں میں یہ لطیفہ ذکر کرنے والوں لطیفوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کو لطیفۂ سلطان الذکر نام دیا گیا ہے[۱]

اور مخفی نہ رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ ہر شبانہ روز ان لطائف پر بزبانِ

---

[۱] اس کا مقام فرق سر (یعنی تالو) ہے اور یہ لطیفہ سارے وجود کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس مقام پر جب ذاکر ذکر کرنے لگے تو سارے وجود کا خیال رکھے کہ میری ہر ہر رگ اور میرا بال بال بزبانِ حال ذکر (اللہ اللہ) کر رہا ہے۔

حال ذکر جاری رکھے۔ تاکہ اس ذکر کے اثرات اس کے لطائف میں ظاہر ہونے لگیں۔

اور کم از کم ہر لطیفہ پر یعنی پانچوں لطائف عالم امر اور چھٹا نفس اور ساتواں سلطان الاذکار، ان ساتوں لطائف پر بارہ ہزار بار روزانہ ذکر کرے اس طرح سے کہ لطیفۂ قلب پر پانچ ہزار بار (روح، سرّ، خفی، اخفیٰ اور لطیفۂ نفس) ان لطائف پر ایک ایک ہزار بار اور لطیفۂ سلطان الاذکار پر دو ہزار بار جس کی کل تعداد بارہ ہزار ہوتی ہے۔

اور یاد رہے کہ ذکر کی یہ کم از کم تعداد روزانہ ایک وقت مقررہ پر اپنے متذکرہ بالا لطائف پر جاری رکھے۔ سب سے بہتر وقت بعد از نماز فجر ہے۔ اور اس وقت یکسوئی سے بیٹھ کر اور خاص کر سر کو کپڑے سے ڈھانک کر رابطہ حضرات کا مضبوط پکڑ کر ذکر کرے، یہاں تک کہ اسرار ذکر اس کے وجود میں ظاہر ہونے لگ جائیں۔ اور اس کے سارے اعضاء یہاں تک کہ ہر ہر بال (مُو) ذاکر ہو جائے اور ذکر کی صدا آنے لگ جائے۔ اور ذکر لطیفۂ قلبی کی آخری منتہا لطیفۂ قالبیہ پر جس کو لطیفۂ سلطان الاذکار کہتے ہیں ہوتی ہے۔ اس وقت جملہ لطائف عالمِ امر و عالمِ خلق پر ذکر اسم ذات بڑے زور و شور سے جاری ہو جاتا ہے (خاصکر لطیفۂ قلب) اور ساتھ ہی ذکر کے اثرات قلب پر کمال مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اور اس کے علامات یہ ہیں کہ کمال محویت لطیفۂ قلب کو ذات پاک ذوالجلال جلّ شانہٗ میں حاصل ہو جاتی ہے اور دیگر لطائف کو بھی، تو گاہے انکو جذبہ لاحق ہوتا ہے اور گاہے انھیں خندہ اور قہقہہ، اور گاہے گریہ اور گاہے

ہائے ہائے کی آواز اور گاہے تپش حرارت لطائف میں، تو گویا اس وقت لطائف عالم بالا کی جانب (جس کو عالم ملکوت بھی کہتے ہیں، لطائف کو اڑنے کی کمال آرزو اور خواہش لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اپنے اصول کے ساتھ جو مافوق العرش ہیں، ملنے اور اپنے اصول کے ساتھ اتصال حاصل کرنے کے لیے بے اختیار ہوتے ہیں اور بے چین و بے قرار کہ وہ وقت ابھی آیا اور ابھی آیا۔ مگر چونکہ اُڑنے کے لیے (پَر) چاہئیں اور وہ لطائف کو بغیر مراقبے کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ کہ

"طَیَرَانُ اللَّطَائِفِ بِغَیْرِ الْمُرَاقَبَةِ مُحَالٌ"

(ترجمہ:۔ کہ لطائف کا اڑنا اور اپنے اصول سے ان کو اتصال اور الحاق بغیر مراقبے کے محالات سے ہے)

اور مخفی نہ رہے کہ سلوک اور تصوّف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا دو قسم ہے:۔ ۱ ذکر، ۲ مراقبہ۔

اور بعضوں نے تین قسم لکھا ہے:۔ ۱ ذکر، ۲ مراقبہ، ۳ رابطہ اور تصور پکانا اپنے شیخ مقتداء کا۔

دونوں روایات بہر حال صحیح ہیں۔ جن صاحبان نے سلوک نقشبندیہ کو دو قسم بنایا ہے، انھوں نے رابطہ و تصور شیخ مقتداء کو ذکر اور مراقبہ میں مشترک سمجھ کر رابطہ کو علیحدہ مقام نہیں دیا اور جن صاحبوں نے تین قسم سلوک مجددیہ بنایا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رابطہ شیخ مقتداء کا ایک مستقل اور بڑا اہم بالشان مقام ہے کہ اس کے بغیر رسائی بارگاہِ کبریاء تک ہونی از قسم محالات ہے

بلکہ سارا سلوک ایک قسم ہے جس کا نام تصوّرِ شیخ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تصورِ شیخ کامل سے وہ بہت اونچے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ اگر تصورِ شیخ میں کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ بلکہ سالک اس قدر یکسو ہو کر بوقتِ مراقبہ بیٹھے کہ دنیا و مافیہا اور جان و جہان اس سے بالکلیہ بھول جائیں۔

جیسے ایک شاعر کہتا ہے اور وہ بھی اسی رابطہ کو کھول کر بیان کرتا ہے چونکہ سالک کو اپنے شیخ میں فنائیت حاصل ہو جاتی ہے پس اس کے لیے یہ شعر اردو بیحد موزوں ہے۔

شاعر کہتا ہے:۔

شعر:۔ دل کے آئینے میں ہے تصویرِ دوست

جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

ذکر کے بعد سبق مراقبہ کا شروع ہوتا ہے اور مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ طالب انتظارِ فیض میں یکسو ہو کر بیٹھے۔ اب اگر اس کے شیخ نے سبق مراقبات کا شروع کرا دیا ہے تو پہلا مراقبہ احدیّت ہے اور اس مراقبہ کی نیت یہ ہے کہ:۔

مبدأ فیاض اللہ کریم جلّشانہٗ کی ذات پاک سے جو سارے صفاتِ کمال کا جامع اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔ حضور سرور کائنات صلّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قلب شریف سے میرے مشائخ کرام کے قلوب شریفہ کے ذریعے میرے قلب پر فیضان ہو رہا ہے۔ اس مراقبہ میں بواسطۂ قلوب شریفہ مشائخ کرام ایسا مشغول ہو کہ ماسوی اللہ کا خیال اس کے

قلب پر ہرگز نہ گزرے۔ سوائے ایک ہی خیال کے کہ ابھی میرے قلب پر فیض وارد ہوا اور ابھی وارد ہوا۔ (اور معاذ اللہ اگر کہیں اس کے قلب پر ماسوی اللہ کا کوئی خیال آ بھی جائے تو اس خیال کی نفی کر کے پھر تجدید نیت کرے) اور مراقبہ میں ایسا مشغول ہو کہ اسے ماسوی اللہ سے مکمل غفلت حاصل ہو جائے اور اس کو دولتِ حضور اور جمعیّت میسر ہو۔

حضور کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے لوحِ قلب پر ماسوی اللہ کے خیالات کا گزرنا یکسر منتفی ہو جائے۔ اور جمعیّت کا معنیٰ یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے خیالات اگر یکسر منتفی نہ ہو سکیں تو خطرات (خیالات) نسبتاً کم ہو جائیں۔

اور جاننا چاہیے کہ جب شیخ کی توجہ شریف کی بدولت اور اس کی اپنی محنت اور ریاضت سے دولت حضور ایک گھڑی یا دو گھڑی حاصل ہو جائے تو پھر اس کا شیخ اسے مراقبہ معیّت کی تعلیم دے۔ اور پھر طالب اسی مراقبہ میں مشغول ہو جائے اور اس مراقبے کی نیت بزبانِ حال و خیال یوں کرے۔

مراقبہ معیّت کی نیت یہ ہے:۔ کہ اس ذات پاک سے فیض آ رہا ہے جو میرے ساتھ اور ہر ذرہ ذرات ممکنات کو شامل ہے۔ یعنی معنی آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ کو ایسا ملحوظ خاطر رکھے تا کہ اس کے قلب کو فنائے اتم حاصل ہو جائے۔

اور یاد رہے کہ مراقبات و مشارب کے جو پانچ مراقبے ہیں۔ مراقبہ معیّت کو ان کے بعد اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ اگر مراقبات و مشارب کے پانچوں مراقبوں میں طالب کے قلب کو مکمل فنائیت نصیب نہ ہو بلکہ مراقبات و

مشارب میں طالب کو نوع من الفناء حاصل ہوتی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے مراقبہ معیت کی تعلیم اس کا شیخ اس کو دیتا ہے تاکہ اسے فناء اتم واکمل حاصل ہو جائے۔ قلب کی فنائیت کو پورا کرنا . . . . اس مراقبے کا ثمرہ ہے۔ یعنی فنائے اتم حاصل ہو جائے۔

اور جاننا چاہیئے کہ جب اسے دولت حضور اور جمعیت ایک گھڑی یا دو گھڑی حاصل ہو جائے تو پھر اس کو اپنا شیخ مراقبہ معیت کی تعلیم دے تو طالب اسی مراقبہ میں مشغول ہو جائے اور اس مراقبہ معیت کی نیت بزبانِ حال اور خیال یوں کرے کہ اس ذات پاک سے فیض آرہا ہے جو میرے ساتھ ہے اور ہر ذرہ ذرات ممکنات کے ساتھ شامل ہے۔ نیت کرنے سے پہلے آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کا مضمون ملحوظ خاطر رکھ کر طالبِ فیض ہو بواسطۂ قلوب شریفہ اپنے مشائخ کرام کے اور رابطہ شیخ کا اپنے قلب پر قائم دائم رکھے تاکہ اس کو حضور اتم حاصل ہو جائے اور فنائے اکمل۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ہ

اور جاننا چاہیئے کہ اس طریقہ عالیہ کا ثمرہ دوامِ حضور اور دولتِ جمعیت کا حصول ہے۔ حضور کا معنیٰ یہ ہے کہ اوقات شبانہ روز میں کسی وقت بھی اس کے دل پر ماسوی اللہ کا کسی قسم کا وسوسہ اور فکرِ غیر نہ گزرے۔ اور جمعیت کا معنیٰ یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے خطرے اور وسوسے دل پر گزرنے کم ہو جائیں۔

کیونکہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ہ انسان بہت کمزور پیدا ہوا ہے۔

اور جسدِ عنصری، خاکی کو ہزار اندیشے لاحق ہوا کرتے ہیں۔ اگر دوامِ حضور حاصل نہ ہو سکے تو دولتِ جمعیّت کے حصول کو بھی غنیمت در غنیمت جانے۔ اگرچہ ظاہراً وہ لوگوں کی محفل میں بیٹھا ہو مگر اس کا قلب (دل) اللہ کریم کی یاد میں مشغول ہو۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ (پیرو مرشد) خواجہ عزیزان علیؒ رامیتنی کا شعر ہے کہ:۔

اندروں شو آشنا۔ و زبروں بیگانہ وش

ایں چنیں زیبا روش۔ کمتر بود اندر جہاں

اور یاد رہے کہ ذکر دو قسم ہے۔ پہلی قسمؔ۔ ذکر قلبی کا طریقہ تو بیان ہو چکا ہے اور دوسریؔ قسم۔ ذکر نفی اثبات ہے۔ طالب کو چاہیے کہ ذکر نفی اثبات بھی کیا کرے اور اس کے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سانس کو زیرِ ناف بند کرے اور بزبانِ خیال کلمہ لَا کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک لے جائے اور لفظ اِلٰہَ کو اپنے دائیں کندھے پر لے آئے اور اِلَّا اللہ کو دل (لطیفہ قلبیہ) پر اس طرح خوب زور دے کر ضرب لگائے کہ اس کا اثر جمیع لطائف کو پہنچے۔ اس میں معنیٰ کا لحاظ کرنا شرط ہے، اس طرح کہ "نہیں کوئی موجود اور مقصود و معبود بجز ذات پاک حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے" اور کسی عضو کو حرکت نہ دے بلکہ بلا تکلف خیال محض سے مشغول کار ہو اور جب سانس چھوڑنے لگے اور سانس تنگی کرے تو سانس چھوڑتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہے اور کلمات محمد رسول اللہ کو بھی بزبانِ خیال ادا کرے۔

ابتداءً تین مرتبہ ایک ہی سانس سے بطریقۂ مذکورہ نفی اثبات کا ذکر کرے

چند دن بعد ایک ہی سانس میں پانچ بار پھر چند دن بعد سات بار اس کے بعد نو بار

اسی طرح طاق عدد کی رعایت رکھتے ہوئے دو دو عدد کی زیادتی کرتا رہے۔

یہاں تک کہ ایک ہی سانس سے اکیس بار ذکر کرنے لگ جائے اور اس کی

عادت پڑ جائے۔

اور کُل تعداد نفی و اثبات کی گیارہ سو بار ہے۔ جو دن رات میں کسی

ایک وقت یا متفرق اوقات میں کرتا رہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِيْمِ ۝

مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لحاظ معنیٰ سارے نفی اثبات کرتے وقت

ملحوظ خیال رکھنا اور دوسرا عدد طاق پر سانس کھولنا۔ اور پھر بند کرنا۔ نفی و

اثبات کے شرائط سے ہے تاکہ ذوق، شوق، حرارت و سوخت اور مراقبہ

میں استغراق جیسے مبارک آثار و علامات اس پر مرتب ہوں۔ وَمَا كَانَ

عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

اور جاننا چاہیئے کہ تہلیل لسانی بھی اپنے اوقات شبانہ روز میں ضرور کیا کرے اور کُل

تعداد تہلیل لسانی کی پانچسو بار ہے اور تہلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کہے اور خیال میں اس کا معنیٰ نفیِ وجودِ خود اور اثباتِ وجودِ باری تعالیٰ کو

ملحوظ رکھے۔ اور اس کے واسطے نمازِ عصر، اور مغرب کے درمیانی وقت بہت عمدہ ہیں۔ جو معمول حضرات کرام رضؓ ہے۔ اور محاسبۂ نفس کے لیے بہت ضروری ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ طالبِ سلوک کے لیے لازم ہے کہ اثنائے ذکر اور مراقبہ میں خصوصاً خواطر اور وساوس ماسوی اللہ کے ورود کے وقت اپنے شیخ کی صورت شریف کا کمال تعظیم اور محبت سے اپنے روبرو تصور کرے۔ یہ تصور اپنے شیخ (پیرومرشد) کا ذکر اور مراقبہ میں رابطہ کے نام سے موسوم ہے یہ رابطہ اہم اشیاء سے ہے۔ اور بہت نافع ہے۔ اور ذکر کے وقت ہر سو بار ذکر کرنے کے بعد خیال سے کہے اور نہایت عجز و زاری سے بارگاہِ الٰہی جل شانہٗ میں بزبانِ خیال یہ درخواست پیش کرے کہ اے الٰہ العالمین! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میری مطلوب ہے اور اپنی ذات کبریا جو کہ جملہ نقائص اور عیوب سے پاک ہے، کی محبت اور معرفت تامہ مجھ کو عطا فرما۔

اور جاننا چاہیے کہ جیسے مقدمہ کی ابتدا میں لکھ آیا ہوں کہ رات کے دو تہائی گزرنے کے بعد خواب سے جاگے اور با وضو و طہارت تامہ نوافل تہجد جب ادا کرے تو ذکر اور مراقبہ بمعہ رابطۂ شیخ مقتدا (یعنی اپنے پیرومرشد) بزبانِ حال و خیال مشغول رہے تا وقتیکہ پو پھوٹ آوے۔ پھر سنت فجر ۲ رکعات ادا کرے اور اس کے بعد اول وقت میں نمازِ فجر ادا کرے اور پھر فرض نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے (سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار)

اس کے بعد پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ اگر اس کلمہ توحید کو دس دس بار ہر نماز کے بعد پڑھے تو از حد بہتر ہے اور اس کے بعد یعنی کلمۂ توحید کے دس بار پڑھنے کے متصل ہی پڑھے اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سات مرتبہ تو انشاء اللہ وہ دوزخ کی آگ سے نجات پائے گا۔ اس کے بعد پھر ذکر قلبی بمعہ رابطہ و مراقبہ اور دعا میں سورج طلوع ہونے تک مشغول رہے۔

جب اشراق کا وقت ہو جائے تو چار رکعت نفل اشراق پڑھے اور پھر اپنی جملہ حاجات کی دعا بارگاہِ کبریا سے مانگ کر فارغ ہووے۔

اور جاننا چاہیئے کہ ان سب معمولات سے فارغ ہونے کے بعد جس شخص کا شغل علم ہو یا کسی کا کام صنعت ہو یا تجارت ہو یا خرید و فروخت ہو اپنے دنیوی کاموں میں لگ جاوے۔

اور یاد رہے کہ جب دنیوی کاروبار میں مشغول ہو تو ادب، حسنِ ظن، حسنِ نیت اور سچائی وغیرہ سے سب دنیوی کاموں میں اپنی زندگی کا لائحہ عمل رکھے اور خدا تعالیٰ کی یاد سے، ان کاموں میں مصروف رہتے ہوئے بھی، کبھی غافل نہ ہو بلکہ ان اشغال دنیوی میں مصروفیت کے وقت اس کے دل میں ذکرِ الٰہی موجزن رہے۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی کا شعر مبارک اس بارہ میں ہے۔

شعر:۔ اندروں شو آشنا ۔ و ز بیروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش ۔ کمتر بود اندر جہاں

یعنی دست بکار اور دل بیار کا مصداق اپنے آپ کو بنائے۔ جب ان اشغال سے فارغ ہو تو پچیس ۲۵ بار استغفار پڑھے اور اپنے اوقات شبانہ روز میں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہے جو یاد خدا سے غافل ہوں اور لہو و لعب اور ویسے فضولیات میں اپنے وقت کو ضائع کر رہے ہوں۔ خصوصاً ان لوگوں کی صحبت سے جو مشائخ کرام اور طریقت اور سلوک الی اللہ کے منکر ہوں، پرہیز کرے اور دور دور رہے۔

اور پھر اخص خصوصاً ان لوگوں سے تو ضرور بلکہ اشد ضرور باہمی گفتگو یا صحبت سے پرہیز کرے جو اس کے اپنے پیر صاحب کے مخالف ہوں۔ یا اس کے پیر پر اعتراض کریں۔ یا اس کا پیر ان لوگوں سے ناراض ہو تو ایسے لوگوں کے جو اسکے پیر کے منکر ہوں۔ ان کی صحبت میں بیٹھنا مرید کے لیے زہر قاتل ہے۔ حتی المقدور ان لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری بلکہ اشدّ ضروری ہے۔

اور مرید کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے پیر کی صحبت میں ایسا بے اختیار ہو کر بیٹھے گویا مُردہ بدست زندہ ہے۔ اور اپنے پیر کے سب فرمان پورے پورے بجا لائے اور ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں اپنے پیر کا ادب اور احترام اس کے دل میں رہے۔ غائبانہ بھی اپنے پیر کی رضا مندی کا طلبگار رہے اور اپنے پیر کی صورت کو ہمیشہ اپنے دل کے آئینے میں دیکھتا رہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ مجھے ملے گا، بارگاہِ الٰہی جلّشانہٗ سے اسی اپنے پیر کے طفیل ہی ملے گا۔ اور اپنے پیر کے بغیر دوسرے پیروں کو ہرگز خیال میں نہ لائے۔ ورنہ فیوضات سے نا امید رہے گا۔ ایسا سمجھے کہ میرا پیر ہی مجھے بارگاہِ عزّت سبحانہٗ تک پہنچانے کا دروازہ ہے

اور یہی میری سیڑھی ہے۔

اور مرید کو لازم ہے کہ وہ ہر ماہ میں چاندنی کے دن (ایام بیض) کے روزے رکھے تین روز تک۔ اور چھ[۶] روزے ماہ شوال کے عید الفطر کے دن کے بعد متصل چھ روزے۔ اور نو[۹] روزے اول ماہ ذی الحجہ کے مع ایک روزہ عاشورہ کے یعنی دسویں ماہ محرم الحرام کے۔ اور حسبِ توفیق دو[۲] دن ہمیشہ کے لیے روزے رکھے اور تیسرے دن افطار کرے۔ لیکن سب سے بہتر روزہ، روزہ حضرت داؤد علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ کہ ایک دن روزہ رکھے اور دوسرے دن افطار سے گزارے۔ اس سے تصفیہ باطن کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور خاص کر ماہ رمضان المبارک میں حتی الوسع عبادت کرنے پر زور لگائے۔ تاکہ اس کو سارا مہینہ حضور تام حاصل ہو۔ کیونکہ اس مہینہ میں جمعیّت ہونے سے تمامی سال جمعیّت رہتی ہے اور اس ماہ میں تفرقہ ہونے سے سارا سال پریشانی میں گزرتا ہے۔۔۔۔

مَعَاذَ اللہ!۔۔۔۔

اور مرید پر لازم ہے کہ جب کھانا کھانے کے لیے جائے تو کھانے کے آداب ملحوظ خاطر رکھے۔ کھانے کے آداب یہ ہیں:۔ اوّلاً[۱] دونوں ہاتھوں کا دھونا دُوسرا[۲] بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا، تیسرا[۳]۔ حق تعالیٰ کی یاد کے ساتھ کھانا کہ کھانا کھاتے وقت ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائے، چوتھا[۴] کھاتے وقت لقمے کو اچھی طرح چبا کر کھانا۔

اور مُرید پر لازم ہے کہ دوپہر کی سنّتیں بارہ[۱۲] رکعات خفیفہ سے ادا کرنا دوپہر کی سنتوں کا اوسط درجہ آٹھ[۸] رکعتیں ہیں۔ اور کم درجہ چار[۴] رکعات، اس کے

بعد قبل از ظہر تھوڑا سا قیلولہ (دوپہر کی نیند) کرے تاکہ اس کو نماز تہجد کی بیداری میں مدد دے۔ اور زوال یعنی (سورج اچھی طرح ڈھل جائے) تو چار رکعات طول قرأت کے ساتھ ادا کرے اسکو صلوٰۃ (فیءُ الزوال) کی سنتیں کہتے ہیں۔

پھر نماز ظہر کو پورے آداب کے ساتھ اور سنن کے ساتھ ادا کرے اور باجماعت۔ بعدہٗ قرآن کریم کی تھوڑی سی منزل پارہ یا سوا پارہ کمال ادب اور معنی کی سمجھ کے ساتھ پڑھے۔ پھر جو شخص دنیوی کاروبار کرنا چاہے کرے۔ اور جو شخص دنیوی کاموں سے فارغ البال زندگی گزار رہا ہو تو اس کو چاہیئے کہ فضول وقت ضائع نہ کرے۔ بلکہ ذکر و اذکار الٰہیہ میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے۔ پھر عصر کی چار سنتیں پڑھے اور پھر نماز عصر کو درمیانی وقت میں باجماعت ادا کرنا مستحب ہے اور درمیانہ وقت عصر کا یہ ہے کہ جب جماعت سلام پھیرے تو مغرب تک پورا ایک گھنٹہ باقی ہو۔ نماز سے فارغ ہو کر جو شخص دنیوی کاروبار کرنا چاہے اس میں مشغول ہو جائے اور جو کام نہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ کتب تصوف کا مطالعہ کرے، جیسے کتاب مستطاب مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور یا دیگر رسائل تصوف و سلوک حضرت خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم کو زیر مطالعہ رکھے۔

اور یاد رہے کہ جو چیز اس کو مکشوفات یا ظہور کرامات (سے) خداوند کریم کی جانب سے عطا ہوں، ان پر مغرور نہ ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں اصل مقصود نہیں۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ نقشبند صاحب فرماتے ہیں۔ (شعر فارسی)

ما برائے استقامت آمدیم
نے پئے کشف و کرامت آمدیم

اور یاد رہے کہ اصل مقصد توان سب ریاضات اور عبادات کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہے کہ اس کا ظاہر شریعت غرّا اور اتباعِ سنتِ بیضاء سے آراستہ ہو جائے اور باطن نورِ معرفت سے پیراستہ ہو (اور اتباعِ سنت اور استقامت شریعت سے اس کے اندر اخلاقِ الٰہیہ اور عادات و خصائل حسنہ نبویہ جا پکڑ لیں ..... اور جب وہ ان عادات اور اخلاق کا گنجینہ ہو جائے تب اس کا باطن نورِ معرفت سے ضرور منور ہو گا۔)

اور اخلاق الٰہیّہ حسنہ اور صفات پسندیدہ نبویہ یہ ہیں :۔

حلم (حوصلہ)، تواضع، خاکساری، شفقت (خصوصاً عیال کے ساتھ) احسان، مدارات (یعنی نرمی برتنا ہر کسی کے ساتھ) اور خدمت (خصوصاً فقراء باب اللہ یعنی اللہ پاک نے جنھیں فقیری بخشی ہو، ان کی خاصکر خدمت کرنا) اور عفو و درگزر کرنا، سچائی، امانت، وعدہ وفا کرنا اور ہر ایک پر نیک گمان رکھنا، اپنے نفس کو حقیر جاننا اور جو چیز اپنے پاس ہو اس کو بھی حقیر جاننا۔ یعنی نیک کام کرے تو اس پر غرّہ نہ ہو۔ اور مال و دولت بے حساب حاصل ہو جائے تو اس پر مغرور نہ ہو، اور اس مال و دولت میں سے حقوق اللہ پورے پورے ادا کرنا اور اس مال و دولت کی، جو اسے حاصل ہو ا اس کی آنکھوں میں کوئی قدر و قیمت کا نہ ہونا۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرنا اور نرمی سے پیش آنا۔ اور ساتھ ہی عباداتِ الٰہیہ میں اور سنن نبویہ کے ادا کرنے میں بجان و دل کوشاں رہنا

اور ساتھ ہی صبر، شکر، توکل، رضا، خوف، رجا، رجوع الی اللہ، زہد، تقوی (پرہیزگاری) اخلاص اور توبہ، یہ ہیں۔ وہ اخلاق الٰہیہ اور صفات پسندیدہ نبویہ جو ہر پیر اور فقیر میں دور سے جلوہ گر ہونے ضرور ہیں تو تب جاکر وہ نمونہ اور مصداق اس حدیث شریف کا ہوگا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِذَا رَاَوْا ذُکِرَ اللّٰہَ!" (ترجمہ: یعنی جس وقت ایسے شخص پر نظر پڑے تو خدا پاک کی ذات یاد آجائے، اور یہ کہے بغیر رہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہ! اے میرے مولا کریم تیرے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں۔

اور طالب کو چاہیئے کہ دن کے اول حصہ کو تسبیح اور آخری حصہ کو بھی تہلیل و تسبیح سے آباد رکھے اور استغفار اور درود شریف اس کا معمول رہے۔ اور جب مغرب کا وقت ہوجائے تو وہ فرضوں کو بلا تاخیر با جماعت آداب و سنن کے ساتھ ادا کرے اور سنن اوّابین کو پڑھے تو بہت بہتر ہوگا۔ سنن اوابین کا اعلیٰ درجہ تعدادی بیس ۲۰ رکعات ہیں۔ اور اوسط درجہ بارہ ۱۲ رکعات ہیں اور ادنیٰ درجہ چھ ۶ رکوت ہیں۔

اور ساتھ ہی اسے جاننا چاہیئے کہ اس کے لیے بہت بہتر ہوگا کہ اگر وہ نماز عشاء تک کا وقت ذکر اور مراقبہ میں گزارے۔ پھر وہ نماز عشاء کو باجماعت اور سنن وآداب کے ساتھ ادا کرے۔

اور یاد رہے کہ سونے سے پیشتر سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴ بار پڑھ کر سوئے اور دائیں کروٹ پر سوئے اور پھر بھی جب تک اسے نیند نہیں آجاتی تب تک وہ ذکر شریف اَللّٰہ، اَللّٰہ، اَللّٰہ،

میں مشغول رہے۔ جب تک کہ اس کو مکمل نیند کا غلبہ ہو جائے۔ اور طالب کو چاہیئے کہ وہ باوضوء طہارت دائیں کروٹ پر رُو بقبلہ ہو کر لیٹے، بستره بھی پاک ہو۔ بلکہ مرید کو دائم الطہارت رہنا لازم ہے۔ کیونکہ ظاہری طہارت کا طہارتِ باطن پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔

اور مرید کو چاہیئے کہ وہ دن رات میں ایک دفعہ حق تعالیٰ سے اور اپنے مشائخ کرام کے ساتھ توسل ضرور پکڑے اس کے لیے اولیٰ اور بہترین وقت تہجد کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہے اور اگر ۲ دو وقت توسل پکڑا جائے تو بہت بہتر ہو گا۔ بعد از نماز فجر ذکر اور مراقبہ اور سنن اشراق سے فراغت کے بعد اور بعد از نماز مغرب یہ دو وقت توسل پکڑنا لازم ہے۔

اور توسّل کا طریقہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار معوذتین تین تین بار اور پھر اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لیے اونچے کریں اور اس طرح دعا مانگیں کہ اے بار خدایا تُو ان سب کلاموں اور سورتوں کا ثواب حضور حضرت سرور کائنات مخزنِ موجودات، شفیع المذنبین، خاتم النبیین، رحمتہ للعالمین، محبوبِ خدا سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح مطہر و اطہر اور جمیع انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات اور ملائکہ مقربین اور صحابہ وتابعین و اولیاء وصالحین خصوصًا حضرات کرام نقشبندیہ، مجددیہ، احمدیہ، دوستیہ، عثمانیہ، سراجیہ، ابراہیمیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارواح مقدسہ وطیبہ کو پہنچا کر پھر نیچے لکھا ہوا سلسلہ شریف پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

۱؎ الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲؎ الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳؎ الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴؎ الٰہی بحرمت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵؎ الٰہی بحرمت امام جعفر صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶؎ الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱؎ ولادت باسعادت:۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان کو تشریف لے جانے کے چھ سو بیس سال بعد بارہ ربیع الاول سوموار کے دن ہوئی اور وصال شریف ۱۲ ربیع الاول سوموار کے روز تریسٹھ برس کی عمر پاکر ہوئی اور مدفن آپ کا قبۃ الخضرا مدینہ منورہ میں ہے؛ ۲؎ آپ کی ولادت شریف عام الفیل کے ۲½ سال بعد ہوئی۔ وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ۲۴ھ میں ہوئی۔ قبر مبارک متصل قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے حضور کے مدینہ طیبہ گنبد خضراء میں واقع ہے؛ ۳؎ ولادت باسعادت نامعلوم ہے اور آپ کی وفات یا انتقال ۲۵۰ یا ۳۵۰ سال کی عمر میں ۳۶ھ کو ہوا؛ ۴؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۰۶ھ مزار مبارک مابین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہے ۵؎ ولادت باسعادت ۱۱ ربیع الاول ۸۰ھ، وفات مبارک ۵ رجب ۱۴۹ھ۔ قبر مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے ۶؎ ولادت باسعادت ۱۳۶ھ، وفات مبارک ۱۴ شعبان ۲۶۹ھ۔ قبر مبارک بُسطام میں ہے۔

۷ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابویعقوب ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۱ـ الٰہی بحرمت خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۳ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر (ابوالخیر) فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۴ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باما سماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷ـ ولادت باسعادت ۳۰۵ھ، وفات مبارک ۴۲۵ھ۔ مزار مبارک خرقان

۸ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۴۵۰ھ اور مزار مبارک طوس میں ہے۔

۹ـ ولادت باسعادت ۴۳۴ھ، وفات مبارک ۴۔ ربیع الاول ۵۱۱ھ۔ مزار فارمد میں ہے

۱۰ـ ولادت باسعادت ۴۴۰ھ، وفات مبارک ۵۳۵ھ۔ مزار مبارک مرو میں ہے

۱۱ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ مزار مبارک غجدوان۔

۱۲ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۱۵ھ۔ مزار مبارک ریوگر۔

۱۳ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۱۷ھ مزار مبارک وابکنی، ۵ امیل از بخارا۔

۱۴ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ۔ مزار

۱۵ـ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۵۵ھ مزار مبارک سماس۔

۱۶؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ جہان و خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید بہاؤالدین محمد نقشبند مشکل کشا بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اَفَاضَنَا اللّٰہُ مِنْ فُیُوْضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ)

۱۸؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدّین عطار بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۱؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۲؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۳؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۷۲ھ، مزار مبارک سوخار۔

۱۷؎ ولادت باسعادت ۷۰۸ھ، وفات مبارک ۷۹۱ھ مزار مبارک وخش مضافات بخارا۔

۱۸؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۸۰۲ھ، مزار مبارک جغانیاں میں ہے۔

۱۹؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۸۵۰ھ، مزار مبارک ہلغتو میں ہے

۲۰؎ ولادت باسعادت رمضان المبارک ۸۰۳ھ درتاشقند، وفات مبارک ۸۹۵ھ مزار مبارک سمرقند۔

۲۱؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۹۳۶ھ، مزار مبارک وخش، مضافات بخارا۔

۲۲؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۹۷۰ھ، مزار مبارک شہر سبز، ماوراء النہر

۲۳؎ ولادت باسعادت ۹۱۸ھ، وفات مبارک ۱۰۰۸ھ مزار مبارک امکنگ میں ہے

۲۴؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۵؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ عارفان، غوث صمدانی، شہباز لامکانی، امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وَاَفَاضَنَا اللّٰہُ مِنْ فُیُوْضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ)

۲۶؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد معصوم عروۃ الوثقٰی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۷؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ سیف الدّین سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۸؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد محُسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۹؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیّد نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۰؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا مظہر جانجاناں شہید دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۴؎ ولادت باسعادت ۹۷۱ھ، وفات مبارک ۱۰۱۲ھ، مزار مبارک دہلی شریف

۲۵؎ ولادت باسعادت ۹۷۱ھ، وفات مبارک ۲۷ صفر ۱۰۳۴ھ، مزار مبارک سرہند شریف

۲۶؎ ولادت باسعادت ۱۰۰۹ھ، وفات مبارک ۱۰۷۹ھ، مزار مبارک سرہند شریف

۲۷؎ ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ، وفات مبارک ۱۰۹۵ھ، مزار مبارک سرہند شریف۔

۲۸؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۱۴۹ھ، مزار مبارک کشمیر

۲۹؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۱۳۵ھ، مزار مبارک دہلی شریف

۳۰؎ ولادت باسعادت ۱۱۱۱ھ، وفات مبارک ۱۱۹۵ھ مزار مبارک دہلی شریف۔

۳۱ھ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نائب خیر البشر۔ مجدد مأۃ الثالث والعشر۔ مروج شریعت مصطفیٰ، خلیفۂ خدا حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۲ھ الٰہی بحرمت حضرت غوث اوان، قطب زمان، محبوب رحمان، حضرت شاہ ابو سعید احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳ھ الٰہی بحرمت غوث اوان، محبوبِ رحمان، حافظِ قرآن حضرت شاہ احمد سعید احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۴ھ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین، مقبولِ رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد، حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۵ھ الٰہی بحرمت زبدۃ الفقہاء والمحدثین، صاحب المقامات الاحمدیہ، مصدر الکرامات الجلّیہ، الفانی فی اللہ والباقی باللہ، قیومِ زمان، محبوبِ رحمان، سیدنا ومولانا حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱ھ ولادت با سعادت ۱۱۵۸ھ، وفات مبارک ۱۲۴۰ھ، مزار مبارک دہلی شریف، خانقاہ ہ غلام علی شاہ ۳۲ھ ولادت با سعادت ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ، وفات مبارک یکم شوال ۱۲۵۰ھ مزار مبارک دہلی شریف ۳۳ھ ولادت با سعادت یکم ربیع الثانی ۱۲۱۷ھ، وفات مبارک ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ مزار مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع ۳۴ھ ولادت با سعادت ۱۲۱۶ھ، وفات مبارک ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ (سوموار کی رات) مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ۳۵ھ ولادت با سعادت ۱۲۴۴ھ وفات مبارک ۱۳۱۴ھ (بعمر شریف ۷۰ سال) مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

۳۶ھ الٰہی بحرمت مجمع البحار، مظہر الانوار، العالم الفاضل والقطب الکامل، محبوب رب العالمین، ولی ابن ولی، شیخی وامامی، پیر دستگیر، حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدین قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷ھ الٰہی بحرمت الفانی فی اللہ والباقی باللہ، والمعرض عن ماسوی اللہ، وسیلتنا الی اللہ الصمد العلیم، حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قبلہ دامانی (والدم ومرشدم غریب النواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۸ھ بر فقیر الراجی الی رحمۃ رب الجلیل لاشیٔ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ وجملہ برادرانِ طریقت رحم فرما ومحبت ومعرفت خود عطا فرما وجملہ حاجات دینی ودنیوی سرانجام فرما۔ وجمعیت ظاہریہ وباطنیہ، وبرکات وفیوضات ایں بزرگان روزی کن ونصیب فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

۳۶ھ ولادت باسعادت، ۱۲۹۰ھ، وفات مبارک ۱۳۳۳ھ، مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔۔۔۔ ۳۷ھ ولادت باسعادت ۱۳۱۵ھ، وفات مبارک ۱۳۷۲ھ، مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳۸ھ فقیر محمد اسمٰعیل مؤلف (کتاب ہذا) مواہب رحمانیہ، کی ولادت ۱۳۳۵ھ میں ہوئی، اللہ تعالیٰ عافیت دارین وبہرہ کامل از فیوضات حضرات کرام رض وحسن خاتمہ مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فصل اوّل

تعارف و سنِ ولادت[1]۔ حصولِ علم[2]۔ طلبِ شیخ[3]، مرشد کی محبت[4] و خدمت سلوک[5] سلاسل ثمانیہ، خلعتِ[6] خلافت وغیرہ۔

مواہب رحمانیہ کا یہ حصہ دوم ہے۔ اس حصہ میں جس ذات والا صفات بابرکات کے رشد و ہدایات و تعلیمات اور فیوضات کا اذکار جمیل ہے، ان کا نام نامی واسم گرامی محتاجِ چنداں تعارف نہیں۔ ع **آفتاب آمد دلیلِ آفتاب** کے مصداق ہیں لیکن بحکم آیۂ کریمہ[1] کُلًّا نَّقُصُّ عَلَیۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَکَ" (سورہ ہود) اور مقولہ صادقہ عند ذِکۡرُ الصّٰلِحِیۡنَ تَنَزَّلُ الرَّحۡمَۃِ یعنی نیک لوگوں کی باتیں بیان کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی جناب سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ **شعر**:۔

فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل!
ببریدہ اند بر قدِّ سروت قبائے ناز

---

[1] ترجمہ:۔ اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے بیان کرتے ہیں۔ جن کے ذریعے سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔

آپ کا اسم گرامی

فرید العصر۔ وحید الزمان۔ منظہر فیض رحمان حضرت خواجۂ خواجگان حضرت حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہٗ ہے۔ آپ حضرت مولانا محمد موسیٰ جان صاحبؒ کے نور نظر۔ فرزند ارجمند تھے اور آپ کا نسب چار واسطوں سے قاضی القضاۃ قندھار اور اس کے مضافات قاضی مُلّا شمس الدینؒ سے ملتا ہے۔ قاضی صاحبؒ موصوف کی مُلّا شمس کے نام سے مشہور بین الانام شخصیت تھی۔ جناب قاضی صاحبؒ غازی احمد شاہ ابدالیؒ کے دور حکومت میں قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پہ فائز تھے۔

نسب نامہ

آں حضور فیض گنجور کا پورا نسب نامہ یہ ہے کہ آنحضور فرید العصر وحید الزماں منظہر فیض الرحمٰن حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہٗ ابن حضرت مولانا محمد موسیٰ جان صاحب ابن حضرت مُلّا احمد جان صاحبؒ ابن حضرت مُلّا عبد الحلیم صاحبؒ ابن حضرت مُلّا عبد الکریم صاحبؒ ابن حضرت مُلّا قاضی القضاۃ مولانا شمس الدین صاحب اخوند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (رحمۃ واسعۃ دائمۃ ابداً ابداً)

آپ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قندھار میں مُلّائی شمس کے نام سے مشہور تھے۔ آپ خاندانی طور پر افغانوں کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے

جو قبیلہ اپنی سیادت ۔سخاوت ۔قیادت اور دینی حمیت وغیرت میں ممتاز مقام کا مالک تھا۔ یعنی آپ درانی افغان تھے اور درانی میں اچک زئی درانی تھے۔

ولادت باسعادت

آنحضور سراپا نور کی ولادت باسعادت ۱۲۴۴ھ قصبہ لُونی میں ہوئی۔ قصبہ لُونی تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں (شمال مغرب واقع ہے) جو سلسلۂ کوہ سلیمان کا دامن ہے اور یہ قصبہ افغانوں کے مشہور قبیلہ گنڈہ پور کا شہر ہے دن اور مہینہ کا صحیح تعین نہیں ہو سکا۔ آں قبلہ کے آباء واجداد میں سے کسی حضرت نے قندھار سے ہجرت فرماکر برصغیر میں وارد ہو کر قدم مبارک رکھا اور قصبہ لُونی کو اپنی اقامت گاہ ہونے کا شرف بخشا۔ آنحضور قبلہ کے ننھیال قصبہ لُونی کے مقامی باشندے تھے۔ اور علمی اور دینی وجاہت کے مالک اور ممتاز تھے (جیسا کہ آگے آئے گا) کہ آنحضور قبلہ قدس سرہٗ کے ماموں جان جناب حضرت مولانا نظام الدین صاحبؒ مروجہ دینی علوم میں مہارت تامہ اور ید طولٰی رکھتے تھے۔ آنجنابؒ کا ننھیال خاندان نہ صرف دینی اور علمی امتیاز کا مالک تھا۔ بلکہ روحانی اور غیر فانی ذوق کا بھی مالک تھا۔ بالآخر یہی ننھیال رشتہ فیضان بے پایاں کا باعث اور سبب بنا۔ یعنی اپنے پیر و مرشد تک رسائی ہوئی۔ اور پیر و مرشد کی نظر کیمیا اثر نے آنحضور کو آفتاب عالمتاب کی طرح اطراف واکناف میں درخشندہ تابندہ بنا دیا۔

تعلیم وتربیت

آپ دو بھائی تھے۔ حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحبؒ اور حضرت

مولوی احمد سعید صاحب - اخوند۔ آنجناب کے والد بزرگوار۔ ان دونوں کو ایسی حالت میں چھوڑ کر راہئ عالم بقا ہوئے کہ حضرت خواجہ غریب نواز کی عمر تقریباً پانچ چھ برس بمشکل ہوگی اور حضرت خواجۂ عالم کے بھائی تو ابھی دودھ پیتے بچے تھے۔ جب سر سے سایہ پدری اٹھ گیا، تو ان کی والدہ صاحبہ نے اپنی توجہ سب ان دو بچوں کی پرورش کے لیے وقف کر دی اور کفالت ماموں صاحبان نے کی۔ یہاں تک کہ جب آپ رح سن شعور و تمیز کو پہنچے تو ایک دینی مدرسہ میں آپ کو داخل فرمایا گیا۔ اور آپ نے قرآن حکیم اور مروجہ ابتدائی دینی علوم صرف۔ نحو۔ اصول۔ فقہ۔ اور فقہ و تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔ آں حضور کے چھوٹے بھائی محمد سعید صاحب اپنے ماموں صاحب مولانا نظام الدین صاحب رح کے زیر سایہ دینی تعلیم میں مشغول تھے۔ آپ کے ماموں صاحب کو قوم استرانہ (کھوئے بہارہ جو کہ ایک مشہور استرانہ بستی ہے) کے لوگ قاضی اور مفتی بنا کر لے گئے تھے۔ حسنِ اتفاق سے آنحضور رح اپنے عزیز بھائی محمد سعید صاحب رح کو پہننے کے کپڑے دینے کی غرض سے کھوئے بہارہ میں جہاں آپ کے ماموں صاحب موصوف مدرس تھے۔ اور چھوٹے بھائی محمد سعید صاحب رح اُن کے زیر سایہ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تشریف لے گئے۔ اُس وقت جناب محمد سعید صاحب رح فارسی کی مشہور کتاب زلیخا مصنفہ مولانا جامی رح قدس سرہٗ السامی پڑھتے تھے جناب ماموں صاحب موصوف نے (آپ رح سے) پوچھا کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہٗ (جو ان دنوں) قصبہ چودہواں کے قریب پہاڑ (کوہ سلیمان) کے دامن میں قیام پذیر ہیں اُن کی خیر و عافیت کی خبر ہے کہ نہیں۔ آنجناب نے جواب دیا کہ مجھے کوئی علم نہیں۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہے

کہ آپ کے پیر و مرشد کون ہیں اور کہاں قیام پذیر ہیں (مارا ہیچ خبر نیست و نمی دانم کہ پیر شما کدام کس ہستند و کجا قیام مے پذیرند م) جب آنحضورؒ قبلہ واپس ہونے لگے تو ماموں صاحب نے فرمایا کہ چو دھواں کا قصبہ تمہارے راستے میں ہے اور آپؒ (میرے پیر و مرشد صاحب) اس قصبہ کے قریب ایک کڑھی میں تشریف فرما ہیں۔ اُن کی خدمت عالیہ میں میرے نیاز مندانہ تسلیمات مسنونانہ عرض کریں۔ اور یہ بھی عرض کریں کہ آنجناب قبلہ کے درویش جس کام کی غرض سے ہمارے پاس آئے تھے وہ کل واپس خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جائیں گے۔

کھوئی بہارہ

یہ قصبہ۔ قصبہ چودھواں سے مغرب کی جانب کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے۔ اور یہ شہر اُسترانہ نام کے افغانی قبیلہ کا شہر ہے (آپؒ قبلہ فرماتے ہیں) جب میں واپس ہوا تو حضرت خواجہ پیر و مرشد مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں ایک راہ چلتے مسافر[1] کی طرح حاضر ہوا۔ اور حضور حضرت قبلہ قدس سرہٗ مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ میرے وہ درویش کس وقت آئیں گے۔ (گویا: در کڑھی حضرت ایشاں آمدم و بطورِ عابرِ سبیل پیش حضرت صاحب رفتہ پیغام و سلام ماموں صاحب خود رسانیدم) تو میں نے جواباً عرض کیا۔ کہ قبلہ کل واپس آئیں گے۔ اتنی سی مختصر گفتگو کے بعد آپؒ حضور حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہٗ سے رخصت ہو کر تحصیلِ علم کی خاطر روانہ ہو گیا۔ (اور میری حضور

---

[1] راہ گزرتے مسافر

حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قبلہ کی خدمت میں حاضری کی تاریخ ۹ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ تھی) اس انداز گفتگو سے یہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ اُس حاضری کا مقصد صرف پیام رسانی تھی نہ کہ عقیدت وارادت مندی اور اخلاص وزیارت تھی مگر یہ حاضری بھی وہ رنگ لائی کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ بلبیہ

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ اتفاقی حاضری اُس ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زندہ تفسیر بن گئی۔ حدیث شریف میں ہے کہ: "لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ" یعنی اہل اللہ کا ہم نشین محروم نہیں رہتا۔ یہ اولین نگاہ کیسی تھی؟ یہ فیض بے پایاں کی ایسی نگاہ لطف وکرم تھی جس نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور کندن کو نکھار دیا (جیسا کہ بیعت ہونے کے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "من واراں روز در پیشانی تو نسبت حضرات خود مشاہدہ کردم) لوگ کہتے ہیں کہ ولایت۔ ریاضت وعبادت اور مجاہدہ کا ثمرہ ہے (مگر بقول مولانا محمد اسلم صاحب سلمہ، گرڈھوی) کہ نبوت ورسالت کی طرح ولایت بھی ریاضتی اور اکتسابی نہیں۔ بلکہ دونوں وہبی اور غیر اکتسابی ہیں

ورنہ اکتساب کے ذریعہ یہ مرتاض اور چلہ کش اور عبادت گزار۔ ولی، غوث اور قطب بن جاتے۔ جب آں قبلہؒ مراجعت فرماکر واپس مدرسہ میں تشریف لائے تو حصولِ علم کے لیے کوشاں ہوگئے۔ لیکن ؏ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند؟ کے مصداق اُس ولی کامل کی تاثیر رنگ لائی۔ اور آپ کا علم ظاہری سے دل اچاٹ ہوگیا۔

ذوق و شوق الہٰیہ نے آں قبلہ کو آلیا اور ہر وقت اس قدر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی کہ کتاب اور مطالعہ یکسر ختم ہو گئے تھے اس وقت آپ ہدایہ، جو فقہ حنفی کی ایک مستند کتاب ہے، پڑھتے تھے۔ (آں حضرت والا اپنی اس زبانی سرگزشت کو زبانِ گوہر فشاں سے یوں فرماتے ہیں) "**فلہذا ذوق و شوقِ الہٰیہ طاری شد و ہر وقت و لحظہ استغراق شد۔ حتیٰ کہ از مطالعۂ کتاب باز ماندم**"۔ کہ میں اس حالت کے دوران اپنے استادِ محترم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا اور یہ بھی عرض کر دیا کہ مجھ سے اب تحصیلِ علم نہیں ہو سکتی۔ محبتِ الہٰیہ کا بہت غلبہ ہے۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہو جاؤں۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ ہدایہ تھوڑا سا باقی ہے، کچھ دن توقف کر لیں کہ کتاب ہدایہ ختم ہو جائے تو پھر دونوں اکٹھے چلیں گے اور ایک ساتھ ایک ہی شیخ کے دستِ حق پرست پر بیعت کریں گے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہدایہ ختم کرنے میں کچھ دیر ہے اور مجھ میں یارائے صبر نہیں۔ میرا اضطراب حد درجہ بڑھ چکا ہے۔ ہر وقت استغراق اور محویت طاری رہتی ہے۔ میں کل بفضلہ تعالیٰ روانہ ہو جاؤں گا۔

ہم دونوں کی یہ گفتگو استادِ محترم کے بڑے بھائی، جو اُن کے استاد بھی تھے، سن رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا۔ اگر تمھارا ارادہ فقیری کا راستہ اختیار کرنا حتمی اور یقینی ہے تو بہت مناسب اور موزوں ہے۔ اس ارادہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (**آپ قبلہ فرماتے ہیں**) میں نے جواب دیا کہ

میرے دل کی گہرائیوں سے صرف یہی ایک آواز آرہی ہے کہ حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاریؒ سے بیعت ہو جاؤں۔ (ق ۔ کہ حالاً از تہِ دل ہمیں ندا برمی آید کہ بخدمت جناب حضرت حاجی صاحب بیعت نمایم) اس گفتگو کے بعد سبق اور درس چھوڑ کر بیعت کے ارادہ سے چودھواں کی جانب روانہ ہوا۔ جب موسیٰ زئی شریف کی نہر کے کنارے پہنچا تو نسبتِ باطنی کا اتنا شدید غلبہ ہوا کہ سارے جسم میں بسبب حرارتِ ذکر سخت گرمی پیدا ہو گئی، جو نا قابلِ برداشت تھی۔ جونہی نہر پر پہنچا تو کپڑوں سمیت نہر میں کود پڑا اور کافی دیر نہر کے پانی میں بیٹھا رہا۔ تاکہ کچھ ٹھنڈا ہو کر چودھواں تک چلنے کے قابل ہو جاؤں، باوجودیکہ اس زمانے میں، میں اس قدر توانا تھا کہ اگر ہاڑ کی گرمیوں میں با روزہ سارا دن غروبِ آفتاب تک پیدل سفر کرتا تو گرمی سے دل برداشتہ نہ ہوتا۔ اور نہ پیاس لگتی۔ بالآخر اندریں حال منزلِ مقصود پر پہنچ ہی گیا۔ عصر کا وقت تھا اور جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ کی آٹھ تاریخ تھی کہ جناب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحبؒ قندھاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قدم بوس ہوتے ہی بیعت کی درخواست کی۔ آپ قبلہ نے انکار فرمایا کہ فقیری اختیار کرنا بہت مشکل کام ہے۔ (آپ نے فرمایا "فقیری اختیار کردن بسا مشکل است") بندہ نے عرض کی قبلہ! من محض برائے ایں کار تیار شدہ ام واز ہر چیز تعلق برداشتہ ام۔ ولیس پشت انداختہ ام ہر چیز را و دادم سہ ۳ طلاق" پھر حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر اپنے ارادہ پر مستحکم ہو جاؤ۔" چنانچہ مغرب کی نماز

کے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ نے اس فقیر کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے وقت اس فقیر پر عجیب وغریب حالت طاری ہوئی کہ زبان، بیان سے قاصر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے فقیر ابتدائی مروّجہ علوم سے فارغ ہو چکا تھا۔ یعنی فقیر نے علمِ صرف، نحو، علم العقائد، علم الفقہ واصول اور علمِ تفسیر اور دیگر ضروری علوم از بر کر لیے تھے۔ اور بیعت سے مشرّف ہونے کے بعد اپنے قبلہ پیر و مرشد برحق حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ سے علمِ حدیث میں مشکوٰۃ شریف کامل، اور صحاح ستّہ یعنی صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، جامع ترمذی، سننِ ابوداؤد، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف اور علمِ اخلاق میں احیاء العلوم کامل (امام غزالیؒ) اور علمِ تفسیر میں معالم التنزیل کامل اور علم سیر پورے کا پورا، علمِ تصوف میں مکتوبات قدسی آیات، حضرت امام ربّانی، مجدّد و منور الف ثانی، قدس سرہٗ کی تینوں جلدیں، اور مکتوبات حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحب قبلہ کی تینوں جلدیں اور علاوہ ازیں تصوّف کی مستند اور مروّج کتابیں بھی کما حقّہٗ، سند اور اجازت کامل کے ساتھ اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ سے پڑھیں۔ اور میرے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے علمِ حدیث اور علمِ قرأت کی سند عرب شریف حرمین شریفین میں، اور بصرہ و بغداد شریف کے چیدہ چیدہ مشائخ حدیث و قرأت سے حاصل فرمائی تھیں اور بعد میں میرے حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے پیر و مرشد وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت مولانا حافظ شاہ احمد سعید صاحب مجدّدی

احمدیؒ سے دہلی شریف میں بیعت ہو جانے کے بعد دورانِ قیام اور درویشی حدیث شریف کامل پڑھ کر سند حاصل فرمائی تھی۔ حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ ہندوستان کے مستند اساتذہ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ کتاب اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ کے مقدمہ میں حضرت مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری نے اس کا واضح اعتراف کیا ہے اور اپنے اساتذہ کے شیوخ حدیث میں ان کو شمار کیا ہے۔ آپ قبلہ نے پھر فرمایا کہ ایک روز میرے پیرو مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے بندہ کو فرمایا کہ تمھیں وہ روز یاد ہے، جب اپنے ماموں جان کا سلام اور پیغام پہنچانے فقیر کے پاس آئے تھے۔ بندہ نے عرض کی "جی ہاں! بندہ کو وہ دن اچھی طرح یاد ہے" تو حضور قبلہ نے فرمایا "من دراں روز در پیشانیٔ تو انوارِ مجددیہ جلوہ گر دیدہ ام" یعنی فقیر نے اس روز آپ کی پیشانی میں نسبت مجددیہ قدس اسرارا ہلہا کے انوار جلوہ گر دیکھے تھے۔ اور یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ہمارے حضرات کے فیضِ نسبت سے رنگین و مالا مال ہونے کے لیے میرے پاس آئے گا۔ مگر جب کچھ عرصہ گزرا اور تم نہ آئے تو میں نے یہ سمجھا کہ میرے کشف میں شاید خطا واقع ہوئی ہے۔ شکر الحمد للہ! کہ تمھاری نوشتۂ ازلی رنگ لائی اور تمھیں ہمارے پاس لے آئی"۔ کبھی کبھار میرے حضرت پیر و مرشد حاجی صاحب قبلہ بندہ کو فرماتے "تمھارے لیے مناسب ہے کہ حسبِ ضرورت علم منطق بھی پڑھ لو" تو بندہ عرض کرتا کہ بندہ کا دل علمِ منطق پڑھنا نہیں چاہتا۔ جیسا کہ مولانائے روم صاحب مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ اشعار:

گر باستدلال کارِ دیں بودے
فخر رازی رح رازدارِ دیں بودے
پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

تو بندہ کو علمِ منطق پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب امام فخر الدین رازی رح اس قدر معقولی اور منطقی ہونے کے باوجود دین متین کا رازدار نہیں بن سکا تو بندہ کو علمِ منطق پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو اس کے جواب میں کچھ دنوں کے بعد میرے حضور رح نے فرمایا کہ "سفید ریش" یعنی خواجہ خضر علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات فقیر کو فرماتے ہیں کہ عثمان جی کو علمِ منطق پڑھنے پر مجبور نہ کرو۔ کیونکہ اس کا مقصود صرف خدائے پاک کا دیدار ہے۔ پھر ارشاد فرمایا "مجھے ہر کام میں سفید ریش مشورہ دیتے ہیں"۔

سبحان اللہ! میرے پیرو مرشد برحق حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ کا مقامِ ولایت و قطبیّت کتنا بلند اور ارفع و اعلیٰ تھا کہ ان کے ہم نشین خواجہ خضر پیغمبر علیہ السلام جیسی ہستیاں تھیں کہ ان کے مشورہ کے بغیر آپ کوئی کام نہ کرتے۔ آپ فرمایا کرتے کہ جب بھی مجھے کوئی امر مشکل درپیش آئے تو خواجہ خضر مشورہ اور تسلی دینے حاضر ہو جاتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

لہٰذا یہ تمام تفصیلات بیعت کرنے کے متعلق حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز نے اپنی زبانِ مبارک

سے بیان فرمائی ہیں جو کہ آنحضورؐ کے حالات و سیرت طیبہ کے بیان، کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ مرتبہ حضرت حاجی سیّد اکبر علی شاہ صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملفوظ مبارک سترھواں زیرِ عنوان ملفوظات شریف صفحہ ۳۴ مطبع ملتان میں درج ہیں۔ مزید مطالعہ کے لیے کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ شریف فارسی ملاحظہ فرمائیں۔ (ان تفصیلات کے مطابق) ولادت باسعادت سے بیعت ہونے تک آپ اپنی حیات طیبہ کی کوئی بائیس ۲۲ بہاریں دیکھ چکے تھے۔ (یعنی آپ جناب کی عمر بوقت بیعت حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ کل بائیس ۲۲ سال تھی) بہ عرصہ سن شعور و تمیز کے بعد تقریباً سارا وقت علوم مروجہ کی تحصیل اور علمی مشاغل میں گزرا۔

خدمتِ مُرشد

حضرت حاجی الحرمین الشریفین، مقبول رب المشرقین و ربّ المغربین، وسیلتنا الی اللہ الاحد الصمد الباری، حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرّہ الاقدس وافاضنا اللہ تعالیٰ من فیوضاتہٖ و نظراتہٖ و برکاتہٖ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہونے کے بعد آپ قبلہ خواجہ غریب نواز خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے گھر بار اور اپنے جملہ کاروبار سے منہ موڑ لیا اور ہر ایک

تعلق کو توڑ کر صرف ایک ذات با برکات یعنی اپنے شیخ محترم حضرت قبلہ پیر و مرشد غریب نواز سے تعلق جوڑ لیا، جو حقیقی معنوں میں تعلق باللہ کی لاثانی مثال تھی۔ آپ قبلہ رحؒ نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت کو ہر چیز پر ترجیح دی اور ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور کمربستہ ہو کر شب و روز حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں لگ گئے چنانچہ ۹ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ سے لے کر حضرت قبلہ پیر و مرشد کے وصال شریف تک دن رات خدمت کرنے میں کمربستہ رہے۔ اور خدمت گزاری کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ حضرت قبلہ خواجہ حاجی صاحب قندھاری کا وصال پُر ملال بروز ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ کو ہوا۔

بیعت سے لے کر مسند رشد و ارشاد پر رونق افروز ہونے تک کا یہ عرصہ اٹھارہ ۱۸ سال چار ۴ ماہ تیرہ ۱۳ دن ہوتے ہیں کہ یہ تمام عرصہ آنحضور قبلہ نے اپنے تمام علائق چھوڑ دیے اور صرف اپنے پیر و مرشد قبلہ خواجہ حاجی صاحب غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضر باش رہے۔ اور آنحضور کی درویشی اختیار کی اور ہر خدمت کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ قبلہ نے اپنے پیر و مرشد کی نہ صرف حیات مبارک تک بلکہ اپنے پیر و مرشد کے وصال شریف کے بعد بھی آپ کی اپنے پیر و مرشد رحؒ کی اہلیہ محترمہ کے حیات تک تزویج اور تاہل کی زندگی اختیار نہ فرمائی۔ خیال مبارک یہ تھا کہ بمصداق آیۂ کریمہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ کہ مبادا دنیاوی علائق مانع نہ ہو جائیں۔ اور پیرانی صاحبہ کی خدمت گزاری میں جو کہ اپنی حقیقی والدہ سے بھی مقام و منزلت میں بڑھ کر ہیں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔

حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کی تمام خدمات مشکل ترین امور میں، اور سفر و حضر میں آپ قبلہ انجام دیتے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی ضروری کام ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کرنا ہوتا تو آپ ہی اس خدمت کے انجام دینے میں سعادت سمجھتے اور بصد خوشی آپ صبح کو موسیٰ زئی شریف سے روانہ ہوتے اور خدمت سرانجام کر کے شام تک واپس خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو جاتے اور اکثر و بیشتر یہ خدمات شریفہ آپ کی طویل بیماری میں آپ سرانجام فرماتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنجناب کی دوائی ختم ہوگئی اور ظہر کی نماز سے پہلے آپ خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے روانہ ہوئے اور مغرب کی نماز ڈیرہ سے باہر چھ میل کے فاصلے پر شہر ٹیکن پر پڑھی اور جب ڈیرہ اسمٰعیل خان شہر پہنچے تو نمازِ عشاء کا وقت تھا، اکثر دکانیں بند ہو گئی تھیں۔ ہندو پنساری جس سے آپ ہمیشہ دوائی لیا کرتے تھے وہ بھی دکان بند کر رہا تھا۔ مگر جونہی آپ پر نظر پڑی، فوراً آپ کے ہاتھ سے بوتل لے کر جو جو دوائیاں درکار تھیں، آپ کو دوائیاں بنا کر دے دیں اور آپ جناب انھیں قدموں پر واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان سے چل پڑے جب رود لونی پر جو ڈیرہ سے بیس میل کے فاصلے پر ہے، پہنچے تو رود لونی کو پانی سے بھرا ہوا پایا جو اتنی تیزی سے بہہ رہا تھا کہ قدم زمین پر لگنے نہ دیتا۔ اور جس میں اونٹ بھی ڈوب جاتے۔ طبیعت بڑی غمگین ہوئی کیونکہ آپ کا ہمیشہ کا معمول رہا تھا کہ تہجد کے نوافل اپنے پیر و مرشد کے ساتھ ادا فرماتے، پہلے آپ اپنے پیر و مرشد کو وضو کراتے اور پھر دونوں اکٹھے نوافل تہجد ادا فرماتے۔ اس دفعہ بھی آپ کو عجلت تھی کہ نوافل نماز تہجد کے لیے اپنے پیر و مرشد کو وضو کراؤں اور ان کے

ساتھ اکٹھے نماز تہجد بھی ادا کر لوں۔

چنانچہ بے اختیار رابطہ اپنے حضرت کا پکڑا اور پاؤں رود لونی میں توکّل علی اللہ کر کے ڈال دیا تو ساری رود لونی میں چلتے رہے اور پانی ٹخنہ سے اوپر تک اور چھوٹی پنڈلی تک پہنچتا رہا اس سے اوپر پانی نہ چڑھا، یہاں تک کہ رود لونی کے پار پہنچ گئے۔ شکر مولا کا بجا لایا۔

رات کے بارہ بج رہے تھے اور دوڑتے، کہیں تیز تیز چل کر تین بجے رات کے بفضلہٖ تعالیٰ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف پہنچ گئے۔ تسبیح خانہ کے باہر ٹھہرے ہی تھے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب غریب نواز نے اندر سے آواز دی کہ مولوی عثمان جی! کیا آپ ڈیرہ سے آ گئے ہیں۔ آپ نے لبیک کہہ کر باہر سے عرض کی کہ حضور آ گیا ہوں۔

حضرت حاجی صاحب قبلہ نے دروازہ کھولا اور حسبِ معمول ہائے سابقہ آپ جناب نے اپنے پیر و مرشد کو وضو کرایا اور پھر دونوں نے نماز تہجد اکٹھی ادا کی۔ نماز تہجد سے فارغ ہو کر حضرت حاجی صاحب قبلہ نے آپ کی طرف منہ پھیر کر فرمایا مولوی عثمان جی! کیا سفر خیریت سے گزرا اور جب رود لونی پر آپ پہنچے تو کیا رود لونی بھری بہہ رہی تھی؟ اور آپ نے فقیر کا رابطہ پکڑا اور رود لونی سے پار پہنچ گئے اور جب یہ فرمایا تو حضرت حاجی صاحب قبلہ جوش میں آ گئے اور زبان درافشاں سے فرمانے لگے، قسم ہے اس خدائے ذوالجلال کی کہ فقیر نے تمہارے ساتھ جو کوشش کی ہے اور توجہات دیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل آپ میں اتنی برکت رکھی ہے

کہ اگر کوہ سلیمان کو توجہ فرماؤ تو وہ بھی آپ کی توجہ کو برداشت نہ کر سکے اور اس میں آگ لگ جائے۔ تم کو ہمارے رابطہ پکڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی"۔ آپ نے اپنے پیر و مرشد کا ہاتھ پکڑ کر چوما، اور آنکھوں سے لگایا اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے عرض کی "حضور مولا کریم اس بندہ کو ایک منٹ ایک سیکنڈ بھی آپ حضور کے بغیر زندگی نہ دے"۔ کہ میں زندہ رہوں اور آپ سے ایک لمحہ (سیکنڈ) تک بھی دوری برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس وارفتگی اور فدائیت کے قربان۔ کہ موسیٰ زئی شریف سے ڈیرہ کو صبح روانہ ہوتے اور شام کو واپس کام کو سرانجام کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی پہنچ جاتے۔ حالانکہ اس وقت خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے ڈیرہ اسمٰعیل خان تک سفر کی کوئی سہولت نہ تھی۔ اس کی یکطرفہ مسافت تقریباً چالیس پنتالیس میل ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو جذب و اشتیاق کے غلبہ اور اس کی وارفتگیوں سے راستے کی تکالیف اور مشکلات کا ذرہ بھر احساس تک نہ ہوتا۔ حافظ شیرازی شاعر نے کیا ہی خوب حسبِ حال شعر کہا ہے:۔

شب تار است، دگر وادیِ ایمن در پیش
دشت و صحرا مددے، خار مغیلاں مددے

آنحضرت محبوب سبحانی حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہ کی عقیدت مندی اور ارادتِ صادقہ، بے پناہ ادب اور محبت و خلوص پر مبنی تھی، آپ قبلہ اس مصرعہ کے مصداق تھے۔ ع

جاں بجاناں دادم، وجاناں خود را یافتم

حضرت پیر و مرشد کی جو خدماتِ جلیلہ آپ نے انجام دیں وہ کسی دوسرے مرید یا خلیفہ کے حصہ میں نہ آئیں۔ اٹھارہ سال، ہندوستان و خراسان (موجودہ افغانستان) کے سفروں میں ہمرکاب رہے۔ اگرچہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کے خداشناس خلفاء کی کمی نہ تھی مثلاً مولانا محمد عادل صاحب کاکڑی۔ و ملّا سید نور اخوندزادہ۔ و ملّا میر واعظ اخوندزادہ۔ و ملّا جاناں اخوندزادہ۔ اور مولانا غلام حسن پونگڑ ڈیروی، اور مولوی فتح محمد چودھواں والے وغیرہم۔ لیکن حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری کا قلبی تعلق اور روحانی اعتماد اور باطنی رسوخ ہمارے حضرت خواجہ غریب نواز دامانی قدس سرہٗ سے اس قدر زیادہ تھا کہ علم حدیث و تفسیر اور علم اخلاق و علم سیر اور علم تصوف کی مخصوص کتابیں خصوصی تربیت کے ساتھ ان کو پڑھائیں اور ساتھ ہی ان کی سند بھی اپنی مہرِ خاص سے مزین فرما کر ان کو دی۔ سلوک و تصوف کے تمام مقامات تفصیل و تحقیق کے ساتھ خصوصی عنایت سے طے کرائے اور فیوضات و برکات سے مالامال فرمایا اور تمام مشہور اور سلسلہ ہائے طرق عالیہ میں اجازت مطلقہ عنایت فرما کر اور خلافت کے بلند ترین اعزاز سے معزز و مشرف فرمایا۔

جن سلسلوں میں آپ قبلہ خواجہ دامانی قدس سرہٗ کو اجازت مطلقہ حاصل ہوئی۔ وہ آٹھ سلاسل معروف و مشہور مندرجہ ذیل ہیں:-

نقشبندیہ[۱] مجددیہ شریف، قادریہ[۲] شریف، چشتیہ[۳] شریف۔

سہروردیہ[۴] شریف، کبرویہ[۵] شریف، مداریہ[۶] شریف، شطاریہ[۷] شریف، قلندریہ[۸] شریف
ان سب طرق میں اپنی مہر خاص سے مزین اجازت نامہ خوشخط مولانا غلام حسن
صاحب پونگرڈیروی کے ہاتھ سے لکھا ہوا عنایت فرمایا۔

جناب حضرت خواجہ حاجی صاحب قندھاری کے وصال شریف اور طویل علالت میں خواجہ غریب نواز دامانی رح کی مسند نشینی :-

حضرت قبلہ پیر و مرشد قندھاری رح کی کل وقتی خدمات حضرت قبلہ خواجہ دامانی رح غریب نواز کے ذمہ تھیں۔ یہاں تک کہ مرض الموت میں بھی اپنے پیر و مرشد کے علاج معالجہ کے لیے اطباء اور معالجین کو لانے کی خدمت بھی آپ کے سپرد تھی۔ اور اس خدمت کے سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ، منٹ، سیکنڈ بھی غفلت نہ ہونے دی۔ جب بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، مرض کا غلبہ ہوا اور لحظہ بہ لحظہ مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور وقت آخر آپہنچا تو حضرت قبلہ پیر و مرشد غریب نواز رح نے آپ رح ہی کو اپنے مسند ارشاد کے لائق سمجھا اور اپنے خلافت کا اہل سمجھ کر آپ کو اپنے سجادہ پر بٹھایا اور اپنا خلیفہ بنایا۔

خانقاہ موسیٰ زئی شریف، خانقاہ دہلی شریف، خانقاہ شریف غنڈاں

(جو موجودہ افغانستان میں یہ علاقہ مشہور ہے۔ جو تحصیل شنکی ضلع قلات بابا زابل میں واقع ہے) ان تینوں خانقاہوں کا تولیت نامہ اور اجازت نامہ دے کر ان تینوں خانقاہوں کا آپ کو متولی اور سجادہ نشین بنایا۔

تولیت نامہ اور اجازت نامہ بعینہٖ درج ذیل ہے

ترجمہ فارسی	نقل اجازت نامہ عربی
بعد از حمد و صلوٰۃ !	الحمد للہ و السلام علی عبادہ
جملہ خاص و عام مریدوں اور منسلکین	الذین اصطفی۔ اما بعد! فلا
طریقہ شریفہ پر پوشیدہ نہ رہے۔	یخفی علی الانام من الخواص و
کہ میرے بھائی جامع کمالات ظاہری	العوام ان اخی الصالح الجامع
اور باطنی مولانا **محمد عثمان صاحب**	الکمالات الظاہریۃ والباطنیۃ
نے **فقیر دوست محمد** سے جو	المولوی محمد عثمان صاحب
لوگوں میں حاجی صاحب کے نام پر	سلمہ الرحمن اخذ الطریقۃ
مشہور ہیں طریقہ **نقشبندیہ مجددیہ**	العلیۃ النقشبندیۃ المجددیۃ
معصومیہ، مظہریہ میں بیعت	المعصومیۃ المظہریۃ من ھذا
کی۔	المسکین لاشئ دوست محمد
	المشتہر فی الآفاق بالحاجی کان
۔۔۔	اللہ لہٗ عوضًا عن کل شئ۔
۔ پھر ۔	فتوجہت الیہ فی لطیفۃ القلب
پھر فقیر نے ان کے لطیفۂ قلب پر بلکہ	والسائر اللطائف عالم الامر
عالم امر کے پانچوں لطائف پر (جو	فانکشف لہٗ انوارھا و اسرارھا
لطیفۂ[1] قلب، لطیفۂ[2] روح	

وحصل له الجذبات القويّة و
الانوار الجليّة والحضور الجمعيّة
والسرور والاستغراق الذی هو
مقدمة الفناء المستلزم للبقاء۔
ثم توجّهتُ الیه فی لطیفة النّفس
والقالب فحصل له الاستهلاک و
الاضمحلال من الفناء والزّوال
من العین والاثر ثم توجهتُ
الیه فی مراقبة الاحدیّة و فی
الدوائر الولایات الثلاثة الصغرٰی
والکبرٰی والعلیا فحصل له المناسبة
باربابها من الاولیاء والانبیاء و
الملاء الاعلی من الملائکة العظام
علیهم الصلوٰة والسلام ÷ ثم
توجّهتُ الیه فی الکمالات الثلاثة
والحقائق السبع والحب الصرف
واللاتعین والسیف القاطع
فحصل له بعنایت الله و بلیمن
توجه مشائخ الکبار رضوان الله

لطیفہ سرّ[۳]، لطیفہ خفی[۴] اور لطیفہ
اخفٰی[۵] ہیں) علیحدہ علیحدہ توجہ کی
تو ان کو بفضلہ تعالیٰ ان لطائف کے
انوار و اسرار نے ایسا گھیرا کہ ان کو
جذبات قویہ اور حضور و جمعیت اور سرور و
استغراق و محویت حاصل ہوئیں اور ببرکات
مشائخ و پیرانِ عظام بحمد اللہ فناء
فی اللہ اور بقاء باللہ جیسا بلند
مقام ان کو حاصل ہوا۔
پھر فقیر نے ان کے لطیفہ نفس پر توجہ کی
تو بفضلہ تعالیٰ ان کے لطیفہ نفس کو کمال
استہلاک اور اضمحلال حاصل ہوا۔ حتیٰ کہ
ان کو اپنے وجود کا نام و نشان تک بھی
نظر نہ آیا۔
پھر فقیر نے ان کو ولایات ثلاثہ (صغریٰ
و کبریٰ اور علیا) کے سب دائروں
میں توجہ کی تو ان کو بحمد اللہ اولیاء و
انبیاء اور ملائکہ ملأ اعلیٰ) کے جملہ
مقامات حاصل ہوئے۔

تعالیٰ علیہم اجمعین حظوظ وافرۃ
وحالات متکاثرۃ متناسبۃ لکلّ
مقام بالتفصیل التّام۔ ثم
سلکتہ ثانیاً علی اول امر بانیاً
حتّی اتممت تسلیکہ مرۃ اخری
فصار بفضل اللہ تعالیٰ بحرًا
ذخّارًا۔ ومع ذلک قد صحبنی
سبعۃ عشرۃ سنۃ فی الحضر و
السفر وخدمنی خدمات کثیرۃ
جزاہ اللہ تعالیٰ عنا خیرالجزاء
فصار ممتازًا فی اصحابی ومختارًا
فی احبابی۔ فاجزت لہ اجازۃ
مطلقۃ فی الطریقۃ النقشبندیۃ
المجددیۃ المعصومیۃ المظہریّۃ
والقادریّۃ والچشتیّۃ والسہروردیّۃ
والکبرویّۃ والشطاریّۃ والمداریّۃ
والقلندریۃ وغیرہا من طرق
الصّوفیّۃ۔
فصار من الخلفاء المجدّدیّۃ

پھر فقیر نے ان کو کمالات ثلاثہ اور
حقائق سبعہ وحب صرفہ اور
دائرہ لاتعین وسیف قاطع میں
توجہات کیے تو برکات مشائخ کرام اور
پیران عظام ہر ایک مقام سے ان کو کامل حصہ
نصیب ہوا۔ اور ان کو احوال گوناگون اور
تجلیات بُوقلموں حاصل ہوئے۔ پھر فقیر نے
ان کو دوبارہ سہ بارہ ہر ہر مقام میں توجہات
عالیہ سے نوازا۔ اور ساتھ ہی انھوں نے
سفر وحضر میں فقیر کی بیحد خدمات انجام دیے۔
اور فقیر کی سترہ[۱۷] سال صحبت ان کو میسر رہی
خداوند کریم ورحیم ان کو جزائے خیر سے نوازے
تو فقیر ان کو سلاسلِ ثمانیۃ (یعنی آٹھوں
طریقوں) طریقہ نقشبندیہ[۱]، مجددیہ
معصومیہ، مظہریہ، طریقہ قادریہ[۲]
وچشتیہ[۳] وسہروردیہ[۴] اور شطاریہ[۵]
مداریہ[۶]، کبرویہ[۷] اور قلندریہ[۸])
اللہ تعالیٰ ان کے صاحبوں کو رحمتہائے
بیشمار رحمت فرمائے) کی اجازت مطلقہ

عليهم الرحمة والتحية وجعلته
جالسًا على مسند ارشادی بعد
انتقالی الی الله الهادی وحولتُ
اليه جميع الاسباب المتعلقة و
الزمتُ بها على كل من دخل فی
طريقتی من الطلاب و المجازين
وغيرهم من الاصحاب ان يتبعوا
امره ولا يخالفوه من بعدی
فيده كيدی مقبوله مقبولی۔
فطوبی لمن اقتدی به وتاسّی
بامره جعله الله تعالی سبحانه
للمتّقين اماما واخلصه لنفسه
سبحانه ولحبيبه محمد صلی الله
عليه وسلم۔ فعليه ان يروج
الطريقة الشريفة و يلقنها
لطالبی الحق سبحانه وتعالی و
يلقی الانوار فيهم بتوجهه و
صرف همته اليهم وادعی له
بدوام الذكر والفكر والمراقبة

دیتا ہے۔ پس وہ خلفائے مجددیہ میں ممتاز
خلیفے ہیں اور سب طُرق صوفیائے کرام میں
پیشوائے کامل ہیں۔ جس طریقے پر طالبِ
مولیٰ جلشانہٗ کو چلانا چاہیں بفضلہ تعالیٰ
ان کو مہارت کاملہ حاصل ہے اور وہ میرے
بھی خلیفے ہیں۔ فقیر ان کو خلافت دیتا ہے،
ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور ان کا مقبول
میرا مقبول ہے اور ان کا مردود میرا
مردود۔

سو خوش ہوں وہ لوگ جن کو ان کی پیروی
کامل حاصل ہو اور کہ جن کو ان سے
فیضانِ صحبت حاصل ہو اور ان کے لیے
مبارک صد مبارک ہو۔ اللہ کریم ان کو
پرہیزگاروں کا امام بنائے اور ان کو اللہ پاک
کا خاص قرب اور حبیب پاک کا نصیب ہو
پس ان پر لازم ہے کہ طریقہ شریفہ نقشبندیہ
مجددیہ کے رواج دینے میں کوشش کریں۔
اور طالبانِ مولا کو توجہات دینے اور نسبت
شریفہ ان کے دلوں میں القاء کرنے میں

والخلوة والانزواء والاياس من الخلق والرجاء على الخالق والصبر والقناعة والتسليم والرضاء و التفويض والتوكل والرضاء بالقضاء والالتجاء الى الله تعالىٰ بتوسل المشائخ الكرام قدس الله تعالىٰ باسرارهم الاقدس ط فى حل المشکلات والمعضلات ط و شرط الاجازة الاستقامة على الشريعة المصطفوية واتباع سنة النبوية على صاحبها الصلوٰة والسلام وحب مشائخ الکرام رضوان الله عليهم - اللّٰهم اجعله عابدًا لك وزاهدًا لك وشاكرًا لك وعاشقًا لك ومتوكلاً عليك ط وبارك فى عمره وارشاده وعمله وكن له حافظًا وناصرًا فى الامور كلها . امين يارب العٰلمين بجاه سيد المرسلين ط وصلى الله

کوشش کریں ، اللہ کریم ان کے طفیل طالبانِ حق کے دلوں کو انوار و تجلیات الٰہیہ سے بھر دیں ۔

فقیر ان کو وصیت کرتا ہے کہ دوامِ ذکر اور مراقبہ اور خلوۃ اور انزواء اور لوگوں سے ناامیدی اور خالق پر مدام بھروسہ اور صبر و قناعت تسلیم و رضا بالقضا اور تفویض و توکل اور اپنے مشائخ کرام کے توسل سے اپنی ہر مشکل کے لیے التجا کرنے کو اپنا شیوہ بنائیں ۔

اجازت کی شرط استقامتِ شریعتِ غراء اور اتباعِ سنتِ بیضا ہے ۔ اور ساتھ ہی اپنے مشائخ کرام کی محبت اس کی شرطِ اولین ہے ۔

اے اللہ ! تو ان کو عابد اور زاہد بنا ۔ اور اپنی ذات پاک کا سچا عاشق بنا ۔ اور ان کو اپنے اللہ پاک پر کمال توکل عنایت فرما ۔ اور ان کی عمر اور ارشاد میں بے حساب برکت عطا فرما اور ان کے جملہ امور کا آپ کی ذات کفیل ہو اور تو ان کا حافظ اور مددگار ہو آمین یارب العالمین

تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا
محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ط
برحمتک یا ارحم الراحمین ط
وادخلتہ فی ضمنی کما ادخلنی
شیخی وامامی وقدوتی ھادی
الضلال حافظ القرآن المجید
شاہ احمد سعید صاحب قدسنی
اللہ بسرہ الاقدس ط فی
ضمنہ وادخلہ شیخہ
المکرم مجدد المأۃ الثالثۃ
والعشر نائب خیر البشر
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
الشاہ عبد اللہ المعروف
بشاہ غلام علی شاہ صاحب
قدس سرہ العزیز۔ فقُبل
من قبُل بلا علۃ ط
وذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم ط

اور فقیر نے ان کو اپنی ضمن[1] میں ایسا داخل کیا ہے جیسا کہ مجھے میرے پیر ومرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحب نے اپنی ضمن میں داخل فرمایا تھا

اور ان کو ان کے شیخ شاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ نے داخل فرمایا تھا۔

پس قسام ازل نے ان کا مقسوم ہی عجیب مقرر فرمایا ہے۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

---

[1] ضمنیت بھی مقامات تصوف سے ایک مقام ہے۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

فحررہ فی ست والعشرین من

الرمضان المبارک سنہ ۱۲۸۴ھ

تمت شد اجازت نامہ و خلافت نامہ

نمونہ مہر مبارک





خلافت و اجازت نامہ ختم شد

وصال

شب دوشنبہ یعنی سوموار کی رات ۲۲ رشوال المکرم ۱۲۸۴ھ قبلہ عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ؒ عالم فانی سے الوداع فرماتے ہوئے عالم جاودانی کی جانب رحلت فرما کر عالم قدس میں دیدار الٰہی جلّشانہٗ سے مشرف ہوئے۔

حرمین شریفین کی زیارت اور حج

مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کے تین سال بعد آنحضور قبلہ رشد و ہدایت کے منصبی فرائض انجام دیتے رہے اور پھر قبلہ عالی کے دل میں حرمین شریفین کی زیارت اور حج مبارک ادا کرنے کا کمال شوق اور محبت دامنگیر ہوا۔ چنانچہ تقریباً ۱۲۸۸ھ میں حضرت قبلہ عالم و عالمیان حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب جی چند اشخاص سمیت عازم زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و عظمۃً ہوئے۔

حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر عازم زیارتِ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گنبدِ خضرا علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ والثناء ہوئے جب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہوئے تو رابطۂ محبت اور غلبۂ شوق اس قدر طاری ہوا کہ در و دیوار سے صورتِ محبوب مشاہدہ ہونے لگی۔ مدینہ

پاک میں کم و بیش گیارہ روز رہے۔ ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیا، تاکہ قضاءِ حاجت کی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ مدینہ پاک کی مبارک سرزمین پر ہر کہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں جس میں پاک سرزمین کا ہر ذرہ آفتاب عالمتاب سے زیادہ روشن اور اہلِ نظر کے لیے صد رشک خلد بریں ہے۔ بیت:-

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جُنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

ادب کا یہ قرینہ امام دارالہجرت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سنتِ عشق و محبت کے مطابق تھا۔ امام صاحب جب بھی گھر سے نکلتے، تو پا برہنہ مسجد نبوی تک تشریف لے جاتے کہ مبادا میرا پیر ان ذروں پر آجائے کہ جن پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہوں۔

الغرض جب بیت اللہ شریف اور گنبد خضراء کی زیارت شریفہ سے شاد کام و بامراد ہو کر واپس اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ کے آستانہ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پہنچے تو اپنے پیر و مرشد رح کے مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور (برصغیر) ہندوستان اور افغانستان وغیرہ ممالک کے ہزاروں لوگوں کو داخل طریقہ فرمایا۔

شریعت کی پابندی:-

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی بنیاد ہی شریعتِ مطہرہ کی کمال پابندی اور

سنت سنیہ نبویہ کی پیروی کامل پر رکھی گئی ہے، سرمو انحراف اور تساہل و غفلت اس بارہ میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ رضؓ کے خلاف ہے۔ سلسلہ ہائے تصوّف میں تین لفظ بکثرت زبانوں پر دہرائے جاتے ہیں شریعت طریقت، حقیقت۔

ان کی تفسیر میں سینکڑوں صورتیں بیان کی جاتی ہیں مگر حقیقی تفسیر ان کی حضرت امام ربّانی مجدّد منور الف ثانی رضؓ نے اپنے مکتوبات قدسی آیات میں بیان فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شریعت غرا کے احکام کی پابندی فکر و استدلال کے ذریعہ، یہ شریعت ہے۔ اور عقل و نظر سے آگے شریعت کے احکام کی پابندی ذاتی تجربہ اور قلبی مشاہدہ کے ذریعہ سے جو ہو وہ حقیقت ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے ریاضات اور مجاہدات، کوششیں اور کاوشیں ان سب کا نام طریقت ہے۔ روحانی کمال اور آخری منزلِ صداقت کا واحد معیار اور مقیاس صرف اور صرف شریعت ہے۔ اول و آخر یہی مقصود اور مطلوب ہے۔ رُوحانی ترقی اور کمال کا کوئی بھی ایسا مقام اور نہ کوئی ایسی منزل ہے جو تکلیفات شرعیہ سے مستثنیٰ ہو۔ انسان جب تک انسان ہے اور اس کے ہوش و حواس باقی ہیں اور جب تک اس کی رگِ حیات میں جنبش باقی ہے اس وقت تک اس پر شریعت کی پابندی فرض ہے۔

ہمارے حضرت قبلہ دامانی قدس سرّہٗ نے شریعت پر کمال پابندی اور سنت سنیہ کے کمال اتباع کو اپنا نصب العین اور دستورِ زندگی ایسا بنایا کہ کردار و گفتار، نشست و برخاست اور خورد و نوش، وضع

وقطع اور لباس وغیرہ، غرض زندگی کے ہر شعبہ میں شرعی احکام اور سنتِ نبویہ کی پابندی اور کامل اتباع کو لازم قرار دیا۔ یہاں تک کہ بال بھر بھی انحراف کو حرام سمجھتے اور اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ **خانقاہ شریف میں** درویشوں اور عزلت نشینوں کو ہمیشہ نمازِ تہجد، مراقبہ اور ذکر الٰہی کی کثرت سے پابندی کی نصیحت فرماتے اور اکثر فرمایا کرتے کہ یادِ الٰہی سے ایک لمحہ کے لیے غفلت نہیں ہونی چاہیئے اور اکثر یہ شعر وردِ زبان ہوتا۔ شعر:۔

ذکر کن ذکر۔ تا ترا جان است
پاکئ دل ، ز ذکرِ رحمٰن است

"سُبحان اللہ"

انکسار و تواضع حضرت قبلہ دامانیؒ

انکسار اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ حضرت والا کے عقیدتمندوں اور خدّام کی تعداد ہزار در ہزار تھی۔ اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے کہ میں بزرگی اور پیری کا دعوٰی ہرگز نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہٗ کے مزار پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین و وآردین کا خدمت گزار ہوں۔ **ایک خراسانی سائل** کی چرب زبانی کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "دنیا میں ہماری دولت مندی اور غناء مشہور ہے۔ اور یہ برکت میرے پیر و مرشد کی ہے ورنہ مجھ جیسا مسکین کوئی نہیں"۔

-☆-

توکّل علی اللہ اور خود سپاری

مقامات عشرہ جو تصوّف کا لب لباب ہیں۔ توبہ[۱]۔ انابت[۲]، زہد[۳]، صبر[۴]، قناعت[۵]، توکل[۶]۔ شکر[۷]، خوف[۸]، تسلیم[۹]، رضا[۱۰]۔

یہ مقامات عشرہ حضرت خواجہ دامانی قبلہ کو اگرچہ کامل طور پر حاصل تھے مگر ان میں جو مقام توکل علی اللہ ہے، آپ جناب اس کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ باوجودیکہ ظاہری طور پر کوئی ذریعہ بھی دنیا کے حصول کا آپ کے پاس نہ تھا اور نہ کوئی دنیاوی اسباب تھے۔ مگر زائرین اور واردین کی کفالت اس کے باوجود آپ حضور کے ذمہ تھی۔ بعض اوقات سینکڑوں کی تعداد چار یا پانچ سو کے قریب زائرین اور واردین درویشوں سمیت بن جاتی تھی۔ خانقاہ شریف میں مستقل قیام پذیر مردوں اور عورتوں طالبان خدا، اللہ اللہ، اللہ کرنے والوں کی ایک سو بیس[۱۲۰] اشخاص کے لگ بھگ تعداد تھی۔ ان سب کے جملہ اخراجات کے کفیل ذات خداوندی جلشانہ کے بعد آپ ہی کی ذات تھی۔ اس قدر ذاتِ خداوندی پہ بھروسہ تھا کہ ایک بار خانقاہ شریف کے حجروں کی دیکھ بھال کے لیے تشریف لے گئے تو ایک میزاب (پرنالہ) کے نیچے سُرخ مرچ کا ایک پودا ملاحظہ فرمایا، جو خوب ہرا بھرا تھا۔ اس پودے کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ پودا کس نے لگایا ہے۔ لنگر خانہ کے منتظم خادم نے عرض کی کہ حضور! یہ پودا میں نے لگایا کہ لنگر خانہ کی ضرورت کے کام آئے گا" ارشاد فرمایا۔ "میرے حضرت رح کا لنگر اس کا محتاج نہیں۔" اور اسی وقت سنگھولے سے جو آنجناب

تکیہ کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے تھے، اس پودے کو اکھاڑ پھینکا سبحان اللہ! اور ع

خدا خود میر سامانست اربابِ توکّل را

کا مصرعہ بھی زبان مبارک سے پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ فقیر کی بسر اوقات توکل بر خدا ہے۔ بعض ظاہر بین اشخاص حضرت کے کثیر اخراجات اور مصارف کو دیکھ کر یہ گمان کرتے کہ یا تو آپ **عامل** ہیں یا پھر کیمیا گر ہیں۔ حالانکہ نہ تو آپ عامل تھے اور نہ کیمیا گر۔ صرف اور صرف اپنے پیر و مرشد کے ساتھ کمال رابطہ اور محبت آپ حضور کے دل میں موجزن تھی۔ جس کے طفیل آپ کے پاس معرفت بھرا **دل مبارک** تھا جس سے خلقِ خدا آپ کی ذاتِ گرامی سے مثل مَہرو مَہ مستفیض و منور ہو رہی تھی۔ اور ساتھ ہی رحمت الٰہی کی آپ حضور پر وہ موسلا دھار بارش تھی کہ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ سیم و زر، دین و دنیا کی رونق اور کامیابی و کامرانی و ترقی و خوشحالی اور فیضانِ الٰہی کا ٹھاٹھیں مارنے والا بحر بیکراں آنحضور کے پاس تھا۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور ساتھ ہی آنحضور زبانِ فارسی میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مردماں بہ یقین می دانند کہ نزد عثمان دولتیست کہ تمام ندارد۔ و بعضے بر ما گمانِ کیمیا گر دارند، حالانکہ

ؔلہ عبارت مذکورہ مجموعہ فوائد عثمانیہ مصنفہ حضرت مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی رح کے باب ملفوظات (ملفوظ ۴۲ ص ۲۴) میں درج ہے۔

حال من ایں است کہ ہر فتوحات کہ بمن می رسد، ہمہ برکت پیرِ دستگیر من است، خرچ درویشاں میکنم واز غم ایں وآں واز غم فردا بحمداللہ خلاص و آزادم"۔

حضور سراپا نور کا استغناء اور شان بے نیازی اور اعراض از ماسواللہ،

اہل اللہ کی شان ہی بے نیازی اور استغناء ہے، طمع اور لالچ ان میں ذرہ بھر نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کہ الغناء ھو غنی النفس! ادکما قال ؐ کی زندہ مثال ہوتی ہے۔ بحمداللہ یہ شان بے نیازی ہمارے حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح میں بدرجہ اتم واکمل موجود تھی حضور کی افتادِ طبع شریف ہی اپنے پیر دستگیر کی توجہات منیف سے ایسی ہی واقع ہوئی تھی، کہ اس میں حرص اور لالچ نام کو بھی نہ تھی۔ کیونکہ اہل اللہ کی جبلت اور فطرت ہی میں اللہ کریم نے استغناء بھری ہوتی ہے۔ بس ٹھیک اسی طرح ہمارے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک شانِ استغنائی کی ایک زندہ تفسیر تھی۔ چنانچہ تین واقعے حضور قبلہ کی استغناء، کے عرضِ خدمت کیے جاتے ہیں

پہلا واقعہ

ایک سال آپ قبلہ علاقہ غنڈاں [1] (موجودہ افغانستان) میں موسم گرما گزارنے

---

[1] غنڈاں پشتو میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور اس وادی میں جو غزنی اور قندھار کے درمیان واقع ہے اور یہاں کشت باڑی بے حد ہوتی ہے۔ ہر چہار طرف یہ وادی اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں سے تھی۔ اس لیے اسے غنڈاں کہتے ہیں۔

تشریف فرما تھے۔ وہاں کے قبائل کے مرد و زن سب حاضرِ خدمت ہوئے، اور ان میں سے قوم توخی لٹک خیل خدوزئی نے نہایت عاجزی وزاری سے عرض کی۔ کہ ہم ایک کاریز اور اس کی ملحقہ اراضی حضور قبلہ کے لنگر شریف اور خانقاہ مبارک کے لیے ہدیۃً نذر کرتے ہیں جس کی سالانہ آمدنی تخمیناً دس ہزار روپے ہے۔ حضور قبلہ منظور فرمائیں۔ اور اس بابت بےحد اصرار کیا۔ مگر باوجود اصرارِ بیشمار اور زاری دگر یہ بے کنارہ اس کاریز[1] مع اراضی کو منظور نہ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا :۔

فقیر کا سب معاملہ توکل علی اللہ پر ہے اور اسی ذات پاک جل شانہ کے بھروسے اور سہارے پر فقیر لمحاتِ حیاتِ مستعار گذار رہا ہے اور بحمد اللہ وہی ذات بے ہمتا فقیر کے سب کام اور کاروبار لنگر شریف اور میرے حضرت پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کے پورے فرما رہا ہے اور بطریق احسن و عمدہ سرانجام دے رہا ہے اور یہ شعر بھی پڑھا۔ سبحان اللہ! بیت :۔

دوست ما را زر دہد منّت نہد
رازقِ ما رزق بے منّت دہد

دوسرا واقعہ

یہ کہ حضرت قبلہ کے احباب مریدین ہندوستان میں سے علاقہ یو۔پی۔ میں

---

[1] کاریز ایک قسم کی چھوٹی یا کسی قدر بڑی اس نہر کا نام ہے جو پہاڑی علاقوں یا افغانستان اور دیگر سرد یا گرم علاقوں میں قدرتی طور پر جاری ہیں، ان کاریزوں (نہروں) سے بہت بڑے وسیع علاقے اراضیات کے سیراب اور آباد ہوتے ہیں۔

ایک بی بی صاحبہ تھیں جو حضور کی بیحد غلام اور عقیدت مند تھی اور ایسی صاحبِ کمال اور صاحبِ حال بی بی صاحبہ تھیں کہ انھوں نے سب مقامات سلوک نقشبندیہ، مجدّدیہ حضور کی غائبانہ توجّہات شریف کی بدولت طے کیے تھے اور اس کے باوجود وہ بیحد متموّل تھی اور اس کے چار پانچ عدد باغات بے حد سرسبز آموں کے تھے اور تقریباً ۴ مربعہ جات زمین کی بھی مالکہ تھی جن کی آمدنی سالانہ تخمیناً ڈیڑھ لاکھ رقم کثیر ہوتی تھی اور وہ بے اولاد تھی۔ وہ جب بھی حضور کی خدمت میں خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ میں حاضری سے مشرف ہوتی وہ عرض کرتی کہ حضور میں لاولد ہوں اور مہربانی فرما کر میری یہ ملکیت لنگر شریف کے لیے منظور فرمائیں۔ اور یہ فدویہ اپنی یہ ملکیت، باغات حضور کی خدمت میں .... ہدیہ پیش کر کے لنگر کے لیے وقف کرتی ہے۔ حضور منظور فرمائیں۔ اور یاد رہے کہ یہ بی بی صاحبہ علی گڑھ (یو۔پی) موضع سَمیرا جو کہ علی گڑھ شہر سے چھ سات میل پر واقع ہے، کی رہنے والی تھی۔ اس بی بی صاحبہ نے بارہا اصرار کیا، اور خلفاء کرام سے حضور قبلہ سے منظور کروانے کے لیے کہلوایا۔ مگر حضور قبلہ نے باوجود شدت اصرار اور عقیدت بے شمار، بی بی صاحبہ کے مجبوراً منظور فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ بی بی صاحبہ! یہ سب ملکیت اور باغات وغیرہ فقیر کو منظور ہیں۔ مگر فقیر وہاں پر اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کو چھوڑ کر نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ وہاں پر سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ حضور قبلہ نے بی بی صاحبہ موصوفہ کا ہدیہ منظور فرمایا اور ساتھ ہی انھیں دو چار مہینوں میں اپنے مقتدر خلیفے اور عالم اجل اور فاضل و علامہ بے بدل مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

کو خلافت اور اجازت نامہ طرق صوفیہ نقشبندیہ مجددیہ سے سرفراز فرماکر علی گڑھ روانہ فرمایا اور ان کو وہ ساری اراضی اور باغات ہبہ اور وقف فرما دیئے۔ اور ان کو وہاں پر خانقاہ بنوادی۔ اور اس میں بٹھا کر اس علاقہ کے سارے احباب مریدین و معتقدین کو توجہات دینے پر مامور فرمایا۔ چنانچہ وہ صاحب موصوف اور خلیفے حضور کے حضرت مولانا محمود شیرازی نے وہاں سمیرا علی گڑھ میں سکونت فرمائی اور تادمِ زلیست وہاں پر رہے۔ حتیٰ کہ ان کی قبر شریف بھی سمیرا میں ہے۔ اور ان کی گذران اور سب لنگر کے اخراجات زائرین اور واردین کے اسی ملکیت اور باغات وغیرہ کی آمدنی سے بفضلہ تعالیٰ بطریق اکمل پورے ہوتے رہے[1] زہے سامان بے نیازی! میرے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی (سبحان اللہ)

تیسرا واقعہ

ایک روز حاجی غلام نبی صاحب قوم بابڑ سکنہ چودھواں[2] جو حضور قبلہ کے

---

[1] مولانا محمود شیرازی صاحب حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے مستند اصحاب اور جلیل القدر خلفائے کرام سے تھے، آپ بفضلہ تعالیٰ حاجی، قاری خوش الحان اور جید عالم و فاضل تھے، سب علوم ان کو ازبر تھے۔ مگر حدیث و تفسیر و فقہ میں بے نظیر تھے۔ بیحد شیریں کلام اور خوش بیان تھے ان کے ساتھ اول ملاقات ہی میں اس پر زن و مرد فریفتہ ہوجاتے (یعنی سب لوگ فریفتہ ہوجاتے) شہر شیراز کے رہنے والے تھے۔ جو توابع ایران سے ہے۔ جب ایران سے آئے تو پھر واپس گھر نہیں گئے ساری زندگی حضرت قبلہ کے ساتھ گزاری۔ رفع اللہ قدرہ، [2] چودھواں ایک شہر ہے جو اقوام بابڑ پٹھانوں کا مسکن ہے یہ شہر موسیٰ زئی شریف سے چھ میل جنوب کے فاصلہ پر واقع ہے۔

بعض مریدین سے تھا اور جولا ولد تھا۔ اس کی بیوی اور حاجی صاحب مذکور عمر کے اس حصۂ منزل کو پہنچ چکے تھے اور عمر کی ایسی حد آگئی کہ اولاد کی رہی سہی امید بھی ختم ہوگئی تھی تو انھوں نے سوچا کہ اب اتنی عمر گزرنے پر اولاد نہیں ہوئی، تو کوئی ایسا کام کر جائیں تاکہ ہمارے واسطے جو باقیات صالحات سے ہو۔ حاجی صاحب موصوف بڑے متمول اور بڑے زمیندار تھے۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ایک عریضہ بابت اپنی جائداد کے خدمت شریف میں ہدیہ لنگر میں پیش کرنے کے بارہ میں لکھا، جس کا مضمون یہ ہے کہ حضور! بندہ لاولد ہے اور چودھواں میں (ایک باغ میوہ دار رکھتا ہے) اور دو ویل کالا پانی (جو نہری ہے اور بارہ مہینے نہر میں جاری ہوتا ہے) اور ایک حصہ پن چکی، اور ایک مکان سکونتی چودھواں شہر میں جس کی بڑی حویلی ہے۔ یہ سب حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور نہایت عاجزی و لجاجت سے قبول فرمانے پر اصرار کیا۔ اور بندہ اور بندہ کی بیوی کو اپنے زمرۂ درویشاں میں قبول فرمائیں"۔

یہ عریضہ جب آنحضور قبلہ کی خدمت اقدس میں حضرت کے ایک خلیفے مکرم نے پیش کیا اور جواب کا منتظر بیٹھا رہا۔ جب حضور قبلہ نے حاجی صاحب مذکور کا عریضہ پڑھا تو اس عریضے کی پشت پر چند سطور اپنی قلم مبارک سے جواباً تحریر فرمائیں۔ عبارت حضور قبلہ کی جو جواب میں اسی عریضہ کے پشت پر تحریر کی گئی تھی یہ ہے کہ "جناب من! جو کچھ آپ صاحب نے کمال خلوص اور محبتِ بے پایاں کی بنا پر تحریر فرمایا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اس نیک نیتی اور کمالِ محبت کا جو آپ اپنے پیرانِ عظام سے رکھتے ہیں، جزائے خیر جمیل اور اجر جزیل

عطا فرمائے۔ فقیر آپ صاحبان کے کمال محبت کو دیکھ کر یہ سارے تحفے منظور کرتا ہے اور منظور کرنے کے بعد ان سب تحائف اور ہدایا کو واپس آپ دونوں میاں بی بی صاحبان کو ہدیہ کے طور پر بخشتا ہے۔ کیونکہ ان سب تحائف کو فقیر اپنے پاس رکھنے سے معذور ہے۔ فقیر کے پیر و مرشد قدس سرہٗ کا لنگر شریف صرف اور صرف توکل بر خدا پر چل رہا ہے۔ اور یہ شعر بھی عریضہ کی پشت پر تحریر فرمایا ؎

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں
می دہد حق ، آرزوئے متقیں

باقی رہا آپ کا زمرۂ درویشاں میں شامل ہونے کا ارادۂ مصمم، تو اس کی بابت عرض ہے کہ خانقاہ شریف آپ صاحبان کا گھر ہے جس وقت جی چاہے خانقاہ شریف کے درویشوں کے ساتھ اوقات بسر کریں، انشاء اللہ توجہات اور دعاگوئی سے آپ صاحبان کے حق میں فقیر ہرگز دریغ نہ کرے گا۔ تسلی فرمائیں۔

اتفاقاً چند سیّاح خانقاہ شریف آئے اور انھوں نے پہلی ملاقات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سے پہلے ایسے دلنواز شخص کے بارہ میں ہم نے سنا ہے اور نہ اب تک ہم کو ایسے دلنواز شخص کے دیکھنے کا موقع ملا ہے کسی شاعر نے کیا ہی خوب اس بابت کہا ہے :۔ ؎

پس بہ ہر دورے ولی کامل است
تا قیامت آزمائش قائم است

حضرت والا کا استغناء علاقے کے اطراف وجوانب میں ہر طرح مشہور تھا۔ مختصر یہ کہ حضرت والا علمی اور عملی کمالات کے اعتبار سے بے پایاں سمندر تھے جو جُود و سخا کی ٹھاٹھیں مار رہا ہو اور اس میں ذرہ بھر بھی کمی نہ آئے لیکن زبان مبارک پر کبھی بھی اپنی تعلّی اور برتری جتانے کے متعلق کوئی حرف لائے ہوں۔ یا اس بابت کوئی اشارہ کیا ہو۔

حضرت والا شان بلاشبہ ایک عظیم انسان اور مرد کامل تھے جن سے ہزاروں لاکھوں تک لوگ اور رکرم السان جو دور دراز کے رہنے والے تھے، مستفیض ہو کر اور برکاتِ حضرات سے مالا مال ہو کر خلق اللہ کی اشاعتِ خوبصورت سے بے انداز مالا مال ہوئے، جو دور دراز کے سفر تک کرتے۔ اور لاکھوں میٹھی ہستیاں اس چشمۂ بے بہا سے اپنی تشنگی بجھاتے رہے۔

حضرتِ والا کا مسندِ ارشاد پر متمکّن ہونے کے بعد سلسلۂ شریف حضرات نقشبندیہ کی

ترویج اور اشاعت

حضرت والا نے جس خوش اسلوبی اور سلیقہ سے خلافتِ عظمیٰ کے فرائض انجام دیے، دنیا دنگ رہ گئی۔ پنجاب سے گزر کر یہ فیضان دہلی، بمبئی اور بنگال، کلکتہ، آسام وغیرہ کے اوطانِ بعیدہ تک پہنچا اور اسی طرح خراسان (موجودہ افغانستان) میں بھی سلسلہ شریف کی خوب اشاعت ہوئی اور ہزاروں خلفاء اس علاقہ میں مقرر فرمائے، جن سے آگے ہزاروں، لاکھوں نے فیض حاصل کیا۔

خانقاہ ڈیپ شریف کی تاسیس و تعمیر

آنحضور قبلہ کی مساعی جمیلہ سے علاقہ سون سکیسر میں ڈیپ شریف کے مقام پر ایک جدید خانقاہ شریف کی تاسیس اور تعمیر کرشمۂ قدرت تھی۔

قِصّہ

(وادی سون) ایک خوش گوار اور پر بہار علاقہ ہے جس میں قطب[1] شاہی قوم اعوان آباد ہے - چونکہ اس قوم کا خمیر اہل اللہ اور اولیاء اللہ کی عقیدت اور ارادت سے اٹھتا ہے، تو اس قوم اعوان میں سے محبین و مخلصین نے اور مریدان و خادمان نے جن میں سے چند ایک خلفاء عظام بھی تھے، کی دلی محبت و عقیدت اور خواہش تھی کہ کیا ہی خوش قسمتی و نیک بختی ہوتی جو کہ آنحضور والاشان ہم غریبان کے قرب میں ہوتے اور جب جب تڑپ محبت زیادہ ہو جاتی تو ہم اپنے گھروں سے روانہ ہو کر آنحضور والا کی قدم بوسی اور زیارت و دیدار مبارک سے فیض یاب ہوتے رہتے - شاید اللہ تعالیٰ کا امر کرم فرما ہو رہا تھا کہ جب حضرت قبلہ والیٔ کابل امیر عبدالرحمٰن کے مظالم شبانہ روز سے تنگ آگئے تو آنجناب والا نے پھر افغانستان میں قیام نہ کرنے کی قسم کھائی اور جب آپ نے افغانستان جانا چھوڑ دیا، تو دو[2] سال مسلسل گرمیوں کے ہمعہ جملہ اہل و عیال و درویشانِ کرام اور خلفائے عظام

---

[1] قطب شاہی، اعوان قوم کے جدامجد کا نام عون تھا - آباء و اجداد آپ کے مذہب شیعہ امامیہ رکھتے تھے آپ (عون) نے حضرت پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اہل سنت والجماعت کے مسلک حقہ کو اختیار فرمایا۔ اور سارے مقاماتِ سلوک سلسلہ قادریہ کے غوث الاعظم قدس سرہ سے طے کیے جن کی بنا پر قطب کا لقب پایا تب سے قطب شاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

موسیٰ زئی شریف اپنی خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ میں قیام پذیر رہے ۔ جب خلفاء کرام نے دیکھا کہ آنحضور اور حضور کے جملہ اہل وعیال و درویشان کرام اور خلفاء عظام کے لیے موسیٰ زئی شریف کی گرمی برداشت کرنا بیحد مشکل امر ہے تو انھوں نے حضور کی خاطر علاقہ سون سکیسر میں مقام ڈیپ شریف منتخب فرمایا۔ کیونکہ یہ مقام ساری وادیِ سون میں نسبتاً بیحد ٹھنڈی اور ہوادار جگہ ہے ۔ جب آنحضور قبلہ نے اس مقام پر نزول اجلال فرمایا تو آپ کے بڑے بڑے عمدہ اور نامور خلفاء آپ کے ہمرکاب تھے۔ مثلاً حضرت[۱] سید لعل شاہ صاحب قبلہ ہمدانی بلاولی۔ حضرت مولانا قاضی عبد[۲] الرسول صاحب انگوی۔ حضرت مولانا مولوی[۳] نور خان صاحب چکڑالوی۔ حضرت جناب قاری[۴] قمر الدین صاحب کرڈھوی[۵] اور دیگر مقدس خلفاء رضوان اللہ علیہم سب آپ کے ہمراہ تھے۔ قرب وجوار کے خوش نصیب اعوان (وادیٔ سون کے) سب نے اپنی اپنی خدمات پیش کیں ۔ اور الحمد للہ آنحضور قبلہ کو بھی یہ جگہ بہت پسند آئی اور اس مقام کو اپنی مستقل رہائش کے لیے بیحد پسند فرمایا اور یہاں پر مستقل رہائش موسم گرما میں رکھ لی۔ یہ سن ۱۳۰۳ھ[۱] تھا۔ اور یہ مقام[۲] شریف آج تک (وادی سون نزدیک و دور قوم اعوان اور علاقہ پکھڑ جو کہ سون سکیسر کے پہاڑ کے جانب غرب واقع ہے اور ضلع سرگودھا و ضلع میانوالی کے لوگوں ہیں) خانقاہ عثمانیہ

---

۱ اس دن سے خانقاہ ڈیپ شریف کو خانقاہ عثمانیہ، سراجیہ کے نام سے منسوب کیا گیا۔

۲ یہ کچھ حال خانقاہ ڈیپ شریف اور کچھ حال مسجد شریف خانقاہ ڈیپ شریف کا درج ہے۔

سراجیہ شریف رح کے نام سے مشہور و معروف ہے اور آج ۱۴۰۷ھ تک اسی نام سے مشہور ہے۔

اور ساتھ ہی معلوم رہے کہ موضع کھڑی اور کرڈھی کے عقیدت مند اور محب مریدوں نے نہ صرف خانقاہ شریف مذکورہ کی تعمیر کے لیے بلکہ اس کے علاوہ خانقاہ شریف میں حضرت والا کے باخدا درویشوں اور حضور کے مال مویشیوں کی چراگاہ کے لیے اور ضروری اخراجات کے لیے دو صد بیگھ اراضی[1] بمعہ پہاڑوں وغیرہ کے خدمت شریف میں نذر کیے۔ بلکہ اس وادی کے صدر مقام نوشہرہ کے دیگر شہروں کے خوش نصیب وخوش بخت افراد (قوم اعوان) نے حضور والا کے حضور اپنی ساری خدمات پیش کیں اور چند ہی مہینوں میں ایک عالی شان مسجد شریف اور پندرہ بیس حجرے زائرین و واردین اور اللہ اللہ کرتے والے درویشان کرام کے لیے اور ایک بڑی حویلی مع چھ سات کمروں کے حرم سرا کے لیے تیار ہو گئے۔ "فالحمد للہ۔ فجزاھم اللہ خیرا الجزاء۔"

حضور قبلہ نے وادئ سون بمقام ڈیپ شریف کو اپنی خانقاہ اور مستقل قیام گاہ بنانے کے ایک سال بعد مسجد شریف کا سنگ بنیاد رکھا جو تخمیناً ۳۶ فٹ لمبی اور ۲۵ فٹ چوڑی تھی۔ چنانچہ بفضلِ خدا و جملہ مریدین اور محبین باصفا کی شبانہ روز کی محنت و کاوش سے چند یوم میں مسجد شریف تیار ہو گئی۔ مسجد شریف گھڑے ہوئے پختہ پتھروں کی تھی اور چھت پر بڑے موٹے موٹے شہتیر ٹالی کی لکڑی کے چڑھے ہوئے تھے اور درمیان میں پانچ ستون تھے اور جب مسجد شریف تیار ہو گئی، تو حضرت قبلہ کے خلیفۂ اجل و ارشد مولانا محمود شیرازی رح نے مسجد کا قطعۂ تاریخ لکھا

---

[1] جملہ اراضی مع پہاڑوں کے حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح و حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہما خلف حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح، ان دونوں حضرات کو دی گئی اس میں صرف چار ایکڑ رقبہ مع پہاڑ حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح کی خدمت میں پیش کیگئی اور باقی اراضی بعد میں سراج الاولیاء حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رح کی خدمت میں پیش کی گئی ؎

جوکم ازکم دس اشعار بزبان فارسی پر مشتمل تھا۔ جو دو عدد ملتانی پتھروں پر کندہ تھا۔ جس سے سن تاریخ بنیاد و تعمیرِ مسجد نکلتی تھی۔ وہ دونوں پتھر مسجد کے شمالی جانب محراب کی دیوار میں نصب تھے۔ گویا ان اشعار سے ۱۳۰۴ھ کی تاریخ نکلتی تھی۔

یہ مسجد شریف بسبب نہایت کہنہ ہونے کے بقضائے الٰہی ۱۳۷۹ھ کو شہید ہوگئی۔

اس کو پھر اس فقیر محمد اسماعیل سراجی مجدّدی نے دوبارہ بمعاونت و امداد ملک حاجی قاسم علی خان سوڈھی والوں کے ایک ماہ میں مکمل کر لی اور قطعۂ تاریخ مصنفہ حضرت مولانا محمود شیرازی والے پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ میرے قبلہ والد محترم حضرت سیّدی و مُرشدی خواجہ **حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ** متوفی ۱۳۷۰ھ نے مولانا شیرازی صاحب کے ان کندہ پتھروں کو جوڑ کر اشعار سارے تحریر کر لیے۔ پھر بڑے خوبصورت پتھر پر کندہ کر لیے۔ یہ پتھر محفوظ رکھا ہوا تھا۔ جب ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۱ء کو فقیر نے دوبارہ مسجد شریف کی تعمیر شروع کی تو اپنے والد بزرگوار حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کندہ پتھر محراب کے دائیں جانب دیوار میں نصب کروا دیا تاکہ قطعۂ تاریخِ مسجد بھی نمایاں ہو سکے۔ اور میرے والد بزرگوار کی یادگار بھی معلوم ہو سکے۔ جس میں شائقین کی زیارت کے لیے کافی کچھ سامان ہے۔ کیونکہ اس نئے پتھر پر اشعار تاریخی کے علاوہ آگے لاشئ **حافظ محمد ابراہیم سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف** کا اسم گرامی بھی کندہ ہے۔ مسجد شریف ڈیپ کی تعمیر کا سن ۱۳۰۴ھ ہے اور پتھر مذکور پر بھی ۱۳۰۴ھ مرقوم ہے۔ اشعار یہ ہیں:۔

درس اشعار تاریخی بزبانِ فارسی

حضرت مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

در بناء مسجد شریف خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف

ضلع خوشاب (وادیٔ سُون سکیسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ط

لِلّٰہِ الحمدُ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

آخر آمد ز پسِ پردۂ تقدیر پدید

قطع تاریخ نہادِ سنگِ بنیاد خانقاہ شریف

سون سکیسر و مسجد شریف خانقاہ سراجیہ

دوستیہ عثمانیہ ڈیپ شریف ضلع سرگودھا

تحصیل خوشاب

این جامع فیض، جامع عثمانیست — این طاق متبرکست آستانیست رفیع

در فردِ بقا خامۂ منشیٔ قضا — امضائے ورا نبشت خطِ توقیع

از دُرجِ کمال خواجۂ عالم یافت — این طاق فلک رواق زیبِ ترصیع

حاجی ہمیں دوست محمد کہ دوتاست — قدِ فلک اندر برش از وقعِ وقیع

وصفش چگونم کہ سیرتِ خواجۂ ما — برہانِ کمالِ اوست و الامر وسیع

بوبکر بصدق و عمر اندرہ انصاف — عثمان دوم جامع الالقاب جمیع

بردرگۂ او کرّمنا اللہُ بِھا — دربذل وجود عیبِ است شنیع

ایں صومعہ چوں گرفت انجام گرفت — زیں سوئی لوائی عزم دولت تشیع

چوں کردہ نزول جستم از پیرِ خرد — تاریخ قدوم فے وایں قصر رفیع

اوبو دوہ اندیشہ کہ شیرازی گفت — صبح نہم شعبان در فصل ربیع

۱۳۰۴ھ

مرتب کنندۂ لوح تاریخ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قبلہ

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ

سراجیہ دوستیہ عثمانیہ

بتاریخ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ مطابق فروری ۱۹۵۵ء

موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

الراقم الحروف: بدنام کنندۂ نیکونامے چند فقیر محمد اسمٰعیل عفی عنہ

سراجی، مجددی

خانقاہ ڈیپ شریف کی مسجد کے حالات وغیرہ

نئی مسجد کا سن تعمیر ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۱ء ہے

حقیقت میں حضرت قبلہ دامانی کے خلفاء کرام کی نظر نکتہ دان نے جو یہ مقام ڈیپ شریف منتخب فرمایا تو یہ اس لیے کہ یہ مقام ساری وادیٔ سون سکیسر میں ایک تو بہت ٹھنڈی جگہ ہے، جہاں ہوا کسی وقت بھی بند نہیں ہوتی کیونکہ اوپر سے درّہ ڈیپ شریف ہے۔ جس سے تھوڑی ہوا بھی دو پہاڑوں کے مابین سے گذر کر شپا شپ آکر لگتی ہے۔ اس ہوا کا نشانہ مقام ڈیپ ہی ہوتا ہے کیونکہ وہی تو اس کے سامنے ہے۔ ویسے تو ساری وادیٔ سون ٹھنڈی اور ہوادار جگہ ہے اور اس پر طرہ یہ کہ وادی نہایت خوبصورت، پیاری اور دل آویز ہے۔ اس مقام ڈیپ شریف کی **امتیازی شان** ہے کہ یہاں پر صاف اور شفاف پانی کی بہتات ہے۔ پھر قدرتی آبشاریں بھی ہیں اور سبزہ زار بھی اور سلسلۂ شریف کے معمولات کے لیے انتہائی موزوں اور مناسب جگہ ہے۔ آبادی کے شور وشغب سے دور ہے۔ مراقبہ اور ذکر کے لیے اس سے اچھا ماحول کہیں میسر نہیں آسکتا، ایسی خاموشی اور سکوت کا عالم ہے کہ گویا ہر ذرہ اور اس جگہ کا ہر ہر پتھر ذکرِ الٰہی جلشانہ، میں محو و مدہوش ہے۔ اس قدرتی مناسبت کو دیکھ کر ان عاشقان اور فدایانِ پاک طینت (**قبلہ خواجہ دامانی**رحمۃ اللہ علیہ) کی نظرِ انتخاب پر ہر ایک کو حیرت اور استعجاب گھیر لیتا ہے۔ اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آفرین صد آفرین ہو، ان متوالوں کی بصیرتِ قلبی پر جنھوں نے ایسی جگہ کا انتخاب فرمایا۔

دوسرا یہ کہ موسم گرما گزارنے کے قابل جگہ ہے۔

تیسرا یہ کہ سلسلہ شریف کے معمولات کے لیے یہ مقام جس قدر مناسبتِ معنوی رکھتا ہے وہ ساری وادئ سون میں اور جگہ میسر نہیں ہو سکتا۔

"فَسُبحَانَ الَّذِیْ مَنْ خَلَقَ النَّاسَ بِقَدَرٍ" اور اس طرح سے یہ مبارک ٹکڑا خطۂ زمین سالکین و زائرین وواردین، تشنگانِ فیوضات و تجلیاتِ حضورِ خواجۂ دامانی قدس سرہٗ کا مرکز بن گیا اور احباب، زائرین اور تشنگان بادیہ وحدت یہاں پر آ آ کر شادکام ہونے لگ گئے۔

نیز ۱۳۰۴ھ میں مرستانِ بادیۂ توحید یعنی عاشقانِ حضورِ خواجہ دامانی رح کی کمال سعی اور کوشش سے ایک سال کیا بلکہ چار ہی مہینوں (وادی سون کے تمام علاقہ اور کفری۔ کورڈھی، انگہ، اُچھالی کے شہروں میں) میں آوازِ حق گونج گئی اور طالبان حق جوق درجوق آنے لگے۔ بحمداللہ تعالیٰ کہ اللہ والے یوں تو حضرتِ خواجہ دامانی کے خلفائے عظام حضورِ والا کے نقشِ قدم پر چل کر ہر چہار طرف خلق اللہ کو اپنے فیوضاتِ باطنیہ سے مالا مال فرماتے رہے ہیں۔ مگر جو شاہانہ بہار خانقاہ ڈیپ شریف نے حضور خواجۂ دامانی کے فرزند ارجمند، لختِ جگر، نورِ نظر و خلیفۂ مجاز، نائبِ مناب حضرتِ خواجہ **حاجی محمد سراج الدّین صاحب قدس سرہٗ** کے زمانہ میں دیکھی تھی، ایسی بہار نہ آج تک پھر چشم فلک کج رفتار نے دیکھی اور نہ ساکنان روئے زمین نے دیکھی یا سُنی ہو گی **وقت کی ستم ظریفی سے تخمیناً ۱۳۵۵ھ سے ۱۳۷۷ھ تک** اس مقام شریف یعنی خانقاہ عثمانیہ سراجیہ ڈیپ شریف کی بہاریں کچھ زمانہ کے لیے خزاں سے بدل گئیں، لیکن

پھر بہت جلد ۱۳۷۷ھ ہی بہاریں پھر عود کر آئیں کہ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹۵۷ء کو وصال ربّ ذوالجلال کے لیے لے جانے کے بعد اسی سال جون و جولائی کے مہینوں میں ڈیپ شریف کو حضرت خواجہ علامہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل ...... سراجی مجددی نے وادی سون مقام ڈیپ شریف کو اپنے قدوم میمنت لزوم کا شرف بخشا، تو وہ بیس سالہ خزائیں، بفضلہ تعالیٰ یکسر بہاروں سے تبدیل ہوگئیں۔ اگر وہ بہاریں دیکھنی ہوں تو جب حضرت والا موسم گرما میں خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف پر (وادی سون سکیسر اندرہ پہاڑ ضلع خوشاب میں) بمعہ اپنے سب اہل و عیال اور سب بچے یہاں آکر مقیم ہوتے ہیں تو تب جاکر دیکھیں کہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" کا صحیح اطلاق ایسی جگہ، اور ایسی پُررونق بہاروں پر ہوتا ہے یا نہ؟) خانقاہ شریف کے پہلے مکانات اور حجرے وغیرہ زمین بوس ہو چکے تھے۔ تو یہ ان انفاس شریفہ اور بارگاہ قدس کے محرم رازوں کی لمحات حیاتِ طیبہ کی برکات تھیں کہ پھر وہی بہاریں اور اسی طرح بلبلانِ پاک طینت اور نیک نیت مخلص مریدوں کے اخلاص اور کمال محبت کی بدولت سب مکانات متعلقہ خانقاہ شریف اس عاجز زار و نحیف فقیر محمد اسمٰعیل ذبیح سراجی مجددی نے حضرات والاشان کی توجہات شریفہ کی بدولت گھر کی حرم سرائے کی ایک بڑی حویلی بنا کرائی اور ایک تسبیح خانہ شریف کہ جس میں حضرات والاشان پیر و مرشد حضرت خواجہ دامانی اور خواجہ سراج الاولیاء کی کچہری مبارک روزانہ لگا کرتی تھی۔ اور تشنگانِ عرفان، سرچشمہ معرفت سے اپنی پیاس بجھاتے تھے، از سر نو تعمیر

کیا گیا اور اس کے بعد بحمد اللہ ۱۹۶۱ء مئی کے مہینے میں مسجد شریف عثمانی از سرِ نو تکمیل کو بہزار رعنائی اور بصد گُہر آرائی پہنچائی گئی اور حویلی حرم سرا میں بفضلہ تعالیٰ چھ کمرے اور ایک بڑا دالان پختہ تراشے ہوئے پتھروں کا ۱۹۸۲ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچائے گئے۔ یہ دالان گھروالا اور ایک مکان معہ دالان باہر صاحبزادگان صاحبان کی۔ بیرونی رہائش کے لیے اور ایک (شیڈ) موٹر کار ٹھہرانے کا کمرہ۔ یہ سب مکان بسعیِ جمیلہ و کوشش بے پایاں جناب حاجی محمد منظور صاحب سکنہ چھٹہ اور دیگر پیر بھائیان صاحبان سکنہ چھٹہ و استاد مستری غلام دین صاحب اور حاجی شیر زمان صاحب اور حاجی محمد منظور صاحب کے والد بزرگوار اور بابا فقیر غلام محمد صاحب المعروف بہ گُلن (غُلن) فقیر صاحب مرحوم سکنہ غفری المعروف بہ کُفری و جناب صوبیدار احمد خاں صاحب اور ملک شیر محمد صاحبان قوم امدالان کورڈھی کی محنت شاقہ اور شب و روز کی دوڑ دھوپ سے اس طرح از سرِ نو یہ خانقاہ شریف عثمانیہ سراجیہ بصد زیبائش و بہزار آرائش بمقام ڈیپ شریف تکمیل کو پہنچی۔ جس کے دس مکانات قابلِ گذران نہایت عمدہ پختہ سیمنٹڈ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ کو پہنچے۔ جس کا عاجز معمار و مالک ہے اور بعدہٗ اس عاجز کی اولاد مالک ہوگی۔

"فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَمُبَارَكًا عَلَيْهِ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل دوم

"ملفوظاتِ[1] شریفہ۔ جواہر[2] پارے۔ وظائف[3]، عباراتِ[4] عجیبہ اور نصائح[5]"

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۵

اہل اللہ جو کہ بفضلہ تعالیٰ مقبولانِ بارگاہِ صمدیت ہوتے ہیں، ان کا فیضان تو ہر لحظہ اور ہر گھڑی ہوتا رہتا ہے، کیونکہ ان کا وجود مسعود سراپا برکت خداوندی اور سراسر مخلوق کی سعادتمندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ بزرگانِ دین بفضلہ تعالیٰ اہلِ صحو ہوتے ہیں اور جملہ کمالات الٰہیہ اور کمالاتِ انبیائیہ کا مظہر ہوتے ہیں وہ اس منصبِ جلیل پر جب منجانب اللہ فائز ہوتے ہیں، وہ دراصل قطب ارشاد ہوتے ہیں۔ ان کی ہر نظر ہر ادا اور ان کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے پیارے بول گم گشتگانِ راہِ ہدایت اور اسیرانِ پنجۂ نفسِ امّارہ و نفسِ ضلالت کے لیے کیمیاء اور اکسیر کا کام کرتے ہیں۔ ان کے پیارے پیارے میٹھے بول گرانمایہ

موتی ہوتے ہیں اور ان کی نظر لعلِ بدخشانی ہوتی ہے۔ جس راہ بھٹکے پر پڑتی ہے اسے صراطِ مستقیم پر لا کھڑا کر کے متبع شریعت غرا اور پیرو کار سنت بیضاء بناتی ہے۔ وہ جب اپنی مجالس اور محافل شریفہ میں معارفِ الٰہیہ بیان کرتے ہیں تو ہمنشینانِ محفل شریف کی بسا اوقات ضمیر اور دل کی آناً فاناً کایا پلٹ جاتی ہے تو بے اختیار زبان سے یہ شعر سرزد ہو جاتا ہے :۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اس وقت انسان ایمانِ حقیقی اور اسلامِ تحقیقی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ جس طرح ان حضرات کے ذواتِ عالیہ اور نفوسِ قدسیہ کیمیا اثر ہوتے ہیں اسی طرح ان کے پاکیزہ انفاس بھی اپنے اندر بے پناہ تاثیر لیے ہوتے ہیں۔ پس ان کی ایک نظر بیمارانِ معاصی کے لیے دواء اور گم گشتگانِ راہِ ہدایت کے لیے شفاء ہوتی ہے۔

ہمیشہ زمانۂ قدیم سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ عقیدتمندوں نے ان ارشادات و تصریحات کو اپنی ذاتی یادداشتوں کے لیے محفوظ فرمایا ہے۔ پھر وہی یادداشتیں ایک قیمتی سرمایہ بن گئیں اور ان یادداشتوں نے گمراہانِ وادئ ضلالت کے لیے روشنی کے مینار کا کام کیا یہ ایک غیر مشروع اور بدعت و ضلالت نہیں بلکہ سنتِ سُنیہ ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر کا الصادقہ، اور وہب بن منبہ کا صحیفہ اور حضرت سیدنا و مولانا شیر خدا امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کا صحیفہ جن کا ذکر صحاح ستہ وغیرہ میں آیا ہے، ان کی بنیاد ہے۔ اس محنت

سے رشد و ہدایت کا ایک بہت بڑا سرمایہ وجود میں آگیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے حضرت والا قدس سرہ کے **ارشاداتِ عالیہ کے چند فرمودات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں** ورنہ ہفتاد سالہ رشد و ہدایت کی ہم وقتی حیاتِ طیبہ سے ان چند ملفوظات شریفہ کی جو **مجموعہ فوائد عثمانیہ** مرتبہ جناب خلیفہ ارشد مولانا حضرت **سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی** رحمۃ اللہ علیہ میں کل اکسٹھ ۶۱ ملفوظات کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے۔۔۔۔۔ **مگر الحمد للہ یہ بھی غنیمت ہیں** اور شکر و امتنان سے سب سلسلۂ عالیہ کے متوسلین کی گردنیں گرانبار ہیں۔ آنجناب کی یہ کوشش بسا غنیمت ہے اور مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے مصداق ہیں۔ ان کی اس کوشش کو مولا کریم قبول و منظور فرمائے۔ فجزاہ اللہ سبحانہ عن جمیع المتوسلین و المحبین احسن الجزاء و اسکنہ فی جنۃ الماوٰی ۵

فَلِهٰذَا **اس فصل میں** آنحضور فیض گنجور خواجہ داتا قبلہ قدس سرہ کے چند ایک **ملفوظاتِ مبارکہ** ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

ملفوظ ۱

ارشاد فرمایا کہ فقیری کے وہ کمالات جو بزرگوں نے کتابوں میں لکھے ہیں اس زمانہ میں وہ نایاب ہیں۔ ہر شخص اپنے حوصلہ اور ہمت کے مطابق کوشاں ہے یہ بھی غنیمت ہے مگر اب جن نام نہاد پیروں نے پیری مریدی کی دکان سجا رکھی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے پیروں سے بچائے ۵

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

اور ارشاد فرمایا کہ روز بروز جاہل پیروں کی کثرت ہو رہی ہے۔ بس فقیری کا نام باقی ہے۔ حقیقتِ فقر کہاں؟

ملفوظ ۲

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کے درس میں ارشاد فرمایا کہ برصغیر (پاک وہند) کی سرزمین کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ وہاں کا جاہل بھی یہاں کے عقلمندوں سے زیادہ استعداد رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرحد اور آزاد علاقہ کے لوگ ہندوستان کو تحصیلِ علم کے لیے جاتے ہیں اور قلیل مدت میں باکمال ہو کر واپس آتے ہیں۔

ملفوظ ۳

ارشاد فرمایا:۔ ع توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے

حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ نے سلوک مجددیہ کے تمام مقامات کو تفصیلاً اور دیگر تمام سلسلوں کے سلوک کو صرف ایک سال دو ماہ پانچ دن میں مکمل فرمایا تھا۔

ملفوظ ۴

ارشاد فرمایا:۔ ایک دن حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے بندہ کو قرآن مجید عنایت

فرمایا۔ عاجزنے عرض کی کہ حضور والا شروع بھی کرائیں، تو حضرت قبلہ نے بندہ کو قرآن مجید شروع کرایا اور اسی طرح تین بار اتفاق ہوا اور ہر بار حصولِ برکت کے لیے بندہ نے حضور والا سے قرآن مجید شروع کیا۔ مگر قرآن مجید کے حضور سے پڑھنے کے اسرار فقیر پر کچھ بھی ظاہر نہ ہوئے، یہاں تک کہ حضور قبلہ وصال فرما گئے اور اس کے بعد جب فقیر کو حج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی تو واپسی پر عدن کی بندرگاہ پر اچانک مقطعات و متشابہاتِ قرآنی کے اسرار بندہ پر منکشف ہوئے۔ سبحان اللہ! حضور کی توجہِ مبارک کے قربان جاؤں!

چونکہ آپ قبلہ مقبول الہٰی تھے۔ آپ کی توجہ خالی نہیں جاسکتی تھی، اور ایک دن آخر رنگ لائی۔ کُلّ امرٍ مرھون باوقاتھا

ملفوظ ۵

مکتوبات معصومیہ شریف کے سبق کے اثناء مولانا حسین علی صاحب نے عرض کی کہ قبلہ! طریقہ شریفہ میں دار و مدار پیر و مرشد کی صحبت پر موقوف ہے تو ہمیں یہ نعمت خانگی مجبوریوں یا کمال محبت سے محرومی کے باعث میسر نہیں ہوسکتی۔ مگر ایسے باکمال ہستیوں کی بھی خاصی تعداد ملتی ہے جنھوں نے اپنے شیخ کی دائمی صحبت بھی اختیار نہ کی اور ایک مدت قلیل اپنے شیخ کی صحبت اختیار کرنے پر بھی وہ صاحب کمال ہو گئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ صحبت اپنے شیخ کی ضروری ہے اور ترکِ صحبت مُخل اور مُضر ہے۔ (مگر) اربابِ تصوّف کا ارشاد ہے کہ جو دس۱۰ روز شیخ کی

صحبت میں رہتا ہے وار دین میں سے ہے اور جو شخص صحبتِ شیخ میں ایک ماہ رہتا ہے، وہ زائرین میں سے ہے اور جو شخص اپنے آپ کو اپنے شیخ کے حوالے کرتا ہے (ایسا جیسا کہ اَلْمَیِّتُ فِیْ یَدِ الْغَسَّالِ جس طرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے) اور سپرد کرتا ہے، وہ شخص مریدین میں سے ہے۔

ملفوظ ۔ ٦

ارشاد فرمایا کہ لوگ مال و دولت کے حصول کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور رنج و مشقت برداشت کرتے ہیں۔ نصاریٰ کی نوکری، تجارت، کاشتکاری، مزدوری اور طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور رزق کمانے کے پیشے اختیار کرتے ہیں، ان سب کا آخری مقصد روٹی کمانا ہے اور اہل اللہ جو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے باکمال حضرات ہیں، ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ وہ طالبانِ خدا اور درویشانِ باصفا کو دلی مقصود پانے کے لیے قسم قسم کی ریاضتوں اور مجاہدوں کی تلقین کرتے ہیں۔ شب بیداری، عبادات کی تاکید، گوشہ نشینی، کثرتِ ذکر، قلتِ طعام، قلتِ کلام، دوام ذکر بر لطائف (لطائف جمع لطیفہ کی ہے اور لطیفہ اس رگ کو کہتے ہیں جو انسانی وجود میں حرکت کر رہی ہو، یعنی رگِ متحرک، اور یہ متحرک رگیں انسانی وجود میں دس ہیں۔ لطیفہ قلب[1]، لطیفہ روح[2]، لطیفہ سر[3]، لطیفہ خفی[4]، لطیفہ اخفیٰ[5]، نفس[6]، آب[7]، باد[8]، نار[9]، خاک[10]۔ اور ان سب کا مقام سینۂ انسانی میں علیحدہ علیحدہ جگہوں

پر ہے ۔ لطیفہ نفس کا مقام وسط پیشانی میں ہے ۔ اور لطیفہ سلطان الاذکار کا مقام وسط سر یعنی تالو پر ہے ۔ اس لطیفہ پر جب طالب ذکر کرتا ہے تو سارے وجود انسانی میں ذکر الٰہی سرایت کر جاتا ہے ۔ اس لطیفہ کی جو رگ کہ وسط سر میں ہے یہ رگ جامع الشرائین ہے ۔ یعنی سب حرکت کرنے والی رگیں جو انسانی وجود میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں ، ان سب رگوں کا جوڑ وسط سر میں ہے تو اس رگ تالو والی پر ذکر کرتے وقت انسان اپنے سارے جسم کے ہر ذرہ ذرہ کا خیال کرے ۔ کہ میرے جسم کا ہر ذرہ و ہر بال ذکر کر رہا ہے اور اس مشق کے کرنے سے پھر بفضلِ خدائے ذوالجلال و برکاتِ پیرانِ کبار رضی سارے جسم انسانی میں ذکر الٰہی سرایت کر کے اثر پذیر ہو جاتا ہے) نفی اثبات ، تہلیل لسانی ، اور مراقبات (مراقبۂ احدیّت سے تا مراقبہ لاتعیّن) اور نفلی عبادات میں اعتدال اور مرغوبات کا ترک اور اپنے اوقاتِ شبانہ روز کو اوراد و اذکارِ الٰہی سے زندہ رکھنے کی تاکید کرتے ہیں اور ان حضرات خواجگان کا اپنے مریدین اور درویشوں کو سخت سے سخت مجاہدوں اور مشکل ریاضتوں کے فرمانے کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو اس قدر عشق الٰہی حاصل ہو کہ صفحہ قلب سے سب علائق دنیوی ختم ہو جائیں اور ماسوی اللہ کی محبت دل سے نکل جاوے کیونکہ خداوند کریم فرماتے ہیں ۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (ترجمہ : یعنی اللہ کریم بندوں سے خالص دین کے طلبگار ہیں) اور مرتبہ و برتری کا پندار دل میں یکسر باقی نہ رہے مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ۔ ؎

برزبان تسبیح ۔ دردل گاؤ خر　　این چنیں تسبیح کے دارد اثر

ملفوظ ۷

ارشاد فرمایا کہ نماز روزہ اور وجوب کے وقت زکوٰۃ ادا کرنا اور شرائط مزوربہ کے موجود ہونے کا وقت حج کا ادا کرنا۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پرہیز کرنا۔ حلال کو حرام سے تمیز کرنا اور دیگر ممنوعات سے پرہیز کرنا جو شریعتِ غرّا میں مقرر ہیں، ان پر عمل پیرا ہونا اُخروی نجات کے لیے کافی ہے اور ارشاد حق تعالیٰ جل شانہٗ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کے موافق ہے۔ مگر درجۂ ولایت کا جو بلند ترین مقام ہے تو بجز دوام حضور بذاتِ الٰہی اور انجذابِ حُبّی اور شوق و ذوق اور جمعیتِ قلبی اور استغراق و محبت بذاتِ الٰہی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَنْ تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ تو یہ ولایت بغیر ان صفات اور ان اشغال کے حصول کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

ملفوظ ۸

حافظ محمد خان ترین کو مخاطب فرمایا کہ مراقبہ میں کوئی تاثیر معلوم ہوتی ہے خان موصوف نے عرض کی کہ حضور جب خانقاہ شریف میں ہوتا ہوں، تاثیر معلوم ہوتی ہے۔ وہ تاثیر اپنے گھر جاتا ہوں تو کم معلوم ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ نے حضرت انس رضؓ کی اس حدیث کا مضمون بیان فرمایا کہ جس میں حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضؓ کی خدمت میں اپنے دل کی کیفیت بیان فرمائی کہ قد نافق حنظلہ رضؓ (یعنی حنظلہ تو منافق ہے، معاذ اللہ) کہ جب تک بارگاہِ رسالت مآب میں رہتا ہوں

جنت اور دوزخ کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ جب گھر جاتا ہوں تو حاضر باشی نہیں رہتی۔ یعنی مشاہدہ کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ میرا حال بھی یہی ہے، یعنی زبان، دل کے ساتھ اور ظاہر باطن کے ساتھ موافقت نہیں کرتے۔ یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت حنظلہؓ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی اپنی کیفیت بیان کی، تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حال سن کر ارشاد فرمایا کہ فکر و اندیشہ نہ کرو کہ حاضر باشی و غیر حاضری کی حالت میں یکسانی نہیں ہوتی اور دونوں کی حقیقت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اگر یہ حالت ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہتی جو حالت حضوری میں ہوتی ہے تو بستروں میں بیٹھے ہوئے اور راستے پر چلتے ہوئے ملائکہ کرام سے مصافحہ کرتے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

اگر درویش بر یک حال ماندے

سر دست از دو عالم بر فشاندے

دمے بر طارمِ اعلیٰ نشینم

گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم!

(ترجمہ:۔ یعنی اگر درویش ایک حال پر رہتا تو دونوں جہانوں پر اس کی نظر نہ پڑتی۔ کبھی تو میں اوپر والی سیڑھی پر بیٹھا ہوتا ہوں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی نظر نہیں آتی)

تو معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضؓ جو عارفین کے سردار ہیں ان میں غیبت اور حضور کی حالت میں نبوت کا فیضان بدل جاتا ہے۔ حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ

جس روز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور جمالِ جہاں آرا مستور ہوا تو اسی دن ہمارا حال بدل گیا اور ہمارے لیے دونوں جہان اندھیر ہو گئے۔ جیسے اندھیرے کے وقت روشنی غائب ہو جاتی ہے تو آنکھیں خیرہ ہو جایا کرتی ہیں۔

ملفوظ ۹

آپ نے حقدادِ خان ترین کو فرمایا کہ کتابوں کا مطالعہ بلاشبہ انسان کے لیے ایک عظیم نعمت ہے (خاص کر کتبِ تصوّف کا مطالعہ) لیکن سلوک کا معاملہ بغیر کثرتِ ذکر کے حاصل نہیں ہوتا۔ اس وقت تمہارا سبق مراقبات مشارب پر ہے لہذا ذکر اسم ذات اللہ اللہ یوں کیا کریں کہ لطیفۂ قلبؔ پر پانچ ہزار، لطیفۂ روحؔ پر ایک ہزار، لطیفۂ سرّؔ پر ایک ہزار، لطیفۂ خفیؔ پر ایک ہزار اور لطیفۂ اخفیٰ پر ایک ہزار، علاوہ ازیں لطیفۂ نفسؔ پر دو ہزار اور لطیفۂ قالبیہؔ پر ایک ہزار۔ یہ کل تعداد بارہ ۱۲ ہزار ہوتی ہے۔ دن رات میں اس کو پورا کرو۔ اس سے کم نہ ہو۔ اور اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہؒ نے فرمایا کہ جو شخص بارہ ہزار اسم ذات (اللہ اللہ) کا ذکر صحتِ نیت سے ہمیشہ پابندی کے ساتھ متواتر کریگا تو وہ شخص صاحب اللّفظ ہو جائے گا۔ یعنی جو اس کا دل چاہے گا۔ پائے گا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر حافظِ قرآن خلوص نیت کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پاس دولت کا ڈھیر لگ جائے گا۔

ملفوظ ۱۰

ایک بار فناؔ، اور بقاؔ، کا تذکرہ ہوا تو جامع فوائدؔ نے حضرت قبلہ قدس سرّہٗ کی خدمت میں عرض کی کہ (قربان جاؤں کہ کیا انسان کو پہلے فناء حاصل ہوتی ہے اور معرفتِ الٰہی جو کہ مطلوب و مقصود اصلی ہے، یہ پھر بعد میں حاصل ہوتی ہے۔ پھر یہ معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے) حضرت قبلہ نے (میرے دل و جان آپ پر فدا ہوں) ارشاد فرمایا کہ فناؔ، کے معنی موتؔ اور غیبتؔ ہو جانے کے نہیں بلکہ فنا، کے یہ معنی ہیں کہ دنیا کی ہر خوشی اور غم یکساں رکھتا ہو۔ نہ کسی خوشی سے خوش ہو اور نہ کسی غم سے غمناک ہو۔ ہر فعلؔ اور عملؔ بلکہ اپنی ذات تک اور ساری کائنات کو بجز ذاتِ باری تعالیٰ جل اسمہٗ، ناچیز تصور کرے۔ یہی فناء کامل ہے۔ جس کا ثمرہ معرفتِ الٰہی ہے یہی فناؔ، اصطلاحاتِ تصوّف و سلوک میں مراد ہوتی ہے، نہ کہ فناء مطلق عُرفاً۔

ملفوظ ۱۱

قبلہ حضور والاؒ کی خدمت میں سید اکبر علی شاہ صاحب نے عرض کی، کہ مسئلہ توحید کما حقہٗ سمجھ میں نہیں آتا۔ آنحضورؒ نے ارشاد فرمایا (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ حضرت صوفیاء صافیہ میں توحید کی دو قسمیں ہیں ۱ توحیدؔ وجودی ۲ توحیدؔ شہودی

توحیدؔ وجودی کے معنی سب موجودات میں مبدأ اور معدِ وجود کا ایک جاننا۔ یعنی ما بہ الوجودیت۔ نہ یہ کہ ذات حق تعالیٰ اور جملہ موجودات کو ایک جاننا۔ جیسا کہ جاہل

اور بے خبر صوفیوں کا گمان ہے۔ ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ توحید شہودی کے معنی یہ ہیں کہ صرف ذات حق سبحانہ کا مشاہدہ ہے (ان دونوں میں فرق کیا ہے) توحید وجودی میں ذات حق سبحانہ کے ساتھ موجودات وممکنات کی کثرت بھی ملحوظ رہتی ہے۔ توحید شہودی میں فقط ذات حق سبحانہ کا مشاہدہ ہوتا ہے تو موجودات وممکنات کی کثرت یکسر نظر انداز ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کا منشا محبوبِ حقیقی کی محبت کا غلبہ ہے۔ لیکن توحید وجودی میں غلبہ محبت کا منبع تصفیہ قلب ہے۔ اور توحید شہودی میں غلبہ محبت کا مخزن اور مصدر تزکیہ نفس ہے۔

پھر مکتوب شریف ۵۹ از مکاتیب شریف حضرت ایشاں قبلہ شاہ احمد سعید صاحب مہاجر، مدنی قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم القدسیہ کی عبارت سے یوں واضح فرمایا:۔ التوحید الوجودی عبارۃ انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان وکل ذرۃ من ذواتہ۔

(ترجمہ:۔ توحید وجودی کی تعریف یہ ہے کہ مراتبِ امکان میں واجب تعالیٰ جلشانہ، کا اس طرح سے حاوی ہو جانا کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں واجب الوجود جلشانہ، یعنی اللہ تعالیٰ نظر آنے لگے اور کوئی چیز نظر نہ آئے)

والتوحید الشہودی عبارۃ عن شہود الحق واختفاء الکثرۃ عن النظر لا فی الواقع۔

(ترجمہ) توحید شہودی سے مراد یہ ہے کہ ذات حق سبحانہ، کا مشاہدہ اس طرح زور پکڑ جائے کہ کثرت نظر سے چھپ جائے اور یہ مراد نہیں کہ کثرۃ فی الواقع ہو بھی نہیں)

حضرت والا قدس سرہ تے اس کو ایک واضح مثال سے یوں فرمایا، کہ جب آفتاب عالمتاب دن میں ضوفشاں ہوتا ہے تو تمام ستارے دکھائی نہیں دیتے لیکن یہ نہیں کہ ستارے یکسر فناء ہو جاتے ہیں۔ مگر آنکھیں دیکھ نہیں پاتیں۔

بقول خواجہ شیراز ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق
ہر کجا می نگرم روئے تُرا می بینم

(از حاشیہ کتاب فوائد عثمانیہ) توحید کا مسئلہ عند الصوفیہ صافیہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہے جس کی تفسیریں بیشمار کی گئی ہیں۔ مگر پھر بھی ایک معمہ اور عقدہ ہی رہا۔ مگر حضرت والا نے کمال اختصار کے ساتھ چند لفظوں میں اس کی حقیقت کو روز روشن کی طرح عیاں فرمادیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ؎

ملفوظ ۱۲

ارشاد فرمایا کہ دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حبّ جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حبّ الدنیا راس کل خطیئۃ ؎ (ترجمہ:۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لا مذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور

ان حضرات کی سببیت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ! سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

ملفوظ ۱۳

حضرت مولانا حسین علی صاحب نے عرض کی کہ تعلیم وتدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعۂ ترقی ہے۔

ملفوظ ۱۴

ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے۔ انسان کو چاہیئے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

ملفوظ ۱۵

خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کرے۔ وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں۔ ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے رچنانچہ رکوع کے لیے وقت مقرر ہے اور نماز کے لیے علیحدہ علیحدہ اوقات مقرر ہیں) لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے۔ ذکر ہمیشہ کرنا چاہیئے۔

ملفوظ ۱۶

اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدقِ نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے۔ خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائیں گے۔

ملفوظ ۱۷

نماز کی سب سے بڑی تاثیر یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے عبادت و بندگی کے ساتھ محبت و رغبت زیادہ ہوتی ہے اور عبادت کے فوت ہونے اور گناہوں کے صدور و ارتکاب سے رنج و غم حاصل ہوتا ہے۔

ملفوظ ۱۸

جس وقت بندہ اپنے صفات و اعمال کو اپنے آپ سے نفی اور سلب سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ جو نیکی بھی کرتا ہے تو اس کے دل میں کوئی خیال نہیں گزرتا کہ یہ عبادت میں خود کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے فقط اپنے آقا و مولیٰ کی جانب سے سمجھتا ہے۔ جیساکہ ایک غلام اپنے آقا کی رضامندی سے کوئی مال تقسیم کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ میں اس شے کو اپنی طرف سے تقسیم کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے اپنے آقا کی طرف سے سمجھتا ہے۔



ملفوظ ۱۹

رابطہ و تعلق اس لیے موصّل تر ہے (ملانے والا ہے) کہ پیر پر فیض کا نالہ جاری ہوتا ہے۔ جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو اس نالۂ فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

ملفوظ ۲۰

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت قرآن کی حقیقت اور اس کے فیضان کا خاص تصور و خیال رکھنا چاہیئے۔ نماز کی حالت میں قرأت قرآن کے فیض کا تصور و خیال، رکوع و سجود میں رکوع کے فیض کا تصور و خیال اور تشہد میں تشہد کے فیض کا تصور و خیال رکھنا چاہیئے۔

ملفوظ ۲۱

اپنے فرزند ارجمند مشہور فی الافاق حضرت خواجہ سراج الاولیاء خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں فرمایا کہ شیر کا بیٹا ہے شیر ہی ہوگا۔

ملفوظ ۲۲

قلندروں کی صحبت میں رہو اور پھر اپنی حالت کا اندازہ کرو

ملفوظ ۲۳

لوگوں کی غلط رسموں، خوشی، بیاہ پر فضول خرچی (جیسا کہ رواج ہے) سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ملفوظ ۲۴

سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے بلکہ الٹا احسان مسئول علیہ پر جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

ملفوظ ۲۵

اس دور میں مجددی نسبت عنقا کی طرح نایاب ہو گئی ہے۔

ملفوظ ۲۶

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو فقیر اپنے آپ کو کافر فرنگی سے بدتر نہ سمجھے وہ فقیر نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب غفلت کا پردہ ہٹ جائے گا اور اس کو بصارتِ اصلی حاصل ہو گی تو ہر قسم کے حرکات و افعال اور کارِ خیر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھنے لگے گا۔ اور پھر اپنے آپ کو کافر

فرنگی سے بھی بدتر جاننے لگ جائے گا مگر اپنے ایمان اور نیکی کا مقابلہ و موازنہ اس فرنگی کے کفر کے ساتھ نہ کرے اور اس دولتِ ایمانی کو اللہ کریم کی جانب سے عطیہ الٰہی جانتے ہوئے، اپنا کمال سمجھنا عقلِ سلیم کے منافی ہے۔

ملفوظ ۲۷

خانقاہ شریف ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعۂ کتاب کی جگہ، مطالعۂ کتاب گھر پر کرنا چاہیئے۔ اگر کتاب کا تعلق اس معاملۂ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ذکر بہت کریں۔ یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

ملفوظ ۲۸

نیت کی عنان ہاتھ سے نہ دے یعنی اپنے پیر پر یقین محکم اور اپنے شیخ کا رابطہ اور تصور مستحکم پکڑے رہو، تو تب حقیقی مقصد پر فائز ہو جاؤ گے۔

ملفوظ ۲۹

تاریک رات کو ذکر و فکر کے ساتھ زندہ رکھ، حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیند کی جگہ قبر ہے۔

ملفوظ ۳۰

پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت

قلب ہے یعنی کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے پراگندگیٔ خاطر ہو اور جمعیت وطمانیت کو نقصان پہنچے۔

ملفوظ ۳۱

مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید ہے۔

ملفوظ ۳۲

مولوی گل محمد صاحبؒ نے فرمایا ہے (العبور برکة) کہ علم پر عبور برکت ہے اور مولوی محمد چراغ کے شاگردوں نے کہا ہے (العبور غرقة) یعنی علم پر عبور کرنا غرق ہونا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ مولوی گل محمد کا قول صحیح ہے۔

ملفوظ ۳۳

خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں۔ ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔

ملفوظ ۳۴

وَاعْمَلْ وَاسْتَغْفِرْ یعنی عمل کر اور استغفار پڑھتا رہ۔

ملفوظ ۳۵

مولوی نور خان صاحب نے عرض کیا قبلہ! اگر صرف درود شریف کا ذکر کروں

تو دلائل الخیرات کی نسبت تاثیر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جواب میں فرمایا۔ دلائل الخیرات میں درود خالص کی طرح تاثیر نہیں ہے۔ کیونکہ غیر کا کلام اس ممزوج ہے۔

ملفوظ ۳۶

تھوڑی غذا کھائیں اور سادہ لباس میں کفایت کریں۔ میں کیا کروں کہ تم خود محنت نہیں کرتے۔ اور فرمایا صبر اختیار کرو اور تمام امور میں :۔

اَنْتَ کَافِیْ اَنْتَ شَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْر

اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

کا ورد کرتے رہیں۔

ملفوظ ۳۷

ارشاد فرمایا میرے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وصیت کی، کہ سیّد اور قریشی کو جہاں بھی پاؤ، خود کو اس کے قدموں میں ڈال دو۔ اور ہر فقیر یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جہاں بھی ہو اس کی خدمت کرو۔ فرمایا۔ میں ہر سیّد کی خواہ وہ شیعہ کیوں نہ ہو، خدمت کرتا ہوں۔

ملفوظ ۳۸

ہماری ریاضت دہقان کی تلاوتِ قرآن کی طرح ہے جو تمام دن تو ہل چلاتا ہے اور فرصت کے لمحوں میں تلاوت کرتا ہے۔

ملفوظ ۳۹

مُلّا محمد رسول اخوند زادہ صاحب لٹون سکنہ علاقہ تنگ کے جواب میں ارشاد فرمایا:۔ محبا! آپ نے تنگ جگہ میں مکان کی تعمیر کے متعلق جو دریافت کیا ہے۔ میرے عزیزا ساری دنیا تنگ ہے اور دنیا کی فراخی دل کی فراخی پر موقوف ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط

ترجمہ:۔ "اللہ تعالیٰ نے جس کے سینہ کو اسلام کے واسطے کھول دیا ہے گویا کہ اس کو اللہ کی جانب سے نور عطا ہو گیا ہے۔"

اب یہاں شرح صدر سے مراد قطع علائق ہے۔ ماسوی اللہ کے سب علائق قطع مراد ہے۔ جب یہ حالت انسان پر حاوی ہو جائے تو اس وقت انسان کے لیے سرور اور مصائب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ محققین و مفسرین اور صوفیائے کرام والاشان نے شرح صدر سے ترک تعلق ماسوی اللہ مراد لیا ہے۔ پس صوفیوں کو چاہیئے کہ فارغ وقت میں دل کی جانب متوجہ ہو جائیں اور یہ خیال کریں کہ وہ کس واسطے اس دنیا میں آئے۔ ساتھ ہی انسان کو اگر مال و دولت مل جائے تو اس کو شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ہر وقت اور ہر لمحہ شیطان اور نفس کے مکر اور فریب سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ دونوں اس کی کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جہاں بھی رہو خدا کے ہو کر رہو۔ کیونکہ یہاں تو چند دن گزار کر پھر وطن اصلی کو لوٹ جانا ہے۔ پس اس وقت جس کے پاس زادِ راہ نہ ہوگا وہ حیران و سرگرداں رہے گا۔ کسی فارسی

شاعر نے اس بارے میں کیا خوب کہا ہے:۔

ہمہ اندرزِ من ، بتو ایں است
کہ تو طفلی ، و خانہ رنگیں است

(ترجمہ:۔ میری سب نصیحتوں کا خلاصہ تم کو یہ ہے کہ تم بچے ہو اور گھر (یہ دنیا) تماشوں سے بھرا ہوا ہے۔ مبادا کسی تماشے میں ایسے منہمک ہو جاؤ کہ تم سے یادالٰہی چھوٹ جائے۔

ملفوظ ۴۰

نواب خان صاحب پنجابی کو فرمایا ملاقات ہونے تک پانچ سو بار درود شریف کا وضو کے ساتھ بلا ناغہ ورد کرو، بہت عاجزی وانکساری اور نیاز مندی کے ساتھ استغفار پڑھو یک صد بار بعد از نماز عصر اور یک صد بار سورج طلوع ہونے سے قبل۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تمام مطلوبہ حاجات کے لیے (یہ وظیفہ) مفید ہوگا۔

ملفوظ ۴۱

غلام حیدر صاحب مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان، کو فرمان ہوا کہ ختم حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قبل ازیں فقیر نے آپ کو بتایا ہی تھا۔ کیا تم اس ختم کو ہمیشہ پڑھتے ہو یا نہیں۔ اس ورد کو نہایت صدق دل سے بلا ناغہ پانچ صد بار اوّل آخر

درود شریف صد صد بار پڑھو۔ اور اس کا ثواب حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو بخشیں اور ان کی روح پُرفتوح کے توسل سے بارگاہِ رب العزت جل شانہ میں اپنی حاجات و مطالب طلب کریں۔ امید اغلب ہے کہ آپ کا کام بخوبی سرانجام ہوگا۔

ملفوظ ۴۲

قاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنہ موضع احمد پور سیالاں، تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کو ارشاد ہوا۔ جس کارِ خیر کے بارے میں آپ نے استفسار کیا تھا۔ فقیر اس قسم کے امور میں کوئی مہارت نہیں رکھتا۔ جو کام بھی کرو۔ فقیر کو دعاگو جانو۔ بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرمان کے مطابق فقیر کسی بھی دنیادار سے آشنائی نہیں جوڑتا۔ ہر رہ روندہ کو حسبِ شریعت سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ملفوظ ۴۳

محمد زکریا ولد محمد صالح صاحب کو فرمایا۔ انھی الفاظ اور انھی صیغوں کے مطابق یہ درود شریف رات دن ورد رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات کی سرانجامی کے لیے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ زیادہ دعا۔

درود شریف:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ ایک ہزار بار روزانہ پڑھا کرو۔

ملفوظ ۴۴

حاجی عبدالکریم صاحب قوم اُترا کو فرمایا۔ بعد نماز تہجد اس دعا کو ایک صد بار پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۞ (بصورت دعائیہ) اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی درگاہ میں حضرت قبلہ وکعبۂ حاجات خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کی روح مبارک کو بخش کر اللہ پاک کی جناب میں انکی ذات کو وسیلہ بنائیں اور اپنی حاجات کی دعا مانگیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمام مرادیں پوری ہوں گی۔

ملفوظ ۴۵

مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی کو ارشاد فرمایا۔ آفات وبلیات، سحر وجادو کے دفعیّہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار، سورہ فاتحہ ۷ بار، آیۃ الکرسی ۷ بار، اور ۷ بار چاروں قل شریف (یعنی اس مجموعہ کو سات سات بار پڑھیں) پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ سحر وجادو کی آفت رفع دفع ہو جائیگی

۲۔ گھر اور صحن پر اسی طور دم کریں۔ جمیع امراض اور اسقام کے لیے مفید ہے اور اصحابِ کہف کے ناموں کو لکھ کر کھیت کے ہر کونے میں ایک مٹی کی ڈولی میں بند کر کے دفن کریں، انشاءاللہ تعالیٰ کھیت ہر آفت وبربادی اور ژالہ باری سے محفوظ رہیں گے۔ باقی امراض کو صحت دینے والی، آفات وبلیات سے محفوظ رکھنے

والی خود خدائے پاک کی ذات ہے۔

۳۔ نیز شجرہ شریف حضرات کبار صبح اور عشاء معہ قدلے کلام اللہ شریف پڑھیں اور حضرات پیرانِ کبار کی ارواح مبارکہ کو بخشیں اور پھر حضرات کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا مانگیں۔ جملہ مطالب و حاجات کے لیے مجرب ہے۔

۴۔ سورۂ فاتحہ کو ۳ وقت صبح، ظہر اور عشاء میں باوضو پڑھیں، اپنی جان، اپنے آدمیوں اور مال مویشی پر دم کر دیں۔ نیز کھانے کی چیزوں پر بھی دم کریں۔ فقیر کو خمس الاوقات دعا سے غافل نہ سمجھیں۔

ملفوظ ۴۶

بفرزند حافظ محمد خان صاحب نزین سکنہ آڑی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڑھ

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ط اس وظیفے کو سبق شروع کرنے سے پہلے سات بار پڑھا کریں۔ فقیر، تیزیٔ ذہن و کشائشِ ذہن و مطالعہ و محبت تعلیم کے لیے دعا گو ہے۔ تسلی رکھیں۔

ملفوظ ۴۷

محمد سرفراز خان صاحب گنڈہ پور، عزیز من! فقیر فی نفسہ کارساز نہیں۔ کارساز حقیقی خداوند تعالیٰ ہے۔ بندہ کو بجز عاجزی کے اور کوئی چارہ نہیں۔

—٭—

ملفوظ ۴۸

خان ابراہیم خان نمبردار غورہ زئی (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ ط مندرجہ بالا ورد کو معہ درود شریف بلا ناغہ یکصد بار پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کی شادی کا کام سرانجام ہو جائے گا۔

ملفوظ ۴۹

بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب، جناب! جیسا کہ علم ظاہری ضروری ہے اسی طرح علم باطن کا حصول بھی ایک لابدی امر ہے۔ فقیر کے بعد خدا بہتر جانتا ہے کہ برخوردار کو علمِ باطنی کے کتب کی فرصت ملے گی یا نہ۔ تو جناب سے مشورہ طلب ہوں کہ اس وقت تک فقیر زندہ ہے۔ شاید برخوردار (برخوردار سے مراد حضرت خواجہ محمد سراج الدین رضی اللہ عنہ ہیں) علم باطنی سے کچھ واقفیت پیدا کرلے اگر جناب کی رائے اس بارے میں میرے موافق ہے تو برخوردار کو ساتھ لے کر (بشرطِ فراغت از عوارضات) اس طرف روانہ ہو آئیں۔ اور اگر آپ کا دوسرا خیال ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔

ملفوظ ۵۰

مولوی نورالدین صاحب پیش امام شہر و موضع اگالی علاقہ سون سکیسر۔

سوالات کے جوابات، آپ کی خدمت میں درج ذیل ہیں۔

١۔ نمک پر دم کے لیے سورہ فاتحہ اور معوذتین دم کر کے دیا کریں۔

٢۔ دوران ذکر لطیفہ یا لطائف کو جنبش ہوتی ہے اور بدن بھی جنباں ہوتا ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اپنی طرف سے جنبش مت دو۔ فقراء نے اپنی جمعیت اور حضور کی خاطر اپنے اوپر چادر ڈالی ہے اور اسی وجہ سے اپنے چہروں کو ملفوف کیا ہے کہ یہ فقراء کے آداب سے ہے نہ کہ وجاہت ہے۔ لہذا کوئی ریا نہیں ہے (مطلب سمجھ میں آگیا ہوگا۔)

ملفوظ ۱۵

میاں شیخ محمد بخش صاحب سکنہ شہر کلاچی گنڈہ پور افغانان

جواباً:۔ جس کام میں مشغول ہوں، ذکر کا خیال رکھیں (دائم ذاکر رہیں) بجا ہے وضو ہو یا نہ ہو۔ وقت کی بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔

٢۔ آپ کو دلائل الخیرات کی بھی اجازت ہے۔

٣۔ مہمات دینی و دنیوی کے حل کے لیے ختم شریف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط پانچ صد بار اول آخر درود شریف کا ورد رکھیں اور ثواب حضرت مجدد الف ثانی، محبوب صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخشیں اور اپنی حاجات خداوند تعالیٰ سے حضرت قبلہ موصوف کے وسیلے سے طلب کریں۔ قاضی الحاجات آپ کے جمیع امورات سرانجام فرمائے۔ کلام اللہ شریف کی تلاوت جس قدر ہوسکے کریں منازل کے تعین کی کوئی حاجت نہیں۔

ملفوظ ۵۲

ملا بادشاہ صاحب شادی زئی۔ اپنے بھائی جان کی صحت کے لیے، یا کسی اور کے لیے جس کو شدید مرض ہو، صبح کی نماز کے وقت فرائض اور سنن کے درمیان سات بار سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف سات روز تک پڑھ کر ہر روز مریض پر دم کریں (اور فاتحہ دے کر ثواب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رضی اللہ عنہ کی روح پر فتوح کو بخشیں) اور دعائے شفا دربار ایزدی سے طلب کریں۔

ملفوظ ۵۳

مولوی نور الحق صاحب شاہپوری، خلاصہ معروض یہ ہے کہ آپ کا مکتوب شریف اور قصیدہ مدحیہ (جو اس خاکسار کی مدح میں لکھا تھا) پہنچا، خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا خوشی اسلیے ہوئی کہ قصیدہ مدحیہ سے آپکی زیادتی محبت معلوم ہوئی۔ . . . اور رنج اس لیے کہ آپ نے ایک ممنوع اور بے فائدہ امر میں اپنا وقت ضائع کیا کیونکہ اس شخص کی مدح کرنی جو مدح کا مستحق نہ ہو تو اس قسم کی مدح خود مادح شخص کو نقصان پہنچاتی ہے جبکہ مدح خلاف واقع ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ممدوح کو بھی۔ جبکہ وہ قابل مدح نہیں تھا تو اس حالت کے باوجود وہ اپنی مدح پر اترانے اور تکبر و فخر کرنے لگ جاتا ہے تو اس بے جا اِترانے اور فخر کرنے کا ممدوح کو گناہ نصیب ہوا۔ اور تکبر کی طغیانی میں آکر ہلاک ہوگیا اور مادح ناجائز معاملہ میں قصوروار

ہوگیا۔ چنانچہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ط پس آئندہ کے لیے (زبان اور دل سے) حضرت ذات حق سبحانہ تعالیٰ اور حضرت حبیب خدا سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا وقت صرف کریں۔

ملفوظ ۵۴

بقاضی عبدالرسول صاحب انگوی، علاقہ سون سکیسر۔

جناب من! اعمال میں قصور برپا ہے۔ ورنہ ان مقامات میں سالک تمام قول و فعل و عمل ردّی سمجھتا ہے۔ اس جیسے نکات کا سمجھنا بالمشافہ گفتگو پر موقوف ہے۔ دُوری کا برا ہو جو درمیان میں حائل ہے۔ بیت:

فقر خواہی آں بصحبت قائم است
نہ زبان در کار آید نہ ز دست

جناب حضرت شمس العارفین حبیب اللہ مرزا جان جاناں شہید قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جب سالک کی سیر کمالات تک پہنچ جاتی ہے۔ تو مجھے تشویش لاحق ہوتی ہے کہ مبادا کہیں سالک طریقہ سے دست بردار نہ ہو جائے۔

قِصَّۃُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَھَا ط خداوند تعالیٰ آپ کو بہرہ مند فرمائے۔

ملفوظ ۵۵

حقائق و معارف آگاہ حضرت خواجہ محمد سراج الدین مدظلہٗ وعمرہٗ

ورشدہ ! بعداز دیدہ بوسی معلوم رہے کہ آں عزیز نے فقیر کے خط کا جواب نہیں دیا۔ ع

دیدۂ احقر و دل ہمراہ تُست

ترجمہ:۔ فقیر کی آنکھیں آں عزیز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور فقیر کے دل میں آنعزیز بس رہے ہیں۔

پھر لکھتا ہوں اور فقیر کی یہ نصیحت یاد رکھو جیسا کہ ایک فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل
کہ بجز خاک نیست مظہر گُل

ترجمہ:۔ مٹی بن کے رہو تاکہ تم سے پھول کھلیں کیونکہ مٹی ہی سے پھول پیدا ہوتے ہیں۔

اے فرزند! صاحبزادگی کو دور پھینکو، تواضع وعاجزی کو اپنا پیشہ بناؤ۔ ع۔ کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی، اپنے حالات خیریت سے بے کم وکاست تحریر کیا کرو۔ تاکہ فقیر کو تسلی رہے اور فقیر کو ہمیشہ دعاء گو تصور کریں۔

ملفوظ ۵٦

حضور حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ اب آخر کو پہنچ چکا ہے۔ اس وقت کے اکثر لوگ جو میرے پاس آتے ہیں وہ لوگ اپنی دنیوی خواہشات اور

مقاصدِ دلی کے پورا ہونے کی خاطر آتے ہیں اور انھی اغراض کے لیے دعائیں منگواتے ہیں۔ حالانکہ ہر علم کے لیے ایک موضوع ہوتا ہے اور اس کے نفع وضرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس صاحب کے پاس کوئی شغل اور کسب ہوتا ہے، تو اس شخص کے پاس متعلقہ ضرورت مند بغرض حاجت روائی آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ دنیاوی اغراض کے لیے اللہ والوں کے پاس آنا کس قدر خلافِ موضوع ہے۔ تو اس لیے پیروں اور مریدوں کو محض رضائے خداوندی وطلب خداوندی کے لیے اپنی مرادات کو ترک کرنا اور خیالات ماسوی اللہ کو بالکل چھوڑ دینا نہایت ضروری ہے اور پھر ساتھ ہی وضاحتاً فرمایا کہ پیر اور مرید کا سلسلہ بصورتِ ذیل ہے۔ اولاد دو قسم پر ہے:-

(۱) اولاد صوری (۲) اولاد معنوی

اولاد صوری یہ ہے۔ جس کا نسب اور نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف شمار ہوتی ہے۔ اولاد معنوی یہ ہے۔ جس کا حقیقی، روحانی، حُبّی تعلق یا نسبتِ طریقت ، حضرت سرورِ کائنات، فخر موجودات کی طرف شمار کیا جاوے، تو ٹھیک یہی نسبت پیر ومرید کے درمیان ہے کہ مرید باعتبار اولاد صوری کے، جو اپنے والدین کی طرف منسوب ہوتا ہے اور باعتبار اولاد معنوی کے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ شمار ہوتا ہے

ملفوظ ۵۷

ارشاد فرمایا کہ طالبِ صادق کے لیے بہت بڑے نقص کا سبب یہ ہے کہ

وہ شیخ ناقص کی طرف رجوع کرے اور اس کی صحبتوں میں بیٹھے (وہ پیر جو کہ سلوک اور جذبہ پورا نہ کر سکا یا سلوک کیا ہی نہ ہو اور خواہش پیری کی وجہ سے مسندِ پیری پر بیٹھ گیا ہو) تو طالب کو اس قسم کے پیر اور شیخ کی صحبت، پستی کی طرف کھینچ کرلے آتی ہے اور بلندی کے خانۂ کمال سے گرا کر تنگ و تاریک پنجرے میں پھنسا لیتی ہے۔ حضرت الشیخ جناب سید بہاؤالدین محمد نقشبند فخرِ سلطانِ بخارا و سمرقند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جس طالب کا بیضۂ قابلیت (استعدادِ باطنی) مختلف صحبتوں سے فاسد اور خراب ہو جائے تو پھر اس کا کام سوائے اہل تدبیر کی صحبت کے بیٹھنے کے اور کہیں نہ بنے گا کیونکہ ایسے اہل اللہ ، یا خدا دوست کی صحبت کیمیائے اعظم ہے۔

ملفوظ ۵۸

فرمایا لوگ اسم ظاہر اور اسم باطن سے اسماء الٰہی مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے: "ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ" حضرت جناب امامِ ربانی محبوبِ صمدانی مجدد الف ثانی رح قدس سرہ العزیز کے ہاں اسم الظاہر سے حضرت ذات حق تعالیٰ اسماء صفاتی مراد ہیں اور اسم الباطن سے اسماء ذاتی مراد ہیں۔ گویا اسم الظاہر کے مراقبہ کے وقت سالک کی سیر اسمائے صفاتیہ ہوتے ہیں اور اسم الباطن کے مراقبہ کے وقت سالک کی سیر اسمائے ذاتیہ ہوتے ہیں۔

حضرت جناب قبلہ نے فرمایا: ۔ کہ تم لوگ کسب نہیں کرتے اور میں ہوں کہ

ضعف اور گوناگوں امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی تم لوگوں کو کسب و سلوک مقاماتِ مجددیہ کراتا ہوں۔ تاکہ تم لوگوں کو فیض سے کچھ تو حاصل ہو۔

ملفوظات ۵۹

ارشاد فرمایا۔ جو کتابوں میں لکھا ہوا ہے "جب سالک کو فناء صفتی، فناء فعلی اور فناء ذاتی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو اگر نوح علیہ السلام کی عمر بھی عطا ہو جائے تو تب بھی اس کے دل پر ماسوی اللہ کا کوئی خطرہ نہیں گزرتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مصیبتیں بندہ پر جہاں داری کی وجہ سے گزرتی ہیں، تو تقاضائے بشری کی بناء پر وہ بندہ کو ماسوی اللہ کے خیالات اور تخیلات میں مصروف کر دیتے ہیں لیکن جس انسان کے دل کا ذکرِ الٰہی ملکہ ہی بن جائے تو اس کے دل و دماغ میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا۔

ع "خاشاک بر سرِ دریا گزر کنند"

یعنی ان تخیلات ماسوی اللہ کی مثال سالک کے واسطے ایسی بن جاتی ہے جیسے خس و خاشاک دریا کے پانی پر بہہ جاتے ہیں ٹھیک اسی طرح وہ سب تخیلات سالک کے دل و دماغ میں کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

پھر فرمایا: جب سالک کو حضورِ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو ان عنایاتِ الٰہی جل شانہ، کے ہوتے ہوئے اگر سالک کو شیطانِ لعین یہ خطرہ ڈال دے کہ اب میں پیر و مرشد بن گیا ہوں اور لوگوں کو فیض یاب کر سکتا ہوں تو ہمارے پیرانِ کبارؒ کے طریقہ عالیہ میں اسی کو شرکِ جلی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اصل

مبدا فیض تو ذاتِ حق جلشانہ، ہی ہے اور شیطان نے اس کے دل میں یہ غلط خیال ڈال دیا کہ میں خود مبدا فیض ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال بھی شیطان نے ڈال دیا کہ فلاں سوداگر کو اور فلاں رئیس کو میں مرید کر لوں گا جس سے مجھے دنیا بہت حاصل ہو گی۔ ایسے خیالات .... جب سالک کے دل میں آنے لگیں تو یہ اس کے لیے بہت خطرناک ہیں اور اسی کو صوفیائے کرام نے شرکِ جلی سے تعبیر کیا ہے کیونکہ فقیر جب کمال کو پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنا سب کچھ اللہ پاک کے حوالے کر دیتا ہے تو وہ سارے جہان بلکہ اپنی جان سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے اور یہی ہے کمال جس کو طریقہ نقشبندیہ میں دولتِ حضور و جمعیّتِ اور طمانیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پس جملہ منسلکین و مریدینِ سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے:۔

۱۔ وقوفِ قلبی:۔ یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا۔

۲۔ رابطہ شیخِ مقتدای:۔ یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیلِ قلوبِ شریفہ میرے پیرانِ عظام رحہ کے فیض کا پرنالہ جاری و ساری ہے۔

۳۔ جملہ طاعات و عبادات اور فرائض و سنن اور مستحباب پر کمال پابندی اور ریاضت و مجاہدہ

ملفوظ ۶۰

ارشاد فرمایا:۔ سالک کو چاہیئے کہ خشک روٹی نہ کھائے تاکہ دماغ خشک نہ ہو۔ سالک کی جس قدر زیادہ محبت پیر و مرشد سے ہوگی اس پر اتنے ہی زیادہ فیوضات و برکات وارد ہوں گے۔ دوران ذکر تصور مشائخ کرے (اور تصور شیخ کرے) اور دورانِ ذکر اگر فیض بند ہو جائے تو ذکر سے باز آجائے، کچھ وقفہ کے بعد از سر نو ذکر کرے۔ پھر بھی فیض نہ آوے تو ذکر چھوڑ دے اور دوسرے وقت پر ذکر کا شغل کرے۔

ملفوظ ۶۱

مولانا محمود شیرازی سکنہ شیراز توابع ایران کو تحریر فرمایا:۔

آنجناب کے دو خطوط خیریت نامے کے فقیر کو پہنچ چکے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ فقیر بحمد اللہ پانچ وقت نماز مسجد شریف میں باجماعت مستحبہ ادا کرتا ہے۔ فقیر کی آنعزیز کو یہ ضروری نصیحت ہے کہ اذکار و اشغالِ الٰہیہ میں مدام وقت مشغول ہوں۔ یہ وقت جوانی ہے اور کام کرنے کے آپ کو بہتر مواقع میسر ہو سکتے ہیں اور پھر بڑھاپے میں کچھ نہیں ہو سکے گا۔ نیز عرض ہے کہ آپ کا تار جو انگریزی زبان میں تھا، فقیر کو موصول ہوا۔ جس نے فقیر کو بیحد پریشان کیا کیونکہ یہاں انگریزی پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ آخر فقیر نے صبر کر کے دعا پر اکتفا کیا اور دل ہی دل میں پشتو زبان کے ابیات پڑھنے لگا۔

ابیات بزبانِ پشتو:۔

(۱) حیله مرستاده بویه خدایه

زیاده طاقت د غمونه لرم خوار یو

ترجمہ:۔ اے خدا! مجھے آپ کا ہی حیلہ ہے اور غموں کی زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ میرا دل خوار و زار ہے۔

(۲) چه د فا صبر آیت نازل شي

غریب ترنمارڑه کڑه د صبر تعویذ ونه

ترجمہ:۔ جب صبر کی آیت نازل ہوتی ہے تو فقیر صبر کے تعویذ گلے میں ڈال لیتا ہے۔

(۳) هاتف لغیب آواز د که

سواله خدایه همه هیچ ده هیچ کیڼړه

ہاتف غیبی نے فقیر کو آواز دی کہ اے فقیر! خدا کے سوا ہر چیز ہیچ ہے اور ہیچ جانو۔

ملفوظ ۶۲

جناب میرا صاحب قلندر سکنہ پشین علاقہ بلوچستان۔

(۱) افغانی سلام دراغی ته راںغلے

خائده نه کی بے دید نه سلامونه

ترجمہ:۔ آپ کا افغانی سلام پہنچ گیا مگر (افسوس) تم نہ آئے اور بغیر ملاقات

(خالی خولی) سلام فائدہ نہیں کرتے۔

(۲) ناجوړ پروت فقیر حقیر په دیستردی
دِ اَجَل سپاره گوړی همیش تاختو ته

ترجمہ:۔ فقیر کا حال تو یہ ہے کہ فقیر بستر پر بیمار پڑا ہے اور اجل (معیّن کے) سوار بروقت گھوڑے دوڑاتے ہوئے آرہے ہیں۔

(۳) بیا بو کے ته ارمان اے قلندره
منده به نه کی فوائد دِ مجلسونه

ترجمہ:۔ اے قلندر پھر ارمان کروگے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا اور ان محافلِ فیض منازل کے فوائد سے محروم رہ جاؤگے۔

(۴) دقضا سپاره چه تاخت په ممکن وکه
پس حاضر غائب م دواړه یورنگ و ینه

قضاوقدر کے شاہسوار بھاگ دوڑ لگا رہے ہیں اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ فقیر کو حاضر اور غائب دونوں حال میں یاد رکھیں۔

واضح رھے کہ ایک بار جب حضرت قبلہ کو گوناگوں امراض لاحق ہوئے تو اچانک (ان اوقات میں) میراں صاحب قلندر کا خط پہنچا تو حضور قبلہ نے اسی بیقراری کی حالت میں اس خط کا جواب ان ابیات میں دیا جو بزبان پشتو اوپر درج ہیں۔

ملفوظ ۶۳

غلام محی الدین سکنہ ماچھی وال ضلع جھنگ کو آپ نے فرمایا کہ اے عزیز! خطرات اور وساوسِ شیطانی کا دل سے دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں یہ چیز اولیاء اللہ کی توجہات اور سالک کی اپنی ریاضت اور مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے۔ عاقل کو اسی قدر اشارہ کافی ہے۔ فقیر نے آپ کو بالمشافہ عرض کیا تھا کہ محض اللہ کریم کی رضامندی کے لیے مولوی صاحب (مولینا محمود شیرازی صاحب) کی خدمت دل سے کیا کرو اور علمِ ظاہری کو طفیلی جانو۔ کیونکہ علمِ ظاہری پڑھنے کی غرض مولا پاک کی رضا حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ فقیر کچھ نہیں جانتا فقیر کو مدام اپنا دعاگو جانو۔

ملفوظ ۶۴

مولانا عبیداللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان کو ارشاد فرمایا:۔

اے عزیز! اس آخری زمانے میں دنیاوی کاموں کی کوئی انتہا نہیں ہے جتنے دنیاوی کام زیادہ کرو گے اور مصروفیت بڑھے گی۔ مرد وہ ہے جو اس آخری زمانے میں اپنے اوقات عزیزہ کو (جس کا کوئی بدل نہیں)، افکار و اذکار الٰہیہ میں گزارے اور یاد مولیٰ میں صرف کرے اور ساتھ ہی استقامتِ شریعت غرا اور اتباعِ سنتِ بیضا کو اپنے ہر اطوار و اوضاع میں اپنائے۔ دو کلمے لکھ کر بس خط کو بند کرتا ہوں۔ تاکہ آپ دل تنگ نہ ہو جائیں۔ اول یہ کہ یہ وقت

وقتِ کار ہے۔ کل بجز حسرت و افسوس و ارمان کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھو: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا الخ (ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنے ایمان پر مضبوط رہو) اور دوسری جگہ فرماتے ہیں، آیت شریف: اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط (ترجمہ:۔ خبردار! اللہ کریم آپ سے دین خالص کا طلبگار ہے، جس میں ایک سرِ مُو بھی دنیا کا خطرہ یا وسوسہ پیش نہ آئے۔ اور ہر عمل خالصتاً لِلّٰہ ہو۔

ملفوظ ۶۵

ایک دن مولوی سعد اللہ صاحب (جو کہ مولیٰنا مولوی غلام حسن صاحب نیلگر مرحوم ڈیرہ اسمٰعیل خان خلیفۂ اجلّ حضرت جناب حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہٗ) کے پوتے نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگیٔ معاش کا اظہار کیا تو اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت نصیب کرے اور اللہ کریم اپنی غیبی مدد کے طفیل آپ کے سب کام سرانجام فرمائے۔ خداوند کریم میرے پیر و مرشد قبلہ حضرت حاجی صاحب کے طفیل تمہارے سب کاروبار میں کشائش عطا فرمائے۔ یہ فرما کر پھر حضرت قبلہ نے (مرتّبِ کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ) حضرت سید اکبر علی شاہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مولوی صاحب! اس سید کو دیکھو کہ دہلی سے کتنے سال ہوئے ہیں، یہاں خانقاہ شریف میں رہ رہا ہے اور عیالدار بھی ہے اور نادار بھی۔ اور اس نے کبھی اپنی غربت و ناداری کا ذکر نہیں کیا اور نہ کبھی تنگیٔ معاش کا

میرے سامنے اظہار کیا۔ مولوی صاحب! آپ کو معلوم رہے کہ جو شخص توکل و قناعت کے ساتھ حق تعالیٰ کی یاد میں کمربستہ رہے، اللہ تعالیٰ اس کے اسباب خیر و رزق غیب سے مہیا کر دیتا ہے اور یہ مصرعہ زبانِ گوہر فشاں سے پڑھا۔ ع

خدا خود میرِ سامان است اربابِ توکّل را

(ترجمہ:۔ خداوند تعالیٰ ارباب توکل کے غیب سے سامان مہیا کر دیا کرتا ہے)

ملفوظ ۶۶

ملّا محمد رسول صاحب قوم لٹون (جو حضرت کے اعظم خلفاء میں سے تھے) کا خراسان سے حضرت کی خدمت میں خط پہنچا۔ جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ میں نے سردیوں میں رہائش کے لیے مقامِ تنگ میں (دو پہاڑوں کے مابین ایک درہ ہے جس کا نام درّہ تنگ ہے) مکانات اور حجرہ ہائے کی تعمیر میں مشغول ہوں۔ کیونکہ یہ علاقہ کچھ گرم ہے اور سردیوں میں قابلِ گزران جگہ ہے۔ اس کا خط پڑھ کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ سب دینی دنیاوی کام نیت پر موقوف ہوتے ہیں اور اجر و ثواب بھی نیت پر ہی موقوف ہے۔

فقیر جویہ

مکانات اور حجرے تعمیر کر رہا ہے اور ساتھ ہی اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کی خدمت کر رہا ہے اور اس خدمت میں مصروف ہے۔ فقیر کی نیت محض اللہ واسطے کرنا ہے۔ کیونکہ جو مسافر مہمان دور دراز ملکوں سے محض

طلبِ رضائے مولا کے لیے آتے ہیں اور جو طلباء، و درویشان کرام محض یاد الٰہی کے لیے اس جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور بجز عبادت و ذکرِ مولا ان کا کوئی کام ہی نہیں۔ یہ خدمت محض انہی کے واسطے کر رہا ہوں۔ نہ کہ اپنے نفس کی راحت اور اہل وعیال واطفال کی دیکھ بھال کے لیے۔ خداوند کریم بطفیل میرے مرشد قبلہ کے منظور و مقبول فرمائے۔

ملفوظات ۶۷

ایک دن ارشاد فرمانے لگے کہ "لوگ سمجھتے ہیں کہ فقیر عثمان کے ہاں دولت و دنیا کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور فقیر کو کیمیا گر سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ فقیر کا تو یہ حال ہے کہ فتوحات اور کشائش غیب سے فقیر کو حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ فقیر درویشوں اور طالبانِ خدا پر خرچ کرتا رہتا ہے اور نہ ہرگز فقیر جمع نہیں کرتا اور نہ فقیر کو غم فردا اور آئندہ پریشان کرتا ہے۔ یہ عطائے الٰہی ہے اور میرے پیر و مُرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ کی نظر شفقت اور توجہ شریف کی بدولت یہ دین ہر وقت فقیر پر جاری ہے۔ یہ فرما کر پھر حضرت شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت حبیب اللہ میرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی کا قصہ بیان فرمایا"۔

کہ جب میرزا جان جاناں شہیدؒ ان کو اپنا سجادہ تفویض فرما کر راہی ملک بقا ہوئے تو آپ (حضرت غلام علی شاہ صاحبؒ) فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد قبلہ کی وفات کے بعد خدا کی مخلوق کا ایک بے پایاں سمندر فقیر کے پاس اکٹھا ہونے لگا

بعض تو حضور پیر و مرشد کی فاتحہ خوانیوں کے لیے اور بعض بیعت کرنے اور رہِ مولیٰ سیکھنے کی غرض سے آتے۔ ان لوگوں کا بہت بڑا ہجوم فقیر کے پاس آنے لگا اور درویشانِ خدا کی، جو خانقاہ شریف میں شب و روز مقیم تھے اور ذکر و مراقبہ سیکھنے کے لیے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بھی بے حساب تھی اور فقیر کا یہ حال تھا از روئے تموّل و دنیا کہ فقیر کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ جس سے ان دوستوں کی خدمت کی جا سکے اور طالبانِ مولیٰ کو کم از کم دو وقت دال پانی بھی کھلا سکوں۔ آخر فقیر اس شرم کے مارے مسجد کے پہلو میں جو حجرے تھے ان میں سے ایک حجرے میں داخل ہو گیا اور لوگوں سے چھپ کر بیٹھ گیا اور حجرے کو اندر سے بند کر دیا۔ یہ خیال کر کے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کر کے کہ اے میرے مولیٰ! آپ میرے حال میں جب تک کشائش اور اپنی جناب غیبی سے فراخی اور وسعت پیدا نہ کریں گے، تب تک میں اس حجرے سے نہیں نکلوں گا اور بس۔ اسی حجرہ میں میرا قیام ہو گا۔ میں حجرے میں رہوں گا اور ہرگز باہر...... نہ نکلوں گا۔ کیونکہ میرا منہ لوگوں کے دکھانے کے قابل نہیں۔ پاس ایک دمڑی نہیں جس سے ان واردین اور زائرین و طالبینِ حضرت قبلہ کو کھانا کھلایا جا سکے۔ بس میں اس حجرے سے ہرگز نہیں نکلونگا۔ خواہ مجھ پر جس قدر فاقے ہی کیوں نہ گزریں۔ یا مجھے اسی حجرے میں موت آ جائے تو یہ حجرہ میری قبر ہو گی اور بدن کے جو کپڑے میں نے پہنے ہوئے ہیں یہ میرا کفن ہو گا۔ بس یہ عہد مولیٰ پاک کے ساتھ کر کے خاموش زاویہٗ خاموشی اور عزلت میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد دن بہ دن گزرتے گئے اور فاقے شروع ہو گئے۔ فاقے پہ فاقہ آنے لگا لیکن الحمدللہ کہ

میرے عزم میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہ آئی۔

آخر تیرھویں دن اسی حالت فاقہ میں ہی تھا کہ اچانک ایک شخص نے حجرے کے دروازے پر آکر دستک دی اور آواز دی "یا حضرت! میں یہ تیرہ روپے آپ کے لیے لایا ہوں۔ برائے کرم دروازہ کھولیئے اور یہ رقم لیجئے" فقیر نے اس کی آواز کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموش بیٹھا رہا اور وہ آواز پہ آواز دیتا رہا۔ مگر میں اپنے عزم میں پورا خاموش بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ وہ شخص مجبور ہو کر حجرے کے ایک سوراخ سے تیرہ روپے اندر ڈال کر چلا گیا۔

اس کے بعد فقیر یہ اشارہ الٰہی اور امداد غیبی سمجھ کر وہ تیرہ روپے اٹھا کر تیرھویں روز حجرے سے بحالتِ فاقہ باہر نکلا۔ فقیر پر کمزوری کے آثار بفضلہ تعالیٰ ہرگز ظاہر نہیں تھے۔ اور فقیر نے تکیہ بر مولائے کریم کر کے اپنے پیر و مرشد کے وسیلے جلیلے سے درویشانِ کرام و طالبینِ عظام اور زائرین و واردین خانقاہ عالیشان کے لیے لنگر کا اہتمام کیا اور سب احباب دُور و نزدیک اور طلبہ مقیمین اور طالبانِ باتمکین کو دونوں وقت لنگر سے کھانا ملنے لگا۔ ان کی تعداد گاہے پانچ سو ہوتی تھی۔ گاہے سات سو۔ اور ان سب کو میرے پیر و مرشد قبلہ کے لنگر شریف سے دونوں وقت کی گذران ملتی رہتی تھی و خرچ دکاندار سے قرض لایا جایا جاتا تھا۔ اور ماہوار اس کی ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ اور یہ خرچ کسی ماہ نو ہزار اور کسی ماہ دس ہزار ماہوار تک بھی پہنچ جایا کرتا تھا اور بفضلہ تعالیٰ فتوحاتِ الٰہیہ اور عطایا و

انعاماتِ غیبیہ کا وہ دروازہ اس فقیر پر کھلا، جس کا کوئی حد و حساب ہی نہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

بیت:۔

خدا خود رازقِ کل ہے۔ کسی کا گر توکل ہو

غلامِ نقشبندان شو اگر دنیا و دین خواہی

سگِ درگاہِ عثمانؒ شو اگر حق الیقین خواہی

مزارِ شان بموسیٰ زئی بہارِ باغِ رضوان است

بیاؤ ہم زیارت کن چو فردوس برین خواہی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

فصل سوم

یہ فصل حضرت خواجہ دامانی قدس سرہ کے مکاتیب شریفہ اور خلفائے عظام کے بیان میں

حضرت امام ربّانی قیوم زمانی مجدد و منور الف ثانی حضرت خواجہ مولانا شیخ احمد فاروقی سرہندی (خداوند کریم ان کے فیوضات اور برکات سے تاقیامت ان کے مریدین و متوسلین کو مالامال فرمائے۔ آمین!) نے اپنے غلاموں پر ایک ایسا راستہ کھولا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ سنیہ کا ایک سربستہ راز تھا اور صوفیائے کرام کا اپنے خطوط گرامی اور مکتوبات شریفہ کے ذریعے اسلام اور اپنے طریقۂ عالیہ کو اطراف و اکنافِ عالم میں پھیلانے اور شائع کرنے کا جو عام رواج نہ تھا۔ آنجناب حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس مردہ سنت کو دوبارہ زندہ کیا اور اپنے مکاتیب شریفہ کے اندر سربستہ رازوں کو کھولا اور طریقہ شریفہ کی اشاعت کا مقبولِ عام ذریعہ بنایا۔ ان مکاتیب شریفہ میں تعلیمات اسلامی اور رموزاتِ تصوّف کو اتنی

فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان فرما کر جدید اسلوبِ نگارش سے آشنا مزین فرمایا کہ آج تک ایک عالم انگشت بدنداں ہے اور آپ کی ذات والا بیان اور سہل نگاری میں اپنی نظیر آپ ہیں - یہ مکاتیبِ شریفہ تین ضخیم جلدوں میں مرتب ہیں، جو علوم و رموز کا ایک خزینہ اور گنجینۂ بے پایاں ہیں اور احسان و عرفان کا سمندر بیکراں ہیں - اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے حضرت قبلہ خواجہ دامانی قدس سرہٗ کے مکتوبات شریفہ بھی ہیں - جن کے مکتوباتِ شریفہ کی ایک خاصی اور معتد بہ تعداد کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ میں اور دیگر احباب حضرت قدس سرہ کے پاس موجود ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ آج تک محفوظ ہیں (چنانچہ مجموعہ فوائد عثمانیہ کے مکتوبات کی تعداد کل پچیس ہے) اور اسی طرح حاجی قلندر خاں صاحب رئیس شہر مڈی اور خلیفہ خاص حضرت خواجہ دامانی نے تقریباً دو سو مکتوبات یا اس سے بھی کچھ زیادہ جو ان کے نام حضرت خواجہ دامانی قبلہ نے وقتاً فوقتاً ارسال فرمائے تھے، کو منضبط اور محفوظ فرما کر رکھا - اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ سب خزانہ آج تک خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے کتب خانہ میں محفوظ چلا آرہا ہے - فالحمد للہ علیٰ ذالک!

چند ایک مکتوبات شریفہ مجموعہ فوائد عثمانیہ سے برائے حصول فیوضات و برکات تبرکاً درج ذیل کیے جاتے ہیں - نفعنا اللہ و سائر المسلمین بہم فقط والسلام -

مکتوب ۱

بنام مولانا محمود شیرازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ! مخدومی و مکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وعنایتہ۔ بعد از تسلیمات و دعوات۔ معروض آنکہ احوالِ فقیر بعنایت الٰہی قرین حمد ہیں اور بارگاہ رب العزت سے بطفیل سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجناب کی صفا وقتی اور صحت و سلامتی ظاہری و باطنی کا ہمیشہ خواہاں و جویاں ہوں۔ وہ ذات پاک لایزال آپ کو اور اس فقیر کو جملہ افکار، پریشانی اور تخیلات شیطانی سے مدام امن میں رکھے اور ہمیشہ اپنے پیرانِ عظام کی محبت اور اتباع کامل نصیب فرمائے۔ آمین۔ جناب نے جو اپنے احوال کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہ سب حضرات کے سلوک اور طریقہ عالیہ کے عین موافق ہے۔ مکتوبات معصومیہ میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں اور کنز الہدایات میں لکھا ہے کہ جب سالک کا معاملہ اصل الاصل تک پہنچتا ہے تو حالاتِ سابقہ خس وخاشاک کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اور بجائے ذوق وشوق، محرومی اور نا امیدی سالک پر طاری ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف شاہد ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے:۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر و متواصل الحزن

"یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام متفکر اور محزون رہتے تھے"

اپنے ذکر اور مراقبہ و استغفار شریف میں مدام مشغول اور سرگرم رہیں اور عامہ خلق خدا کی صحبت سے پرہیز کریں کہ غیر جنس کی صحبت سم قاتل ہے، لوگوں کے ساتھ بقدر ضرورت اٹھنا بیٹھنا (اختلاط) رکھیے۔ فقیر کے دو ہی کلمات پر اکتفا کیجیے۔ آنجناب تو خود ماشاء اللہ دانا اور عالم ہیں۔

باقی جو جناب نے اجازت مطلقہ اور مقیدہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ اہل اللہ نے ایک نصاب اور حد تحریر فرمائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سالک کو اس حد تک پہنچاتا ہے تو مرشد کامل اپنی بصیرت کاملہ کی بنا پر اس کو اجازت مطلقہ سے مشرف فرماتا ہے۔ بعض کو ایک طریقہ کی اور بعض کو دو طریقوں کی باعتبار اس کی قابلیت کے اجازت دیتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک شخص یا کسی ایک گروہ کی تعلیم و تربیت کی اس کو اجازت دیتا ہے۔ مقامات مظہریہ صفحہ ۳۸ میں ہے کہ اجازت کے تین درجے ہیں۔ ۱ اعلیٰ، ۲ ادنیٰ، ۳ اوسط۔ اس کی تفصیل وہاں پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے متبعین اکثر اپنے مریدین کی طریقہ نقشبندیہ کے مطابق تربیت فرماتے ہیں۔ اور اس طریقہ عالیہ کے سلوک اور تصوف میں ان کے توجہات شریف کی بدولت ان کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی مرید دوسرے طریقوں کی اجازت چاہتا ہے تو اس کی دلجوئی کے لیے ان کا شجرہ بھی عنایت کر دیتے ہیں مگر اس کی تربیت سلوک مجددیہ کے مطابق کرتے ہیں۔ پیران کبار حاذق حکماء اور اطباء کی طرح ہیں۔ جو دواء جس وقت اور جس مزاج کے مطابق اور مناسب ہوتی ہے، اپنے مریض کو استعمال کراتے ہیں۔ اس فقیر نے آنجناب کو زبانی اجازت مطلقہ تو دی ہے مگر تاحال تحریری اجازت نامہ نہیں لکھا گیا۔ مگر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اب آنجناب کو پھر اجازت مطلقہ دیتا ہوں جو موجب برکات ہوگا۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں ادھر آنے میں جلدی نہ فرمائیں۔ اس جگہ کے کام و کاج کسی معتبر آدمی کے سپرد

فرما کر آئیں۔ کیونکہ دور فتنہ و فساد کا ہے۔ فرصت کو غنیمت جانیں۔ محب صادق اپنی محبت کی بناء پر بطورِ انعکاس فیض حاصل کرتا ہے (بطورِ انعکاس کا مطلب یہ ہے یعنی محب صادق کو چونکہ شیخ کا تصور اور رابطہ اپنی محبت کاملہ کی بناء پر ہر وقت حاصل رہتا ہے۔ اس لیے اپنے شیخ کے قلب شریف سے اس پر فیضان جاری رہتا ہے۔ یہ ہے انعکاس کا معنیٰ، اور مطلب ۱۲ فقط)

محب صادق اگر ملک یمن میں ہو تب بھی میرے ساتھ ہو، ظاہری دوری کوئی معنیٰ نہیں رکھتی = ق = فقیر کی ظاہر اور باطن کی توجہ مدام آپ کے ساتھ ہے کمر ہمت چُست باندھ کر رضائے الٰہی جلشانہ، کے حصول کے لیے اپنے ذکر و مراقبہ میں شب و روز لگے رہیں کہ جوانی میں آپ سب کچھ ریاضت و مجاہدہ کر سکتے ہیں اور بڑھاپے میں پھر کچھ بھی آپ سے نہ ہو سکے گا۔ حالات و کیفیات اور ادراکات پر ہرگز نظر نہ رکھیں کہ مولائے کریم بندہ سے عبادت کے خواہاں ہیں۔ اس کا ثمرہ دینا یا نہ دینا اس ذات پاک کا کام ہے۔ ہرگز دل تنگ نہ کریں، اور اپنے ذکر و مراقبہ و طاعت و عبادت میں مصروف رہیں، اللہ تعالیٰ مجھ اور آپ سے عبادت کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ خدمت اور عبادت کرنی چاہیئے۔ قرب اور محبت عطا فرمانی ان کی مرضی پر موقوف ہے۔ عنایت فرمائیں یا نہ فرمائیں اس پر دل تنگ اور کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ فقط والسلام۔ شعر:

داد یم ترا از گنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

مکتوب ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امّابعد! اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب!

خداوند کریم آپ کو سب مصائب سے محفوظ رکھے، آمین! بعد از تسلیماتِ مسنونہ اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی دعاؤں کے بعد عرض ہے کہ آپ کا مکتوب پہنچا۔ بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ بھائی جان یہ زمانہ سراسر آزمائشوں اور گوناگوں تکلیفات سے بھرا ہوا ہے۔ عقلمند کو لائق ہے کہ وہ کام کرے جس میں سراسر نفس اور ہوا کی مخالفت ہو اور اسی مخالفت کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہادِ اکبر سے تعبیر کیا ہے۔ سچے مومن کے لیے ضروری ہے کہ اہل اللہ نے جو طریقے نفس اور شیطان کی مخالفت کے مقرر فرمائے ہیں ان پر کاربند رہے۔ اور سختی سے ان کی پابندی کرے ان میں سے چند طریقے درج ذیل ہیں۔

۱۔ روزہ:۔ افطار کے وقت تھوڑا کھانا کھائے اور تھوڑے کھانے پر کفایت کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وَجَاءُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ الصَّوْمُ ؕ (ترجمہ:۔ یعنی میری امت اگر نامرد بننا چاہے تو روزہ رکھے)

۲۔ فصد اور حجامت:۔ (خون نکلوانا اور سینگی لگوانا) بہتر تو یہ ہے کہ ہر ماہ فصد کرائے یا ہر دوسرے ماہ فصد کرائے۔

۳۔ سیاحت اور سفر:۔ ہر روز اتنا سفر پاپیادہ کرے کہ تھک جائے۔

۴۔ خوراک کی کمی:۔ یعنی ایک تہائی حصہ خوراک پر کفایت اور قناعت کرے۔ اسی طرح پانی بھی کم پیوے۔ اہل اللہ نے نفس کے جہاد کے لیے ضروری قرار دیے ہیں کہ یہ طریقے ضرور اپنائیں۔ ان حضرات نے نفس کی مخالفت پہلے اختیار کرنے کو فرمایا ہے اور علم[۱] صنعت[۲] و حرفت[۳] اور حصول رزق کے ذرائع کو دوسرے درجے پر رکھا ہے اولین جُز نفس کی مخالفت ہے۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

بعد از حمد و صلوٰۃ! محبی ام محمد امتیاز علیخان صاحب! سلامت، شاد و آباد رہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از دعاگوئی واضح ہوں کہ الحمد للہ! یہاں پر ہر طرح سے خیریت ہے اور آں محب کی خیریت اور سلامتی کا مدام خواہاں ہوں۔ خلاصۃً عرض آنکہ آپ کا مکتوب بابت سوالات اجازت مردمان اور عدم اجازت مستورات ملا، بنا بر آں۔ آپ کے سوالات کے جوابات عرض ہیں بمعلوم رہے کہ دوامِ حضور، فنائے قلب، تہذیبِ اخلاق، استقامتِ شریعت اور اتباعِ سنت جیسی گراں مایہ احوال کے حصول کے بعد طالب خلافت کے قابل ہوتا ہے۔ پھر خلافت کا حصول حضرت شیخ (پیر و مرشد) کی بصیرت قلبی اور صوابدید پر منحصر ہے۔ یہ اجازت کا ابتدائی درجہ ہے۔ اوسط اور اعلیٰ تو آگے ہیں اور فرد خاص کی اجازت تو مرشد کی رائے پر موقوف ہے اور اس میں احتیاط عظیم ضروری ہے۔

اللہ کریم آں محب کو جملہ عوارضات اور تکلیفات سے نجات عطا فرمائے اور صحیح وسلامت رکھے۔ اور ببرکاتِ پیرانِ کبار آں عزیز کو ماسوی اللہ کے تفکرات سے رہائی بخشتے ہوئے اپنی ذات پاک کی سچی محبت مرحمت فرمائے۔

اور باقی جو آں عزیز نے واجب اور ممکن کے بارہ میں استفسار فرمایا ہے۔ سو اس کے بابت عرض ہے کہ آں عزیز کو معلوم رہے کہ ایک واجب الوجود ہوتا ہے اور دوسرا ممکن الوجود۔ واجب الوجود سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے اور ممکن الوجود سے مراد ماسوی اللہ کے سب اشیاء ہیں۔ اور ان دونوں کا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو واجب الوجود ہے، موجود تھی، اس وقت دوسری کوئی چیز بھی موجود نہ تھی اور اسی کو عدم کہتے ہیں۔ پس مقابلہ ان کا کیسے ہو سکتا ہے۔ مقابلہ تو ان چیزوں کے درمیان ہو سکتا ہے جو دو چیزیں آپس میں برابر ہوں، تب مقابلے کا احتمال ان کے درمیان ہو سکتا ہے اور یہاں تو مساوات سرے سے نہیں۔ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ (پ ۵، نساء) اللہ کریم کا فرمان ہے۔

تو معلوم رہے کہ حضرت امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی رضؓ جو کہ ہمارے طریقے نقشبندیہ کے امام ہیں۔ ان کے نزدیک ممکن کی حقیقت عدم ہے اور عدمیات (یعنی کسی چیز کا سرے سے نہ ہونا) ممکنات کی حقیقتیں ہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک ممکنات کے حقائق اعدام اضافیہ ہیں جو صفات حقیقیہ کے

ظلال ہیں۔ اس بنا پر عدم اور وجود کی ترکیب سے وہ خیر اور شر کا مصدر اور مظہر ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے شر ظاہر ہوتا ہے تو بسبب عدم ذاتی ہونے کے اور اگر اس سے خیر ظاہر ہوتا ہے تو وجود ظلی کے اعتبار سے۔ فقط والسلام۔

مکتوب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ! محبی ام ملا ابراہیم صاحب! بعد از سلام اور دعاگوئی عرض ہے کہ آنجناب کا مکتوب شریف پہنچا۔ بڑی خوشی حاصل ہوئی۔

جنابِ من! فقر اور فقیری کا اصل مقصد یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے سب تعلقات ختم ہو جائیں اور اللہ کریم کی محبت اس قدر غلبہ کرے کہ ماسوی اللہ کے سب تعلقات یکسر ختم ہو جائیں اور اللہ کریم کی محبت اس قدر غلبہ کر جائے کہ لذات اور تمتعات دنیوی کو دیکھتے اور جانتے بھی ان کی جانب دل ذرہ بھر بھی مائل نہ ہو۔ جس کو اصطلاحِ تصوّف میں عِلماً وحبّاً انقطاع تعلق ماسوی اللہ کہتے ہیں۔

اللہ کریم نے اپنے بندوں پر عبادت فرض کی ہے اور اس کو رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسی طرح دنیاوی اسباب اور مقاصد کے حصول کے لیے بھی اللہ کریم نے ذرائع اور وسائل بنائے ہیں۔

اور مولا کریم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ یعنی رب کی عبادت میں لگے رہو، یہاں تک کہ تم کو موت آجائے۔

جاننا چاہیئے کہ دینی اور دنیوی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیلے مقرر کیے ہیں۔ پس آپ کے لیے ضروری ہے کہ پیرانِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کے مطابق اپنے قیمتی وقت کو اللہ جلشانہ کے ذکر و فکر میں گزار دیں، یہاں تک کہ ایک لحظہ اور ایک لمحہ بھی اس کی یاد سے غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ اس ساری تحریر اور مکتوب شریف کا مقصد یہ ہے کہ بندوں کا کام اس کی بندگی کرنا ہے۔ فقط اللہ بس اور باقی ہوس۔

مکتوب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

سیادت و نجابت دستگاہ جناب سید سردار علی شاہ بعد از تسلیمات و دعوات ترقی درجات مطالعہ فرمائیں کہ آنجناب کا مکتوب شریف پہنچ کر موجبِ مزید دعا گوئی ہوا۔ اللہ کریم آنجناب کو جملہ دشمنانِ ظاہری اور باطنی سے خلاصی عطا فرمائے اور آں محترم کو اپنی ذات پاک کی سچی محبت مرحمت فرمائے۔

جنابِ من! ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنی باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے۔ یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے، طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت شریف کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے

احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ بھی اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔

سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے۔ اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے، باقی سب ہیچ۔

فقط اللہ بس! فقط والسلام!

مکتوب ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد!

مخدومی مکرمی مولانا محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث و النوائب۔ از فقیر حقیر لاشی محمد عثمان عفی عنہ۔

بعد از تسلیمات و تکریمات مطالعہ فرمائیں کہ بعنایت الٰہی جلشانہ، فقیر نادم تحریر ہذا خیر و عافیت سے مقرون ہے اور اللہ کریم کی جناب سے آنجناب کی مدام عافیت اور سلامتی اور استقامت شریعتِ غراء اور اتباعِ سنتِ بیضاء کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں۔

خلاصہ عرض آنکہ، آپ نے جو باطنی کیفیات کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ تو جنابِ من! آپ نے سنا ہو گا کہ قِصَّةُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ اور اَلْعِشْقُ نَارٌ يُحْرِقُ مَا سِوَى اللهِ ط کہ عشق اور عاشقی کبھی بھی ختم

نہیں ہو پاتے اور عشق تو ایسی آگ ہے جو اللہ پاک کے ماسوئ ہر چیز کو جلا ڈالتی ہے، نہ نام رہتا ہے سالک کا نہ کوئی نشان۔ بلکہ وہ جدھر بھی نظر ڈالتا ہے اپنے تن بدن تک اس کو ہر کہیں بجز اللہ ہی اللہ کی ذات کے اسے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

تفصیلی جواب بوجہ بخار تحریر نہیں کر سکتا۔ دو تین کلمے لکھنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اس زمانہ میں حکیم مطلق جلشانہٗ ببرکاتِ پیران کبارؒ صادق الاعتقاد مرید کی حالت کے مطابق طالب صادق کے دل پر فیضان فرمایا کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان لعین اور نفس سرکش پُرکین دونوں طاقتور دشمن اس کے کمین میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

باوجود اس کے ایسے سالک کو جس کا رابطہ اور اپنے مشائخ کا تصور کامل نصیب ہو، کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باقی رہا آنجناب کا استفسار نکارت اور جہالت۔ سو اس کے متعلق اتنا عرض ہے کہ سید الطائفہ النقشبندیہ حضرت خواجہ امام ربانی قدس سرہ السامی نے اپنے مکتوب شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ نکارت اور جہالت سالک کو آخری مقامات میں ہوتی ہے اور ساتھ ہی حضرت خواجہ نے دوسرے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ صحوِ کامل عوام کا حصہ ہے اور بے خودی کامل کہ جس میں سُکر کی ملاوٹ ہو۔ یہ ابتروں اور مجنونوں کا حصہ ہے اور کچھ صحو اور کچھ بیخودی یہ خواص عارفین کاملین کا حصہ ہے۔ ع

هنيئا لارباب النعيم نعيمهم

یعنی جن کی قسمت میں مولا کریم کی جناب سے نعمتیں اور دولتیں لکھی ہوئی ہوں وہ اس کو مبارک در مبارک ہوں

الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ کریم نے آں محب کو ایسے احوال عالیہ پر سرفراز فرمایا ہے۔ شکر کیجئے اور اللہ کریم کی جناب سے مزید کے طالب ہوئیے۔ اور حتی المقدور اپنے اوقات شبانہ روز کو ذکر اور مراقبہ سے آباد رکھیے اور ابناء زمانہ یعنی فضول لوگوں کی صحبت سے پرہیز کریں، ان کی صحبت سالک کے لیے سمّ قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اپنے پیران کبار کے حالات کے مطابق نشست و برخاست رکھیے اور ادھر اُدھر کو توجہ نہ کیجیے۔

شیخ امام عبداللہ ثم المکی اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اَلْاَوْلِیَاءُ کَالْمَطَرِ یَمْطُرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَبِلَ اَوْلَا یَقْبَلُ۔

یعنی اولیاء کرام کی مثال اس بارش جیسی ہے جو ہر چیز پر برستی ہے۔ کوئی قبول کرتا ہے جس کی قسمت میں ہوتا ہے اور کوئی قبول نہیں کرتا بدقسمتی اس کی اپنی ہے

مکتوب ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ کے مکرمی و معظمی مولانا حسین علی صاحب

اللہ کریم ان کو اعلیٰ مراتب واخلاص پر فائز کرے۔ آمین!

بعد از تسلیمات و دعوات بے پایاں مطالعہ فرمائیں کہ نوازش نامہ موصول

ہو کر باعثِ فرحت ہوا۔ خصوصاً یہ معلوم کر کے کہ آپ خیریت سے ہیں۔
نسبتِ رابطہ کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ مبارک ہے اور سالکین طریقت کے لیے امید کی ایک کرن ہے۔ اس مقام پر فائز خوش (اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ) کے کمالات سے سرفراز ہوتا ہے اور اس مقام کے ثمراتِ نافعہ سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ (ھنیئا لارباب النعیم نعیمھم۔)
صاحبِ دولتوں کو ان کی دولتیں مبارک ہوں۔ دیگر متبرک واقعات بھی اسی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ فقیر اس لائق نہیں، لیکن حضرت پیرِ دستگیر قبلہ کی نظراتِ شریفہ اور ان کی توجہاتِ منیفہ کے بدولت کمال امیدوار ہوں

فقط والسلام

مکتوب ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ، مخدومی مکرمی جناب مولانا محمود شیرازی دام فیضہ و برکاتہ،

بعد از تسلیمات اور تکریمات مطالعہ فرمائیں کہ اپنی اندھیری رات مولا کریم کی یاد سے اور استغفار ذکر و مراقبہ سے اس طرح آباد رکھیں کہ ایک لمحہ بھی غفلت نہ آنے پائے، ابھی جوانی ہے پھر جب بڑھاپا آئے گا تو بجز حسرت اور ندامت کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔
جناب حضرات گرامی رحؒ کی نسبت شریف میں جس قدر علو اور رفعت حاصل

ہوتی ہے۔ وہاں پر مشاہدہ اور ادراک کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ معاملہ ذات بحث تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس مقام شریف میں ظلال اسماء و صفاتِ الٰہیہ سے گزر جاتا ہے اور سالک کو سیر قدمی اور سیر نظری شروع ہو جاتی ہے اور وہ بھی بالآخر کوتاہ ہو جاتی ہے (مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ) کسی چیز کی حقیقت بغیر چکھنے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :-

بخدا لذت این مئے نشناسی تا نچشی

(ترجمہ :- خدا کی قسم! یہ وہ شراب ہے جب تک پیو گے نہیں تب تک اس کے مزہ کو نہ پا سکو گے)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ کریم نے آں محب کو بہت اچھے اور عمدہ احوال پر سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ کریم کا شکریہ ادا کریں کیونکہ وہ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ (ترجمہ :- اگر تم نے میرا شکریہ ادا کیا تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ فقیر کو اپنے حالات سے غافل تصور نہ فرمائیں۔ فقط والسلام

مکتوب ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

بعد از الحمد والصلوات محامد نصاب مکرمی معظمی مولوی حسین علی صاحب

اللہ کریم آپ کو خصوصی عنایات سے اعلیٰ مراتبِ قرب واخلاص پر فائز فرمائے آمین! بعد از تسلیمات اور دعوات ملاحظہ فرمائیں کہ نوازش نامہ موصول ہوا۔ مزاج شریف کی صحت کا حال معلوم کرکے بیحد خوشی حاصل ہوئی۔

نسبت رابطہ کے غلبہ سے آثار جمیلہ کا اندراج جو نوازش نامہ میں تھا خداوند کریم آپ کو مبارک کرے۔ اس راستہ پر چلنے والے بحکم حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ترجمہ: یعنی جس کا جس سے پیار ہوگا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا) اس راستہ پر چلنے والے کمالات اصل سے بہرہ مند ہیں اور اس کے ترو تازہ میووں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ھنیئا لارباب النعیم نعیمھم (ترجمہ: صاحبِ نعمتوں کو ان کی نعمتیں مبارک ہوں۔)

باقی وہ وقائع جو از قسم بشارات ہیں۔ وہ بھی اسی مقام کی جانب اشارات ہیں، جو اللہ کریم نے آنجناب کو عنایت فرمائے ہیں۔ گو فقیر اس لائق نہیں لیکن حضرت پیر دستگیر قبلہ رح کے تصرفات سے امیدوار ہوں کہ اللہ کریم اس عاجز و درماندہ فقیر کو بلکہ جمیع متوسلین کو ان کے فیوضات بلانہایات سے کامل حصہ مرحمت فرمائے گا انشاء اللہ۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

جنابِ من! جب دل کو ذات اقدس سبحانہ سے تعلق اور تعشق پیدا ہو جاتا ہے تو بندہ کو لاچار ماسوی اللہ سے نفرت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قلب ایک حقیقتِ جامعہ ہے جسے بسیط کہتے ہیں اس میں سوائے ایک

چیز کے دوسری چیز نہیں سما سکتی۔ باقی جو آنجناب نے قوتِ رابطہ کے متعلق لکھا ہے اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ بجالائیں۔ علاوہ ازیں لوگوں سے نفرت ہو جانے اور شہر سے کوچ کر جانے اور اپنی زمینوں میں قیام گاہ بنانے کا خیال، یہ سب نفرتِ ماسوی اللہ اور عشق خداوندی کی نشانیاں ہیں

باقی جو جناب نے مرید نہ بنانے اور ان کو نسبت نہ دینے کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ فبہا۔ اگر مرید صادق آئے اور وہ آرزو اور الحاح کر کے بیعت طلب کرے تو اس کو بلا فرصت بیعت دیدیا کریں اور سلوک کی بابت امور ضروریہ کی نصیحت بھی فرمائیں اور علم ظاہری کی تدریس سے جی نہ چرائیں اور علم ظاہری میں حد اعتدال تک کوشاں رہیں۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد! برخوردار سعادت اطوار عزیزجان محمد سراج الدین عمرت دراز باد بعد از دیدہ بوسی اور تسلیمات مطالعہ ہو کہ جس قدر خطوط آنعزیز نے ارسال کیے ہیں وہ پہنچ گئے ہیں اور حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔

عزیزم! کان کھول کر سنیں کہ اولاد فطرتاً اپنے باپ کو پیاری ہوتی ہے اور ہر والد اپنے فرزند کے لیے کسبی اور وہبی ہر قسم کی نیکیاں چاہتا ہے اور اپنی اولاد کو ہر قسم کی نیکیوں سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے اور کثرتِ حرص سے

فقیر اگر کوئی نصیحت بطور ترغیب یا ترہیب آپ کو لکھتا ہے تو اس کو فقیر کی ناراضگی پر محمول نہ فرمائیں۔ والد اپنے بیٹے سے ہرگز ناراض نہیں ہوسکتا۔ فقیر کی جانب سے مطمئن ہوکر اپنے کاروبار علم اور تعلیم میں مدام سرگرم رہیں۔ اور زمانے کی ہر بات سے چشم پوشی اختیار کرتے ہوئے اپنے اسباق اور کتابوں کے مطالعے میں مصروف رہا کریں۔ اللہ کریم آنعزیز کو کمال تک پہنچائے گا اور آنعزیز کو زیورِ علم سے آراستہ فرمائیگا۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔ فقیر کی دعائیں مدام آپکے ساتھ ہیں۔ تسلی کریں۔

فرصت کے وقت اپنے لطیفۂ قلب بلکہ اپنے جملہ لطائف پر توجہ کیا کریں اور وقت کو مہمل اور فضول نہ جانے دیا کریں۔ اور کسی وقت بھی یہ خیال دل میں نہ لائیں کہ فقیر آنعزیز سے ناراض ہوگا۔ اور اپنے کاروبارِ علم اور اسباق اور کتابوں کے مطالعے میں حتی الوسع لگے رہیں۔ شعر:-

کوئی مشکل نہیں کہ آساں نہ ہو

مرد کو چاہیئے کہ ہراساں نہ ہو

انسان پر سردی گرمی دونوں آیا کرتی ہیں۔ قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللہِ وَمَا اَصَابَکَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِاِذْنِ اللہِ (یعنی ہر چیز اللہ پاک کی جانب سے ہے اور مصیبتیں بھی اللہ پاک کی جانب سے ہی ہیں)

یہ آیت اسباب میں نص صریح ہے۔ فقیر کو مدام اپنا دعا گو سمجھیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد و الصلوٰۃ، مکرمی و معظمی مولوی نور محمد صاحب (چیلا)

بعد از تسلیمات و دعوات مطالعہ فرماویں کہ آواز حرف ضاد (یعنی ض) کی نہ تو اس طرح پر صحیح ہے جیسے کہ یہ داناقی لوگ (دال یعنی حرف د) کے مشابہ پڑھتے ہیں نہ ہی اس طرح صحیح ہے جیسا کہ اہل بخارا مشابہ بالظاء (ظ) پڑھتے ہیں بلکہ درمیانی درجہ کی آواز ٹھیک ہے۔

میرے حضرت پیر و مرشد قبلہ (ان پر میرے دل و جان قربان ہوں) نے عراق کے قاریوں سے علمِ تجوید حاصل کیا تھا۔ آپ حضور فرمایا کرتے تھے، کہ یہ اختلاف فتویٰ وغیرہ لکھنے سے نہیں مٹ سکتا۔ بلکہ اختلاف کا مٹنا آواز پر موقوف ہے۔"

باقی فقیر کو اس امر میں معذور تصور فرمائیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد!

بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اللہ کریم آنجناب کو اعلیٰ

مراتب قرب واخلاص پر فائز فرمائے۔ آمین!

بعد از تسلیمات ودعوات ترقی درجات مطالعہ فرمائیں کہ جناب والا کا مکتوب گرامی اپنے کیفیاتِ باطن کے متعلق بوقت مبارک پہنچ کر باعثِ صد فرحت وراحت ہوا۔ اللہ کریم آں محب کو فیوضاتِ خاصہ پر سرفراز فرمائے آمین!

محبا! ذکر واذکار اور عبادات ماثورہ کا مقصد اصلی یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ذلیل وخوار شمار کرے۔ اور دل وجان سے منعمِ حقیقی جلشانہ کو صاحبِ نعمت ہر دم وہر قدم میں بلکہ اپنے ہر سانس اور ہر آن میں سمجھنے لگے۔

جناب والا! سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرس شریف گزارنے کے بعد فقیر پھر اس جیسے بخار میں مبتلا ہوا جیسا کہ گرمیوں میں۔ بناء بر آں ان دو ہی کلمات پر اکتفا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ" اور دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ "یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ط فقراء نے اللہ کے فرمان کی شرح میں بہت کتابیں لکھی ہیں۔ مگر مقصد اصلی اجمالاً یہی ہے کہ عبادت رغبت سے کرے۔ اور کمال محبت سے اپنے طاعات اور عبادات میں مصروف رہے۔ جیسا کہ حدیث اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ اور قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ سے واضح ہے۔

باقی میاں یاران صاحب کو اپنے حلقے میں جگہ دیں اور سید صاحب کو کہا گیا ہے کہ ان کا سلوک اور اسباق باطنی تصوف تک پہنچ گئے ہیں جو ولایت علیا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر فقیر زندہ رہا تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ اس لیے

مہربانی کر کے ان کو اپنے حلقہ میں بٹھائیں تاکہ ان کے فیضان میں ترقی ہو۔

نیز آنجناب کو معلوم رہے کہ اگر کوئی کمالات اور حقائق کا طالب حضرت لعل شاہ صاحب کے مریدوں سے آپ کے پاس آئے تو ان کو توجہات دینے میں دریغ نہ کریں۔

اور جناب کو معلوم رہے کہ چند روز گزر چکے ہیں کہ محمد سراج الدین (صاحب) کو خلعتِ خلافت بھی دے دی گئی ہے اور ساتھ ان کو باقاعدہ دو وقت اپنے احباب اور خلفاء کرام کے ساتھ حلقہ کرنے کا امر بھی کیا گیا ہے بسبب ہجوم مرض عزیزم نور چشم موصوف اطال اللہ بقاءہ و زید فیضانہ، اپنے احباب کے ساتھ باقاعدہ حلقہ کیا کرتے ہیں۔ شدتِ مرض سے زیادہ نہیں لکھا جا سکتا۔ معذور سمجھیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

جناب فیض مآب حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ، و برکاتہ،

از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ

بعد از سلام و دعا گوئی واضح رہے کہ آنجناب کے دو مکتوب شریف آڑی لعل خان سے بھیجے ہوئے، ایک ہی دن میں دونوں پہنچے۔ پڑھ کر سب حالات معلوم ہوئے۔

انسان کا دل مثل آسمان کے ہے۔ کبھی صاف اور کبھی میلا۔ شیطان لعین جو قوی دشمن ہے۔ ہمارے لیے گھات لگائے بیٹھا ہے اور وہ ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ کسی وقت بھی میرا داؤ اس پر چلا تو میں اسے اللہ پاک کے راستہ سے بھٹکاؤں اور دور پھینک دوں۔

عزیزم! خدا پرستی کے لیے جان کی بازی لگا دینی شرط اولین ہے اور وہ اس طرح کہ ہر وقت کار ضروری جو سلامتی قلب ہے، مشغول رہیں اور فضول ادھر ادھر کے خیالات دل میں نہ لائیں۔ فقیر ہمیشہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آنجناب کو ایسی جگہ پر سکونت نصیب فرمائے۔ جہاں آپ مطمئن ہو کر مدام اپنے اذکار و افکار الٰہیہ میں مشغول رہ سکیں۔ اور احباب متعلقین و مریدین کے واسطے باعثِ اشاعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ بنیں۔ دو کلمے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ فقیر مدام علیل اور بیمار رہتا ہے۔ فقیر کو اپنے واسطے دعاگو اور متوجہ ذاتِ سامی سمجھیں۔

انت شافی انت کافی فی مہمات الامور

انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

فہرست اسمائے گرامی خُلفائے عظام

حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہٗ العزیز:۔

۱۔ جناب حضرت خلیفہ سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی

۲۔ جناب حضرت خلیفہ میاں فاضل صاحب اعوان

۳۔ خلیفہ مولوی مہر محمد صاحب انگوی۔ قوم اعوان

۴۔ جناب خلیفہ مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی اعوان

۵۔ جناب خلیفہ مولوی ہاشم علی صاحب بگھاروی تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی

۶۔ جناب خلیفہ ملا بیگ محمد صاحب سر بریدہ خراسانی

۷۔ جناب خلیفہ ملا محمد رسول صاحب لٹون افغان خراسانی

۸۔ جناب خلیفہ مولانا محمود شیرازی صاحب

۹۔ جناب خلیفہ قاضی عبدالرسول صاحب انگوی قوم کھچی۔

۱۰۔ جناب خلیفہ میرا صاحب قلندر ساکن پشین نزد کوئٹہ

۱۱۔ جناب خلیفہ سید امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی۔

۱۲۔ جناب خلیفہ مولانا حسین علی صاحب میانہ ساکن واں بھچراں

۱۳۔ جناب خلیفہ حاجی حافظ سید میر احمد علی صاحب دہلوی

۱۴۔ جناب خلیفہ مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی مصنف فوائد عثمانیہ فارسی

۱۵۔ جناب خلیفہ حاجی گل محمد صاحب افغانی باجوڑی

۱۶۔ جناب خلیفہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم

۱۷۔ جناب خلیفہ مولوی غلام حسن صاحب مرحوم

۱۸۔ جناب خلیفہ حافظ محمد یار صاحب پپلاں والے۔

۱۹۔ جناب خلیفہ ملا پیر محمد اخوندزادہ

۲۰۔ جناب خلیفہ ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی۔

۲۱۔ جناب خلیفہ ملا عبدالحق صاحب ہری پال لاشین غر

۲۲۔ جناب خلیفہ ملا عبدالجبار صاحب اخوندزادہ

۲۳۔ جناب خلیفہ خدا یار اخوندزادہ چودھواں

۲۴۔ جناب خلیفہ مولوی فتح محمد صاحب اُسترانہ

۲۵۔ جناب خلیفہ امیر خان صاحب بابڑ سکنہ خانگڑھ

۲۶۔ جناب خلیفہ میاں فضل علی صاحب مرحوم

۲۷۔ جناب خلیفہ ملا قطار صاحب اخوندزادہ شیرانی

۲۸۔ جناب خلیفہ ملا عطا محمد صاحب اخوندزادہ کٹوانڑی

۲۹۔ جناب خلیفہ ملا عطا محمد اخوندزادہ مرحوم

۳۰۔ جناب خلیفہ ملا نسیم گل صاحب اخوندزادہ

۳۱۔ جناب خلیفہ میاں ملا محمد رسول صاحب پوندہ

۳۲۔ جناب خلیفہ مولوی عبدالغفار صاحب بابڑ
(سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۳۳۔ جناب خلیفہ غالب علی خان صاحب ہندوستانی

۳۴۔ جناب خلیفہ علی محمد صاحب بابڑ مرحوم

۳۵۔ جناب خلیفہ فقیر عبداللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان والے حال بنّوں۔

-:-

آپ ناظرین خیال فرمائیں

کہ

حضرت خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز کے خلفائے عظام جن کی تعداد اس قدر رہو۔ آگے اس فیض کی کس قدر اشاعت ہوتی ہو گی۔

حضرت مولانا خواجہ الحاج محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجدّدی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف

۱۔ سلسلۃ الذہب موسوم بہ سلسلہ سراجیہ مجدّدیہ قیمت ۵۰۔۴ روپے

۲۔ مواہب رحمانیہ کی جلد اوّل

تجلّیات دوستیہ قیمت ۰۰۔۳۰ روپے

۳۔ مواہب رحمانیہ کی جلد دوم

کمالات عثمانیہ قیمت ۰۰۔۲۰ روپے

۴۔ مواہب رحمانیہ کی جلد سوم

مقامات سراجیہ زیر طبع

ضمیمہ فصل سوم عبارات عجیبہ و غریبہ نصیحت آمیز

(۱) جناب مولانا حسین علی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ جو آپ نے خواب دیکھا کہ فقیر مرض اسہال میں گرفتار ہے اور آپ مزاج پرسی کر رہے ہیں، تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو فقیر کی سمجھ میں آتا ہے کہ پیر مرید کے واسطے مثل شیشہ ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آنجناب کے گناہ دور ہو رہے ہیں اور آپ پاک و صاف ہو رہے ہیں۔ بہت مبارک خواب ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ اور دوسرا خواب جو آنجناب کو زیارتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی ہے وہ تو اور بھی مبارک اور بہت اچھا خواب ہے۔

(۲) مُلّا عبدالمجید اخوندزادہ صاحب نے لکھا کہ تسخیر یا دستِ غیب کا تعویذ یا وظیفہ عنایت فرمائیں تو ان کے جواب میں لکھا کہ اے عزیز! فقیر کے پاس اس قسم کے تعویذات اور وظائف نہیں ہیں یہ چیزیں عاملوں کے پاس ملتی ہیں۔ فقیر تو نہ کوئی عامل ہے نہ تعویذ گر۔ میرے پیر دستگیر (ان پر میرے دل و جان قربان ہوں) نے فقیر کو یہاں پر فقط "اَللّٰہ اَللّٰہ" سکھانے کے لیے بٹھایا ہوا ہے۔ ایسے کاموں میں فقیر کو معذور جانیں۔

(۳) مولوی نور خان صاحب کو جو کہ آنجناب کے اجل خلفاء میں سے تھے، تحریر فرمایا کہ اے عزیز کہ ممکن کے تعینات کے مبادی عدمات ہیں۔ جیسے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے۔ جب ممکن کے مبادی عدمات ہوں تو پھر خیریت کی کیا توقع ممکن سے ہو سکتی ہے اور بزرگانِ دین نے اس بابت فرمایا ہے کہ جب تک صوفی اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بدتر نہ جانے بدتر ہے۔ یہ مسئلہ کئی مرات سے پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ دُوری کا بُرا ہو کہ یہ باتیں بغیر مشافہت کے سمجھ میں نہیں آ سکتیں، فلہذا فقیر کو معذور جانیں۔

(۴) مولوی نور الدین صاحب پیش امام مسجد اگالی (علاقہ وادی سُون سکیسر) ضلع خوشاب کے سوالات کے جوابات یوں تحریر فرمائے

سوال ۱:۔ بندہ کے پاس اکثر لوگ دم کرانے آتے ہیں جو ارشاد ہو بندہ ویسا عمل کرے۔

جواب:۔ نمک پر سورہ فاتحہ اور دو آخری سورتیں (یعنی سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور

سورۃ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھ کر دم کریں۔ شافیٔ مطلق شفاء عطا فرمائے گا۔

سوال ۲:۔ ذکر کے وقت لطیفہ کو حرکت محسوس ہوتی ہے یعنی جس لطیفہ پر ذکر کرتا ہوں اس کی حرکت تیز تر ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اس لطیفے کی جنبش سے سارا وجود بے قابو ہو جاتا ہے اور سارا جسم ہلنے لگتا ہے۔

جواب:۔ عزیزم! اگر لطیفہ کو جنبش ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اگر سارے وجود کو جنبش ہوتی ہو تو بھی مبارک ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جنبش اپنے اختیار سے نہ کریں۔ بے اختیار لطیفہ کو بلکہ سارے وجود میں جنبش کا ہونا مبارک در مبارک ہے۔

سوال ۳:۔ بندہ ریاء کے ڈر سے چادر اپنے منہ پر نہیں ڈالتا اور نہ منہ کو ڈھانکتا ہے جیسا حکم ہو عمل کیا جائے۔

جواب:۔ منہ ڈھانکنے میں کوئی ریاء (دکھاوا) نہیں۔ بزرگانِ دین حضور و جمعیت حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بھی بند کیا کرتے تھے اور چادر سے منہ بھی ڈھانکتے تھے۔

(۵) جناب مولوی نور خان صاحب ہکڑالوی کو تحریر فرمایا کہ اول درود شریف تین بار اور سورہ فاتحہ شریف ۷ بار اور آیۃ الکرسی شریف سات بار اور چار قُل شریف (یعنی سورۃ قل یاایہا الکافرون، سورۃ قل ھو اللہ شریف، سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب النّاس) ہر ایک سات سات بار پڑھ کر اپنی جان پر اور سب مریضوں پر دم کریں۔ نیز سارے گھر اور حویلی میں بھی دم کریں، انشاء اللہ ہر آفت رفع دفع ہو جائے گی۔ نیز سب بیماروں پر بھی دم کریں۔ یہ دم جملہ بیماریوں اور دردوں کے لیے بیحد مفید ہے۔ نیز اسماءِ اصحابِ کہف لکھ کر اور ڈولیوں میں بند کر کے کھیت کے چاروں گوشوں میں دفن کریں۔ انشاء اللہ کھیت ہر بیماری اور آفت اور ژالہ باری سے محفوظ رہے گا۔ نیز سورۃ الحمد شریف اور سورۃ قل ھُو اللہ شریف تین بار صبح صادق کو پڑھ کر حضرات خواجگان سلسلہ نقشبندیہ کی ارواح مبارکہ کو بخش کر سلسلہ شریف کا ورد کریں۔ اور عشاء کو بھی اسی طریقے سے ورد سلسلہ شریف کا کریں۔ اور ان کے وسیلے سے اپنے جملہ مقاصد کی سرانجامی کے لیے اور خاتمہ بالخیر کی دعا مانگیں۔ انشاء اللہ پوری ہوگی۔ مجربات سے ہے اور فقیر کی نصیحت ہے کہ

اپنے اوقات کو اذکار و افکارِ الٰہیہ میں صرف کریں کہ یہ وقت وقت کار ہے۔ کل کو بجز ندامت کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۶) سید یوسف شاہ صاحب سکنہ شہر کانگڑہ (حال ہندوستان) کو تحریر فرمایا اے عزیز! ذوق وشوق واستغراق اور محویت جیسے مبارک حالات، ولایتِ صغریٰ میں پیش آتے ہیں اور جب سلوک نقشبندیہ مجددیہ میں معاملہ ولایت صغریٰ سے بالا ترقی کرتا ہے تو حالات سابقہ ختم ہو جاتے ہیں اور ذوق وشوق کی بجائے بے حلاوتی اور بے مزگی سالک کو پیش آتی ہے اور مدام غمگین اور پریشان باطن رہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حدیث شریف ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن تو آنعزیز کو چاہیئے کہ پریشان باطنی اور بدمزگی باطن پر متفکر نہ ہوں۔ کیا کروں آنعزیز کا وطن دور ہے اور فقیر اکثر بیمار رہتا ہے۔ بہت ہو گا کہ آپ کسبِ سلوک کے لیے حضرات مجددیہ کی کتابوں اور رسائل کا مطالعہ کریں۔ ان سے بھی آں عزیز کو بیحد فیض پہنچے گا۔ تسلی فرمائیں۔ مزید دو لفظوں پر کفایت فرمائیں کہ قصۃ العشق لا انفصام لھا۔ فقط

(۷) سید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ بخاری ملتانی کو تحریر فرمایا کہ اے عزیز! اپنے اوقاتِ مستعارہ کو طاعات و عبادات و اذکار و افکار الٰہیہ سے آباد رکھیں۔ کیونکہ سعادتِ دارین اور دولتِ کونین اسی میں ہے سباقی سب بیکار ہے البتہ حاجاتِ ضروریہ دینویہ کے لیے اپنے حضرات کے طفیل سب کام سرانجام ہونے کی دعا مانگنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔ اللہ کریم خواجگانِ غرباء نواز رح کے طفیل انشاء اللہ سب کام سرانجام فرمائیں گے۔

(۸) حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب اپنے فرزند ارشد و اسعد قدس سرہٗ کو تحریر فرمایا۔ کہ بعد از دیدہ بوسی کہ آں فرزند ارجمند نے فقیر کے خط کا جواب نہیں دیا۔ فقیر کو انتظار ہے اور فقیر کا دل اور آنکھیں آنعزیز کے حالات معلوم کرنے کی جانب لگی ہوئی ہیں۔ اب آنعزیز کو فقیر پھر کہتا ہے کہ ؎

خاک شو خاک تا بروید گل ٭ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

(ترجمہ:۔ یعنی اپنے آپ کو مٹی سمجھیں تاکہ پھول کھلیں۔ کیونکہ پھول مٹی ہی سے کھلتے ہیں)

اے فرزند! صاحبزادگی کو بالائے طاق رکھو اور عاجزی و شکستگی کی ٹوپی سر پر پہنو۔ کسی نے کیا ہی عجیب فارسی شعر کہا ہے ؎

کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیزِ من

اپنے احوالِ خیریت جلدی جلدی بھیجا کرو تاکہ انتظار دفع ہوتی رہے۔



خواجہ عثمانؒ میرے ہیں دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات وصل با خدا کے واسطے

فصل چہارم

کراماتِ منیفہ و مکشوفاتِ شریفہ کا بیان

کرامت نمبر ۱

ایک دفعہ موسم گرما میں شدید گرمی پڑی اور آسمان سے کوئی بارش نہ برسی۔ شہر موسیٰ زئی شریف کے لوگ اور خانقاہ شریف کے درویش گرمی کی شدت اور بارش کی بندش کی وجہ سے بہت ہی تنگ آگئے تھے اور حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بارش کی دعا کے لیے التجا کی۔ حضرت قبلہ نے درویشوں اور شہر کے لوگوں کی درخواست کے پیش نظر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری بعد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف کے مزار مبارک پر عصر کے وقت دیر تک دعا مانگی۔ عشاء کی نماز کے بعد دو دو بار رحمت الٰہی یعنی بڑے زور شور کی بارش برسی کہ گرمی کی تپش اور حدت بالکل جاتی رہی۔ اور مالکانِ اراضی کو فصل اور کھیتی باڑی وغیرہ کا کافی فائدہ پہنچا۔

کرامت نمبر ۲

ایک دن پہاڑی پانی جو موسیٰ زئی شریف کی ندی میں بہتا ہے، بارش کی زیادتی اور سیلاب اور طغیانی کے باعث رونما ہوتے اور پہاڑی مٹی کا ندی کے دہانے میں جمع ہونے کی وجہ سے ندی کا دہانہ بند ہوگیا۔ کافی عرصہ نہر کا پانی بند رہا موسیٰ زئی شریف کے تمام باشندے بہت ہی تنگ اور لاچار ہوگئے۔ اور فقیروں کی زیارت گاہوں یعنی شیخ حسن صاحب مرحوم کے مزار اور بی بی رحم صاحبہ کے مزار، اور قصبہ شاہ عالم کے مزارات (جوکہ یہ سادات اور یہ مزارات اس علاقے میں مشہور و معروف ہیں) پر گئے اور دعا مانگی اور نذر و نیاز بھی پیش کیے لیکن مقصد حاصل نہیں ہوا اس کے بعد خانقاہ شریف میں ہمارے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کے طلبگار ہوئے۔ حضرت قبلہؒ نے دعا مانگی۔ اسی روز غروبِ آفتاب سے پہلے ہی موسیٰ زئی شریف کی ندی میں پانی جاری ہوگیا۔

کرامت نمبر ۳

ایک دفعہ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ قبیلہ ناصر شادی زئی کے لوگوں کے قافلہ کے ساتھ جو تقریباً تیس ۳۰ افراد سوار اور سو ۱۰۰ افراد پا پیادہ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ قدیم ایام سے حضرت قبلہ کے خادم چلے آرہے تھے۔ غنڈان (خراسان) کی خانقاہ شریف سے حضرت قبلہ حاجی صاحب دوست محمد قندھاری

رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کی طرف روانہ ہوئے خانقاہ شریف غنڈان سے چھ منزل دور کوسک نامی پہاڑ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن چاشت کے وقت قبیلہ سلیمان خیل کے سات سو مسلح سوار وہاں ظاہر ہوئے۔ چونکہ بہت پہلے سے قبیلہ ناصران شادی زئی اور قوم سلیمان خیل کے درمیان بہت سخت عداوت اور دشمنی چلی آ رہی تھی۔ اور ہمیشہ آپس میں قتل و قتال اور جنگ و جدال کرتے رہتے تھے۔ قبیلہ سلیمان خیل نے چاہا کہ قبیلہ شادی زئی پر حملہ کر دیں اور حضرت قبلہ رح کے تمام قافلہ کو ایک ساتھ ہی قتل کر دیں اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کر لے جائیں۔ پس ہر طرف سے وہ امڈے اور حضرت قبلہ رح کے قافلے کا چاروں طرف سے گھیراؤ کر لیا۔ خدّام نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ قبلہ! دشمنوں کی ایک کثیر تعداد ہمارے کُشت و خون کے لیے ہمارے سروں پر آگئی ہے۔ اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کر لے جانا چاہتی ہے۔ امداد کا بہت ضروری وقت ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ آپ قبلہ رح نے خادم کو فرمایا کہ میرا گھوڑا اور تلوار لے آؤ۔ خادم گھوڑا اور تلوار لانے کے لیے چلا گیا اور ساتھ ہی اس خیال میں کہ حضرت قبلہ دشمنوں کی طرف تشریف نہیں لے جائیں گے توقف کیا۔ اور گھوڑے کو دوسری طرف لے گیا۔ اسی دوران ملا محمد رسول قوم لٹون جلدی میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ قبلہ! آپ جو دشمنوں کے لشکر میں سوار ہو کر تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تو زیادہ سے زیادہ پانچ یا دس یا بیس آدمیوں کو ماریں گے۔ جبکہ وہ سات سو مسلح سوار ہیں۔ آخر کار کیا کیا جا سکتا ہے۔ پس

آج خدائے پاک کی طرف توجہ پھیرنا اور التجا کرنا ہے۔ یہ سنکر حضرت قبلہ خاموش ہو گئے۔ اور سر بگریبان ہو کر توجہ فرمانے لگے۔ ایک لحظہ کے بعد اپنا سر گریبان سے باہر نکالا اور مٹی کی ایک مٹھی زمین سے اٹھا کر دشمنوں کے منہ پر ماری۔ دشمن کے منہ پر مٹی مارتے ہی دشمن کا لشکر شکست کھا گیا۔ اور بے تحاشا سراسیم و پریشان ہو کر کئی میل اپنی پشت کی طرف بھاگ گیا۔

ما رمیت از رمیت گفت حق
کار حق بر کارہا دارد سبق
تو ز قرآں باز خواں تفسیر بیت!
گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

دوسرے دن خادموں نے عرض کی کہ قبلہ! گذشتہ دن کے حالت کی کیفیت اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں تاکہ ہم خادموں کی تسکین خاطر کا سبب ہو۔ آپ قبلہؒ نے اپنی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمایا، جس وقت دشمنوں کی طرف میں متوجہ ہوا تو فقیر نے دیکھا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ابو سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت احمد سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ، اور

ہمارے قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سبز رنگ گھوڑوں پر سوار یکبارگی دشمنوں کی طرف دوڑ پڑے۔ جس وقت حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاری صاحب گزرے تو حضرت قندھاری کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے فقیر نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور دشمنوں کے منہ پر پھینک دی۔

کرامت نمبر ۴

ایک بار ہمارے قبلہ قلبی و روحی فداہ قوم ناصر شادی زئی کے اپنے خدام کے ہمراہ جن کی تعداد ۱۰۰ سَو کے قریب تھی۔ خراسان کی خانقاہ سے مُوسٰے زئی شریف دامان کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جونہی خراسان کے حدود سے باہر آئے اور علاقہ دامان کے پہاڑوں میں کوٹلی کے مقام پر پہنچے تو اس مقام پر قوم سلیمان خیل کے بارہ ۱۲۰۰ سو مسلح افراد اس ارادہ سے ظاہر ہوئے کہ ناصروں کے اس قبیلہ کو اکٹھا ہی جان سے ماردیں اور ان کے تمام مال اسباب اور اونٹ لوٹ کر لے جائیں۔ قافلے کے تمام خادموں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ مسلح دشمن کا ایک کثیر لشکر ہمارے سروں پر چڑھ آیا ہے اور ہم تمام تعداد میں ایک ۱۰۰ سَو ہیں۔ اور ہمارے ہاں کوئی سواری اور ہتھیار نہیں ہے۔ پس یہ دشمن ہمیں ضرور قتل کردے گا۔ اور ہمارا مال اسباب لوٹ کر لے جائے گا۔ حضرت قبلہ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ میرے گھوڑے پر زین ڈال کر لے آؤ۔ خادم گھوڑا تیار کر کے لے آیا۔ حضرت قبلہ اس پر سوار ہو کر دشمن کے مجمع کی جانب تشریف

لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو گھوڑے سے اتر کر نیچے تشریف لائے اور
دشمن کی طرف منہ کر کے کمال غصہ اور غضب کے ساتھ ایک بڑے پہاڑی تودے
پر بیٹھ گئے۔ آپ اس قدر جوش میں تھے کہ غصے سے داڑھی مبارک کے تمام
بال ہل رہے تھے۔ اس اثناء میں دشمن کی اس قوم کے پانچ سردار حضرت
قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فریب دہی کے انداز میں کہنے لگے
کہ ہمیں قافلہ میں سے راستہ دیدیں کہ پہلے ہم اس راہ سے گذر جائیں، حضرت
قبلہ نے فرمایا کہ ہم تمہیں راستہ نہیں دیتے بھاگ جاؤ اور ہٹ جاؤ۔
پھر دشمن اپنی جگہ پر واپس لوٹ گیا اور اس نے یہ تجویز ٹھہرائی کہ حضرت قبلہ کے
تمام قافلے پر یکبارگی اور اچانک حملہ کر دے۔ اور تمام آدمیوں کو قتل کر دے۔
اور تمام مال اسباب لوٹ کر لے جائے۔ آخر کار دشمنوں کے گروہ کے تمام
افراد جن کی تعداد بارہ سو ۱۲۰۰ تھی اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار
ہو کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو گئے۔ حضرت قبلہؒ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ نماز
عشاء کے بعد شب خون کے ارادہ سے دشمن حضرت قبلہؒ کے قافلہ کے
نزدیک آگیا۔ جونہی دشمن نزدیک آگیا۔ تو ان کے دلوں پر خوف و دہشت
طاری ہو گیا اور اسی وقت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ پھر دوبارہ آدھی
رات کو شب خون کے خیال سے دشمن اکٹھا ہو گیا تو حضرت قبلہؒ کے قافلے کی
جانب سے ایک عظیم ہیبت ناک لشکر ظاہر ہوا کہ اس کی دہشت
سے دشمنوں کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آخر کار دشمن پہاڑ سے نیچے اتر آیا
اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا سکا۔ حضرت قبلہؒ کے قافلہ کو سلامت چھوڑ کر اپنی راہ

چلا گیا۔ حضرت قبلہ نے قبیلہ ناصر شادی زئی کے تمام لوگوں کے ہمراہ بڑے اطمینانِ خاطر کے ساتھ رات کے آخری حصہ میں اپنے معمول کے مطابق کوچ فرمایا۔

کرامت نمبر ۵

ایک بار حاجی عبدالکریم صاحب قوم اترہ سکنہ گرہ نورنگ، اسہال سے بہت زیادہ بیمار ہو گئے اور روزانہ بے حساب اسہال سے وہ کمزور ہو رہے تھے چار حکیم ان کے علاج کے لیے آئے اور علاج کیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، انھوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔ اور عوام الناس بھی یہ کہنے لگے کہ اس طرح کے مریض کا زندہ بچ جانا محال ہے۔ ان کو بولنے کی طاقت بھی نہ رہی تھی آخر کار وصیت نامہ تحریر کیا گیا اور میاں عبدالکریم صاحب موصوف کی جانب سے حالت بے ہوشی میں حضرتِ قبلہؒ کی خدمت میں قاصد روانہ کیا گیا کہ حاجی صاحب کا وقت آخر آن پہنچا ہے اور حکیموں نے ان کی بیماری کو لاعلاج ٹھہرایا ہے، آپ قبلہ حُسنِ خاتمہ کی خاطر دعا فرمائیں۔ حضرت قبلہؒ نے ان کے لیے دعائیں قبول کرنے والے اللہ کی بارگاہ میں صحت یابی کی دعا مانگی۔ اور قاصد سے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے حاجی صاحب کو کہہ دیں کہ روزانہ صبح شام گل قند کھائیں۔ قاصد واپس اترہ پہنچا اور بیان کیا کہ حضرت قبلہ نے گلقند کا حکم دیا ہے۔ یہ بات سننے سے حکماء صاحبان ہنسنے لگے کہ یہ دوا، مرض اسہال کی مخالف دوا ہے۔ چونکہ حاجی میاں عبدالکریم صاحب صادق الاعتقاد مرید تھے۔ حضرت قبلہ کے حکم کے مطابق گُل قند کا استعمال شروع کر دیا اور تین یوم

کے بعد اس مہلک مرض سے شفا پائی۔

کرامت نمبر ۶

ایک دن ایک خراسانی خانہ بدوش حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مرضِ طحال نے مجھے بالکل برباد کر دیا۔ اس مرض نے میرا تمام خون اور گوشت کھالیا ہے۔ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے، نہ چلنے پھرنے کی طاقت ہے اور نہ کسبِ معاش کی قوت۔ برائے مہربانی تعویذ یا دم عنایت فرمائیں حضرت ایشاںؒ نے فرمایا کہ طحال کے دفعیہ کے لیے فقیر کا معمول ہے کہ تعویذ لکھ کر تلّی کے اوپر رکھ کر جلایا جاتا ہے اور تعویذ کے جلنے کے ساتھ طحال کو بھی داغ لگتا ہے اور زخم کے مندمل ہوتے تک اس جلی ہوئی جگہ پر تکلیف باقی رہتی ہے اگر تم یہ تکلیف گوارا کر سکتے ہو تو پھر تعویذ لکھ دیتا ہوں۔ اس مریض نے مرضِ طحال کی شدت کی وجہ سے جو بہت لاغر اور نڈھال ہو گیا تھا۔ عرض کی کہ مہربانی فرمائیں اور داغ دیں۔ حضرت قبلہؒ نے قلم کاغذ طلب کیا اور تعویذ تحریر فرمایا اور سوتی کپڑا چار تہہ کر کے پانی سے تر کیا اور مٹی کا کورا برتن اور دہکتے ہوئے انگارے طلب فرمائے اور پھر مریض سے فرمایا کہ زمین پر لیٹے ہو جاؤ۔ جب مریض زمین پر لیٹ کر لمبا ہو گیا تو حضرت قبلہؒ نے حاضرین سے فرمایا کہ دیکھو واقعۃً تلی اپنی جگہ سے بڑھ گئی ہے یا نہ، مبادا تلی کا مرض نہ ہو۔ اور میں اسے داغ دیدوں اور یہ بیچارہ بے فائدہ زخم کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ حاضرین نے آپ قبلہ کے حسب الامر اچھی طرح اس کی تلی ٹٹولی اور اس کے بعد کہنے لگے کہ آدمی کے جسم میں تلی کا مرض

محسوس نہیں ہوتا۔ وہ بیمار فوراً زمین سے اُٹھ بیٹھا اور جان گیا کہ حقیقتاً طحال کی زیادتی ختم ہو گئی ہے۔ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ پاوندے لوگ نیک و بد کی تمیز نہیں کرتے اور ناسمجھی کی وجہ سے خود کو بھی زخم اور داغ کی تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا اور ہمیں بھی متہم کر رہا تھا۔ اس آدمی نے عرض کی کہ جب میں زمین پر دراز ہوا تھا اس وقت مجھے تلی کی بیماری کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔ اور جب حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ دیکھو اس آدمی کو تلی کی بیماری ہے یا نہ، لوگ میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولنے لگے، اسی وقت مرض کی شدت ختم ہو گئی۔

تمام حاضرین نے جنھوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھی ہوئی حضرت قبلہ کی اس کرامت کا اقرار کرنے لگے۔

کرامت نمبرے

ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کا معمول مبارک تھا کہ ہر سال لنگر خانقاہ شریف میں خوردنی گندم کی خرید کے لیے کئی سو روپے کی رقم میاں حاجی عبدالکریم صاحب کو دیتے تھے۔ حاجی صاحب حسبِ ارشاد گندم خرید کر اپنے گھر میں امانت رکھتے اور بوقتِ ضرورت حضرت قبلہ رح کے طلب فرمانے پر خانقاہ شریف پہنچا دیتے۔ کئی سال بعد ان کے گھر میں غلہ کے اندر دیمک پیدا ہو گئی۔ جو ہر سال تھوڑا تھوڑا نقصان پہنچاتی رہی۔ ایک سال حضرت قبلہ کی گندم میں بکثرت دیمک پیدا ہو گئی اور غلہ کو کھانا شروع کر دیا، میاں حاجی عبدالکریم

صاحب حضرت قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ غلہ میں بہت زیادہ دیمک پڑ گئی ہے۔ اگر اس طرح چند دن یہی حالت رہی تو تمام گندم کو کھا لے گی۔ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے دیمک کو یہ پیغام پہنچا دو کہ عثمان کہتا ہے کہ اے دیمک! تجھے شرم نہیں آتی کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر" خانقاہ " کا غلہ گندم کھاتی ہے۔

حضرت قبلہ رح کے حسبِ ارشاد جب یہ کلام حضرت قبلہ کی زبان گوہر فشاں سے حاجی صاحب موصوف نے سنا تو وہ اپنے گھر میں گندم کے حجرے میں آئے اور حضرت قبلہ رح کا پیغام بلند آواز سے دیمک کو سنایا۔ اس دن سے آج تک (پندرہ سال گذر گئے ہیں) پھر کبھی میاں حاجی عبدالکریم صاحب کے گھر کے اندر غلہ میں دیمک پیدا نہیں ہوئی۔

کرامت نمبر ۸

حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین جو آڈی لعل خان ضلع مظفر گڑھ میں قیام پذیر ہیں، کو آغازِ شباب میں تپ محرقہ لاحق ہوا۔ جس قدر علاج معالجہ کیا، مرض میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ جب بہت ہی کمزور و نحیف ہو گئے اور حکماء کے علاج سے مایوس ہو گئے تو حضرت ایشان کے حالات، اوصاف اور کرامات کی شہرت سن کر ہندی مہینے جیٹھ کے آخری ایام میں (کہ شدید گرمی کے دن ہوتے ہیں) اپنی قیام گاہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف چل پڑے

اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اپنے چچا زاد بھائی حقداد خان ترین کو (جو حضرت قبلہؒ کے خادموں میں سے تھے) اپنے ہمراہ کر کے موسٰی زئی شریف روانہ ہو گئے جب موضع کہاوڑ پہنچے تو وہاں ان کو خبر ملی کہ حضرت قبلہؒ ڈیرہ اسمٰعیل خان آنے والے ہیں۔ حقداد خان صاحب موصوف واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان چلے گئے۔ اور حافظ محمد خان صاحب موسٰی زئی شریف روانہ ہو گئے اور وہاں حضرت قبلہؒ کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ دوسرے دن وہاں موسٰی زئی شریف سے حضرت قبلہؒ کی ہمرکابی میں ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف روانہ ہوئے جب حضرت قبلہؒ ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے اور چاہ ترین پر قیام فرمایا حافظ حاجی محمد خان صاحب کو اپنے گھر واپس ہونے کی جلدی تھی تو حقداد خان صاحب ترین کے توسط سے اپنا مطلب و مقصد پیش کیا۔ حضرت قبلہؒ نے اپنے مبارک ہاتھ سے تعویذ تحریر کر کے ان کو عنایت فرمایا اور اس کے لیے دعائے رخصت کے بعد فرمایا کہ جب بھی یہاں سے روانہ ہو کر بھکہ میں رات کو قیام کرو گے اور صبح سویرے پھر وہاں سے روانہ ہو گے انشاء اللہ تعالیٰ مرض کی کوئی بھی علامت باقی نہ رہے گی۔ جب حافظ صاحبؒ کو رخصت کی اجازت مل گئی تو وہ بھکر روانہ ہو گئے۔ رات بھکہ گزار کر صبح سویرے گھر کی طرف چل پڑے تو اسی وقت حضرت ایشاں کی دعا کی برکت سے مرض بالکل زائل ہو گیا اور سالہا سال گزرنے کے بعد آج تک وہ مرض پھر ظاہر نہیں ہوا۔ حضرت قبلہؒ کی یہ کرامت دیکھ کر حافظ صاحب موصوف سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔

کرامت نمبر ۹

موضع بگوانی کے رہنے والے لوگوں نے ہمارے حضرت قبلہ وقلبیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت صاحب! ہمارا گاؤں کئی سال سے خشک پڑا ہے فصل وغیرہ کی کوئی آبادی نہیں ہے۔ ہم غریب و خوار بہت زیادہ قرضوں کے نیچے آ گئے ہیں اور اب تو قرض لینے کی طاقت بھی نہیں رہی۔ ہمارے گاؤں کی اراضی کی سیرابی میاں حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گرہ نورنگ کے سدؔ[ل] سے ہو سکتی ہے لیکن سد سے ہماری زمینوں کی سیراب ہونا اسے منظور نہیں۔ اور ہمیں اپنے سد سے سیرابی میں شریک نہیں کرنا چاہتا۔ چونکہ اسی وقت اسی محفل میں حاجی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ **حضرت قبلہؒ نے** حاجی صاحب موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو اپنے سدِ سیرابی میں شریک کریں تو اس میں کیا مضائقہ ہے یا نہیں؟ یعنی پانی دینے میں آپ کو کوئی نقصان ہوتا ہے یا نہیں۔ حاجی صاحب موصوف نے عرض کی کہ اگر حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں تو مجھے منظور ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا۔ فقیر آپ کو حکم نہیں دیتا۔ اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے موضع بگوانی کے لوگوں سے مخاطب ہو کر اپنی زبانِ گوہر فشان سے یہ فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ تم کو کسی سد کی احتیاج کے بغیر غیب سے پانی عطا کرے اس کے بعد آپ نے دل سے دعا مانگی اس دن سے آج تک کہ **تقریباً بارہ سال** کا عرصہ ہوتا ہے کہ ہر سال دریائے لُونی سے پانی آتا ہے اور فصلوں کی آبادی کرتا ہے ؎

زانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ٭ سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند

[ل] سد سے مراد پانی کا بند

کرامت نمبر ۱۰

ایک دن میاں غوث علی صاحب آم کا پھل اور مولوی محمد عیسٰی خاں ولد حاجی قلندر خاں صاحب گنڈہ پور پتی خیل رئیس مڈی حضرت قبلہ رح کے صاحبزادگان کے لیے پھل لائے۔ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ نے اپنے صاحبزادگان محمد بہاؤالدین و محمد سیف الدین سے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحبان تمہارے لیے میوہ لائے ہیں۔ پس آپ لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ ان کے لیے حضرت پیر و مرشد قبلہ حاجی مولانا دوست محمد قندھاری نور اللہ مرقدہ الشریف و برد اللہ مضجعہ الشریف کے مزار مبارک پر بارش کی دعا مانگو کہ ان کی زمینیں سیراب ہو جائیں۔ پس ہر دو نوں صاحبزادے حضرت قبلہ رح کے ارشاد مبارک کے مطابق حضرت قبلہ حاجی صاحب رح کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور دعا مانگی اور واپس حضرت قبلہ رح کے پاس آگئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت قبلہ رح نے صاحبزادگان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مزار شریف سے کیا اطلاع آئی۔ یعنی حضرت قبلہ حاجی صاحب رح کیا فرماتے ہیں؟ چونکہ دونوں صاحبزادے کمسن تھے، انھوں نے کہا کہ بابا حضرت تو مردہ ہیں کوئی جواب نہیں دیتے، پس صاحبزادگان کی زبانوں سے یہ باتیں سنتے ہی حضرت قبلہ رح کو بہت جوش آیا اور ہر دو صاحبزادگان سے فرمایا کہ اب تم دوبارہ حضرت حاجی صاحب رح کے مزار مبارک پر جاؤ۔ اور دعا مانگو، حضرت جواب عنایت فرمائیں گے۔ صاحبزادگان حضرت قبلہ رح کے حکم کے مطابق پھر حضرت حاجی صاحب کے مزار مبارک پر گئے، دعا طلب کی، اور

لوٹ آئے، تو حضرت قبلہؒ نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ حضرت حاجی صاحب نے کیا فرمایا ہے۔ صاحبزادگان نے عرض کی کہ بابا حضرت کلاںؒ فرماتے ہیں کہ بارش بہت زیادہ ہو گی۔

ایک دن گزارنے کے بعد میاں غوث علی صاحب اور مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب ہر دو موصوف حضرت قبلہؒ سے رخصت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ پس جونہی وہ گھر پہنچے تو انھیں معلوم ہوا کہ ایک ہی تاریخ میں ایک ہی وقت میں ہر دو جگہوں پر صاحبزادگان کے ارشاد کے مطابق ہی بارش ہوئی تھی اور ہر دو صاحبان کی حسب دلخواہ زمینوں کی سیرابی ہوئی تھی اور اتنی زیادہ فصل پیدا ہوئی کہ اس طرح کی عمدہ فصل پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ میاں غوث علی صاحب کی اراضی موضع انب شریف ڈاک خانہ وڑچھہ ضلع شاہپور (خوشاب) میں اور مولوی محمد عیسیٰ خان صاحب کی اراضی موضع ندر بدر تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان میں واقع ہیں اور ہر دو گاؤں کے درمیان فاصلہ تین سو میل تقریباً ہے اور ان دو صاحبان کی زمینوں کے علاوہ دوسری کسی جگہ پر اس وقت بارش نہیں ہوئی۔

کرامت نمبر ۱۱

گرہ نورنگ اترہ کے ایک شخص نامدار خاں نامی خادم حضرت قبلہؒ میاں حاجی عبدالکریم صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبلہ دس بارہ سال سے بندہ کے گھر میں چیونٹیاں بہت

زیادہ ہیں اور تکلیف و ایذا پہنچاتے ہیں، ان کے ہٹانے اور بند کرنے کے بہت سے علاج کر چکا ہوں۔ لیکن بے سُود۔ اب اس قدر تنگ آگیا ہوں کہ اپنا گھر چھوڑ دوں اور کسی دوسری جگہ سکونت اختیار کر لوں۔ حضرت قبلہ رح نے حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ آپ اس شخص کے گھر میں جائیں اور فقیر کی طرف سے مکوڑوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ عثمان کہتا ہے کہ تمھیں وہ دن یاد ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت و سلطنت میں تم نے اپنی بابت گفتگو کی تھی۔ پس تمھیں چاہیئے کہ اس گھر کو چھوڑ دو اور تکلیف نہ پہنچاؤ، حضرت قبلہ رح کے فرمان کے مطابق میاں حاجی عبدالکریم صاحب اس سوالی کے گھر گئے اور مکوڑوں کے غار کے اوپر کھڑے ہو کر آواز دی اور جو تقریر حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے سنی تھی، بیان کی۔ پس مکوڑے یہ اثر سے بھرپور کلام سن کر اس آدمی کے گھر کے دور چلے گئے۔ اس دن کے بعد کئی سال گزر گئے ہیں کہ مکوڑے اس آدمی کے گھر ظاہر نہیں ہوئے۔

کرامت نمبر ۱۲

ارسلا خان صاحب میاں خیل تاجو خیل سکنہ موسیٰ زئی شریف (جو حضرت قبلہ کے خادموں میں سے ہیں) نے ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بیان کیا کہ قبلہ! بندہ کی اراضی کئی سال سے خشک پڑی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اراضی سیراب ہو۔ تاکہ ہندوؤں کے قرضہ سے خلاصی پاؤں۔ حضرت قبلہ رح کو اس کے حال پر رحم آیا اور دعا فرمائی، اس کے بعد

فرمایا کہ تم اپنی اراضی پر جاؤ اور اپنے بند کی حفاظت کرو۔ حق تعالیٰ پانی پہنچائے گا۔ ارسلا خان صاحب حضرت قبلہ رح کے حکم کے موافق اپنے سد آب پر پہنچے اور پانی کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ دل میں حیران تھے کہ خداوندا بارش کی کوئی علامت آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اگر بارش بھی ہو جائے اور پہاڑی سیلاب کا پانی بھی آجائے لیکن نالہ میں میرے بند سے پہلے دو بند اور بندھے ہوئے ہیں تو پھر کس طرح پانی میرے بند تک آئے گا اور ہماری اراضی کو سیراب کرے گا۔ یہ امر محال ہے بلکہ ناممکن ہے۔ خانصاحب موصوف اسی خیال میں متفکر تھے، اسی وقت بادل آسمان پر ظاہر ہوا اور پہاڑ پر بارش ہوئی اور فوراً اور یکبارگی سیلاب کا پانی نالہ میں جاری ہو گیا اور خان صاحب موصوف کے بند سے آگے جو دو بند بندھے ہوئے تھے ان کو توڑ کر پانی خان صاحب موصوف تک آگیا اور زمینوں میں پانی جاری ہو گیا اور سیرابی کرنے لگا۔ چونکہ وہ پہاڑی پانی بہت تیز تھا۔ اور پانی کی کثرت کی وجہ سے ایک طرف سے بند کو نقصان معلوم ہونے لگا۔ یعنی پانی نے بند میں چھوٹا سا سوراخ کیا۔ ارسلا خان صاحب وہ سوراخ معلوم کر کے بہت پریشان ہوئے کہ میرا بند بھی دوسرے بند کی طرح ٹوٹ جائے گا اور میری زمین سیراب ہونے سے رہ جائے گی۔ اس سوراخ کے بند کرنے اور سد آب کو زیادہ مضبوط کرنے میں لگ گئے۔ اسی وقت خانقاہ شریف کا ایک درویش ملا محمد قبول نامی دوڑتے ہوئے آئے اور حضرت قبلہ رح کا پیغام ارسلا خان صاحب کو بیان کیا کہ سلام مسنون کے بعد حضرت قبلہ رح فرماتے ہیں کہ یہ پانی اللہ تعالیٰ نے محض تمہارے فائدے کے لیے بھیجا ہے۔ کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں۔

اطمینان خاطر اور تسلی رکھیں۔ پس تاثیر سے بھرپور یہ خبر سن کر ارسلا خاں صاحب کو معلوم ہو گیا کہ دل کا یہ فرمان حق ہے۔ اسی طرح ہی ہو گا اور سد کی مرمت و انتظام ترک کر دیا اور اطمینان کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گئے۔ یک لحظہ بعد سد کا سوراخ خود بخود بند ہو گیا اور اس پہاڑی نالہ سے ملحق و متعلق ارسلا خانصاحب کی تمام اراضی اسی دن غروب آفتاب تک جیسا کہ ان کا دل چاہتا تھا سیراب ہو گئی اور اس کے بعد نالے کا وہ پانی اچانک کم ہو گیا۔ ان زمینوں پر خوب فصل پیدا ہوئی کہ پہلے کبھی ایسا فصل نہیں ہوا تھا اور کٹائی صفائی کے بعد اس قدر غلہ ان کے ہاتھ آیا کہ ارسلا خانصاحب نے ہندوؤں کے تمام قرضے آسانی کے ساتھ ادا کر دیے اور ساتھ ہی باقی ماندہ غلہ ان کے خاندان کی خوراک کے لیے ایک سال تک کافی رہا۔

کرامت نمبر ۱۳

ملک خاں خلف حاجی قلندر خاں صاحب گنڈ پور پنج خیل رئیس قصبہ مڈی ہمارے حضرت قبلہ روحی و قلبی فداہ کے ارشاد کی تعمیل میں خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف کی دیوار کی تعمیر کے لیے اپنے ہمراہ بیلدار لائے۔ اس وقت ایک اور شخص خربوزوں کی ایک بوری حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا۔ حضرت قبلہ رح نے تمام حاضرین مجلس کو ایک ایک دانہ خربوزہ دینا شروع کیا۔ ملک خان کو بھی ایک خربوزہ عنایت فرمایا۔ تمام حاضرین کو خربوزے تقسیم فرمانے کے بعد ایک دانہ خربوزہ مزید ملک خان کو عنایت فرمایا، ملک خان

کے دل میں یہ بات آئی کہ شاید حضرت قبلہ نے بھول کر دوسرے دانہ کی مہربانی فرمائی ہے۔ ملک صاحب موصوف نے عرض کی کہ حضرت ایک دفعہ پہلے مجھے خربوزہ عطا کر چکے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ دوسرا خربوزہ تمھارے بیٹے کے لیے میں نے دیا ہے۔ ملک خان نے عرض کی کہ حضرت میرا بیٹا نہیں ہے حضرت قبلہ رح نے فرمایا، انشاء اللہ حق تعالیٰ آپ کو فرزند عطا فرمائیں گے پھر اسی سال پروردگار جل شانہ، نے ان کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اس سے قبل آپ کو شادی کیے کافی سال گزر گئے تھے لیکن کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔

کرامت نمبر ۱۴

ایک سال وبا کا عارضہ موسیٰ زئی شریف میں پھوٹ پڑا۔ چند درویش اسی مذکورہ عارضے سے راہیٔ ملکِ عدم ہوئے اور نو دس دن کے اندر ہی موسیٰ زئی شریف کے تین سو سے زیادہ افرادِ دارِ جاویدانی کی طرف کوچ کر گئے۔ اس کمترین و کہترین اور خادم دیرین (مصنف رسالہ فوائد عثمانیہ مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب) کو یہ مرض وبا ظاہر ہوا۔ اسہال جاری ہو گئے اور چہرہ کا رنگ بالکل متغیر ہو گیا۔ جناب مولانا مولوی محمود شیرازی صاحب کی خدمت میں اپنی بیماری کی کیفیت میں نے بیان کی اور کچھ رقم جو اس وقت احقر کے گھر میں موجود تھی، حضرت قبلہ رح کی خدمت میں نذر گزراننے کی نیت سے ان کے سپرد کی۔ کہ یہ رقم حضرت قبلہ رح کی خدمت میں نذر کریں۔ اور بندہ کی تجدید بیعت کے لیے بھی عرض کریں، پھر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نے بندہ کی طرف سے مذکورہ رقم حضرت کی خدمت

میں نذر کی اور احقر کی تجدید بیعت کے لیے بھی عرض کی۔ عصر کی نماز کے بعد حضرت قبلہؒ نے مجھے تجدیدِ بیعت سے مشرف فرمایا۔ بہت زیادہ نقاہت و بے ہوشی کا غلبہ ہو گیا تھا۔ آنکھیں حرکت میں تھیں، یہاں تک کہ زندگی باقی نہیں رہی تھی۔ حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ خانقاہ شریف کے تمام درویشوں کے ہمراہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف کے مزار مبارک پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ فقیر سید اکبر علی شاہ صاحب کی صحت یابی کے لیے دعا مانگتا ہے۔ تم تمام حاضرین آمین کہو۔ اس کے بعد دیر تک دعا مانگتے رہے حضرت قبلہؒ کے دعا مانگتے ہی اسی وقت مجھے مذکورہ مرض سے خلاصی ملی۔ اور صحت مندی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ صحت یاب ہونے کے بعد میں جب حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ تمھاری صحت کے لیے میں نے دل سے دعا مانگی تھی۔ کیونکہ تم عیال واولاد رکھتے ہو۔ حق تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرمائی۔

کرامت نمبر ۱۵

مذکورہ وبا کے بعد شہر چودھواں میں بھی اسی طرح کی وبا ظاہر ہوئی۔ اور تقریباً پانچ سو آدمی اس وبا کے ہاتھوں چل بسے۔ جناب مولوی فتح محمد صاحب اُستزانہ سکنہ چودھواں (کہ حضرت قبلہؒ کے خاص خادموں اور مخلصین میں سے تھے) نے بھی اسی مرض وبا سے انتقال کیا۔ تین دن بعد چودھواں سے

ایک قاصد یہ خبر لایا کہ قبلہ! مولوی فتح محمد صاحب مرحوم کے پوتے نورالحق صاحب کو دبا لاحق ہو گئی ہے اور زندگی کی کوئی امید باقی نہیں ہے اور مولوی صاحب ممدوح مرحوم کے تمام خاندان میں صرف یہی ایک بچہ رہ گیا ہے اور میراث خوار رشتہ دار اسی انتظار میں ہیں کہ وہ کونسا وقت ہوگا کہ یہ مرے گا اور تمام مال و دولت، اسباب اور املاک و اراضیات ہمارے ہاتھ آئیں گی۔ جونہی حضرت صاحب قبلہؒ نے یہ باتیں سنیں آپ کو جوش آیا اور ان کی صحت یابی کے لیے دیر تک دعا کی اور اسی ہی لمحے دعا کی تاثیر ظاہر ہوئی اور مولوی صاحب موصوف کو اسی وقت صحت ہو گئی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد قاصد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جاؤ اور فقیر کی جانب سے مولوی نورالحق صاحب کو سلام کہو اور تسلی دو کہ انشاءاللہ صحت کامل ہو گی۔ جب وہ شخص مولوی صاحب کے ہاں آیا تو دیکھا کہ مولوی صاحب کو ان کے پہنچنے سے قبل ہی صحت حاصل ہو گئی تھی۔

کرامت نمبر ۱۶

ایک سال ہندوستان و خراسان کے اکثر علاقوں میں مکڑی ظاہر ہو گئی تھی۔ اکثر باغوں، فصلوں اور درختوں کو کھا گئی۔ جس وقت شہر موسیٰ زئی شریف میں مکڑی ظاہر ہوئی۔ چند باغات، فصلوں اور جنگلی گھاس کو کھا گئی، اس مکڑی کے منہ میں یہ تاثیر تھی کہ جس درخت کو وہ کھا لیتی وہ درخت سوختنی لکڑی کی طرح جڑ سے خشک ہو جاتا اور بیکار ہو جاتا۔ حضرت قبلہؒ کے ایک مخلص ارسلا خان صاحب حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بیان کیا کہ بندہ کے باغ میں بھی

بکثرت مکڑی گھس آئی ہے کہ باغ کے تمام درخت مکڑی سے بھر گئے ہیں اور ایک بھی مکڑی سے خالی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک ہی دن میں تمام باغ کو صاف اور بیکار کر دے گی۔ چونکہ بندہ نے کمال محنت و کوشش سے چند سال پہلے اس باغ کو تیار کیا ہے، مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ یہ باغ برباد ہو جائیگا حضرت قبلہ رح کو ارسلا خانصاحب کے حال پر بہت ہی رحم آیا اور ریت کے اوپر دم کر کے فرمایا کہ جاؤ اور اس ریت کو باغ کے تمام درختوں پر چھڑک دو، انشاءاللہ تمھارا باغ مکڑی کے نقصان سے محفوظ رہ جائیگا۔ ایک ساعت کے بعد خانقاہ شریف کے درویش غلام مصطفیٰ صاحب کو فرمایا، تم بھی ارسلا خان صاحب کے باغ میں جا کر مکڑی کو میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم بندے، خدا کی مخلوق ہیں اور تو بھی خدا کی مخلوق ہے۔ خدا کا ملک فراخ ہے۔ دوسری جگہ چلی جا۔ جنگلی گھاس کھا اور نقصان مت پہنچا۔ مذکورہ خادم نے حضرت قبلہ رح کی مبارک زبان سے سُنتا ہوا یہ مبارک کلام بے کم و کاست ارسلا خانصاحب کے باغ میں جا کر مکڑی کو سنا دیا۔ مکڑی نے یہ کلام سنتے ہی صحرا کی طرف رخ کیا، یہاں تک کہ ایک ساعت بعد باغ کو خالی کر دیا اور باغ اس کے ضرر و شر سے محفوظ رہ گیا۔

کرامت نمبر ۱۷

مولوی نورالدین صاحب پیش امام موضع اگالی ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ رح کی زیارت و قدم بوسی کے لیے گھر سے عزم بالجزم لے کر موسیٰ زئی شریف کی جانب روانہ ہوئے۔ جب موضع ٹیکن پہنچے تو یہاں راستے میں چار آدمیوں سے

ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ پانی کا نالہ (جو دریائے لونی کی ایک شاخ ہے) اس موضع کے قریب بہہ رہا ہے۔ پانی بہت طغیانی میں ہے اور اس پانی کو عبور کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس پانی کی گہرائی قدآدم سے زیادہ ہے اور اس قدر تیز بہہ رہا ہے کہ پاؤں زمین پر ٹکنے نہیں دیتا۔ ہم لوگ سنداری کے ذریعے بڑی مشکل کے ساتھ گزرے ہیں۔ تمھیں بھی چاہیئے کہ واپس لوٹ جاؤ۔ مولوی صاحب موصوف (جو سچے ارادے سے آئے تھے) کو کوئی تردد نہیں تھا۔ جب نالے کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ راستے میں ملاقات کرنے والے چار آدمیوں کے قول کے مطابق نالہ بہت جوش خروش سے بہہ رہا تھا۔ اس کے عبور کرنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی اثناء میں دو آدمی چمڑے کے غبارے (سنداری) کے ذریعے بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اس پار گئے۔ مولوی صاحب نے ان کو آواز دی کہ مجھے بھی برائے خدا اسی طریقے سے پار کرا دو۔ ان میں سے کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔ اور چلے گئے۔ پس مولوی صاحب یہ حالت دیکھ کر بہت ہی غمناک اور فکر مند ہوگئے کہ اس جگہ سے واپس گھر کو لوٹنا بھی مناسب نہیں کہ اس قدر دور دراز منزل و مسافت طے کر کے اور راستے کی تکلیف برداشت کر کے آیا ہوں پس حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ ہوگئے۔ کہ حضور کی زیارت کے لیے آرہا ہوں، امداد فرمائیے کہ اس پانی سے سلامتی کے ساتھ گزر آؤں۔ پس بسم اللہ پڑھ کر امتحان و تجربہ کے طور پر ایک قدم پانی میں رکھا۔ پانی پنڈلی کو پہنچا۔ پھر پاؤں اٹھا کر دو تین قدم اور کی جرأت کی۔ پانی پنڈلی سے اونچا نہ تھا۔ اسی طرح

چلتے گئے اور درمیان میں پہنچ گئے۔ انھوں نے مشاہدہ کیا کہ پانی پنڈلی سے زیادہ نہیں۔ پس جرأت و دلاوری کے ساتھ دوسرے کنارے پہنچ گئے۔ جس وقت خانقاہ شریف میں حضرت قبلہ رح کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت قبلہ رح نے پہلے پہل راستے کی تکلیف کی بابت پوچھا کہ تمھارے راستے میں پانی کا نالا یعنی دریائے لونی کی شاخ آئی تھی۔ پانی پنڈلی تک تھا۔ مولوی صاحب نے عرض کی۔ قبلہ! پانی تو قدآدم سے بھی اونچا تھا اور بہت ہی تیز تھا لیکن جب حضرت قبلہ رح کی طرف توجہ کر کے پانی میں قدم رکھا تو نالے کا تمام پانی پنڈلی سے زیادہ نہ تھا اور سلامتی کے ساتھ کنارے پر آگیا۔ حضرت قبلہ رح تبسم فرما کر خاموش ہو گئے۔

مکشوفات

کرامت و مکاشفہ نمبر ۱۸

ایک دن حاجی میاں عبدالکریم صاحب قوم اترا سکنہ گرہ نورنگ نے جناب مولوی حسین علی صاحب سے پوچھا کہ اولیاء غیب جانتے ہیں یا نہ۔ مولوی صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ علم غیب خدائے تعالیٰ جل شانہٗ کی خصوصیت ہے۔ مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں بطریق الہام یا کشف، ڈال دیتے ہیں تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔ پھر حاجی میاں عبدالکریم نے کہا، کہ اولیاء کے گھوڑے بھی غیب جانتے ہیں یا نہ؟ جناب مولوی صاحب

موصوف نے پوچھا، وہ کس طرح ؟ پھر میاں حاجی عبدالکریم نے بیان کیا کہ حضرت قبلہ رح کا ایک گھوڑا میرے ہاں تھا اور باجرے کی سبز فصل میں چرتا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر اس گھوڑے کو اسی طرح ہر روز میں باجرے کی فصل میں کھلا چھوڑے رکھوں تو اکثر خوشے کھا جائے گا۔ اور کٹائی کے وقت میرے ہاتھ تو کچھ ہی نہ آئے گا۔ جونہی میرے دل میں یہ خیال گزرا تو میں نے دیکھا کہ گھوڑے نے باجرے کے خوشوں سے منہ پھیر لیا اور گھاس کھانا شروع کردی۔ کچھ وقت اسی طرح گزرنے کے بعد میں سمجھ گیا کہ گھوڑے کا باجرے سے منہ پھیر لینا میرے دل میں مذکورہ خطرے کے گزرنے کی وجہ سے ہے۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا اور اس کے پاؤں میں گر پڑا اور کہا کہ یہ حضرت قبلہ رح کا مال ہے کسی رُو رعایت کے بغیر کھائیے۔ گھوڑے نے فی الفور خوشے کھانے شروع کردیے۔ پس یہ کیا حکمت ہے ؟ جناب مولوی صاحب ممدوح نے یہ واقعہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے اولیاء کا خود ہی کارساز و متولی ہے۔ جب تم نے وہ خیال کیا تو اللہ تعالےٰ جل شانہ، نے باجرے کے خوشوں کے کھانے سے گھوڑے کو روک دیا اور جب تو نے اس خیال سے توبہ کرلی، پھر اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی تمھارے اوپر بڑی مہربانی ہے۔ کہ اس واقعہ کو تمھارے اعتقاد کی پختگی کا سبب بنایا۔

اس کے بعد مولوی حسین علی صاحب یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے، آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو، مخفی توجہ و خیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا ہے؟

مولوی صاحب اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ تشریف لے گئے۔ تسبیح خانہ میں ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ پس مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ رحہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا **مولوی صاحب! اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔** پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسبِ سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

مکاشفہ وکرامت نمبر ۱۹

ایک دفعہ خانقاہ سون میں ۸ ار رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ کو اشراق کے وقت حلقہ سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے حضرتِ قلبی وروحی فداہؒ قوم ناصر و نیازی کے چار آدمیوں سے (جو اس وقت ہمراہ تھے) مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ غنڈان کے مقام پر (جو خراسان میں واقع ہے) قوم ناصر کے تمام افراد اکٹھے ہیں اور والئ کابل امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ مقابلہ کی تیاری میں مشغول ہیں۔ میں نے وہاں جا کر قوم ناصر کے دونوں سرداروں شہزاد اور معات کو کہا کہ بہتر ہو گا کہ آپ لوگ قوم نیازی کے افراد کو اجازت دیں کہ وہ آپ کے ساتھ لڑائی میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ نیازی ایک غریب قوم ہے دونوں سرداروں نے فقیر کے کہنے پر قوم نیازی کو اپنے سے علیحدگی کی اجازت

دے دی۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ اس خواب کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اس واقعۂ خواب کے بعد مذکورہ مہینے کی ۲۶ تاریخ کو حلقہ فرمانے کے بعد حضرت قبلہؒ نے ناصر و نیازی قبیلوں کے لوگوں سے (جو ہمراہ تھے) مخاطب ہوئے اور پشتو میں فرمایا اے ناصرٖ پہ تا سو ٹکہ ولویدہ (یعنی تمھاری قوم پر بجلی گر گئی اور تمھاری قوم در بدر خوار و رسوا ہو گئی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اسی وقت یہاں سے روانہ ہو جاؤ اور اپنے گھر بار اور آل اولاد کی خبر گیری کرو۔

دونوں قوموں کے اشخاص نے عرض کی کہ حضرت قبلہؒ جو کچھ ہونا تھا، وہ تو ہو گیا ہو گا۔ آپ سے جدا ہونا ہمارے لیے بہت ہی تکلیف دہ امر ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ روانہ ہو جاؤ۔ انھوں نے عرض کی قبلہ عید کے ایک دن بعد ہم چل پڑیں گے۔ پس ۲ شوال کو ہر دو قوم کے آدمیوں کو حضرت قبلہؒ نے حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی کی نگرانی و حفاظت میں رخصت کر کے روانہ فرمایا۔ جب وہ کیلا توالی کے ریلوے سٹیشن پر پہنچے، ان دنوں میں ریل کا ٹکٹ مذکورہ سٹیشن سے جاری نہیں ہوا تھا اور ریلوے لائن کی تیاری اور بچھانے کا عمل جاری تھا وہ اسی اسٹیشن پر گرمی کی شدت کی وجہ سے بے جان اور نڈھال ہو کر رہ پڑے۔ سواری کا کوئی ذریعہ نہیں مل رہا تھا۔ حاجی قلندر خان صاحب نے اسی وقت حضرت قبلہ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی . . . . یا اللہ! ہمارے حضرت کی برکت سے ہماری سواری کا سبب فرما۔ اسی دوران ٹیلیگراف پہنچا کہ ریلوے لائن کے معائنے کے لیے ایک بڑا انگریز آفیسر آرہا ہے۔ ریلوے لائن کی خامی

کی وجہ سے ریل کا ایک ڈبہ اور ایک چھوٹا سا انجن وہاں کیلانوالی کے ریلوے سٹیشن پر پہنچا تو حاجی قلندر خان نے اس انگریز آفیسر سے گذارش کی، کہ ہمیں سواری نہیں مل رہی، لائن کی خامی کی وجہ سے ابھی تک ٹکٹ کا اجرا نہیں ہوا ہے۔ اس انگریز آفیسر نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ سواری کی جگہ ہرگز میرے پاس نہیں۔ پھر حاجی صاحب موصوف حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ ہوئے کہ یہ آفیسر ہمیں سوار نہیں ہونے دیتا اور ہم گرمی سے مر رہے ہیں۔ پس ٹھیک ریل کے چلتے ہی انگریز آفیسر نے آواز دی کہ جن لوگوں نے سواری کے لیے گذارش کی تھی ان کو سوار کر لو کہ وہ ہمیں جانے نہیں دیتے۔ کمال مہربانی کے ساتھ تمام آدمیوں کو سوار کیا۔ جب دونوں قوموں کے آدمی خراسان پہنچے تو انھیں معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے مطابق رمضان المبارک کو امیر عبدالرحمٰن کے مقابلہ کے لیے قوم ناصر وغیرہ کے سرداروں نے جمعیت اکٹھی کی تھی۔ اور حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے موافق ہی اسی مہینے کی ۲۶ تاریخ کو قوم ناصر وغیرہ کو امیر عبدالرحمٰن صاحب نے شکست فاش دی اور قوم ناصر کے بہت سے لوگوں کو قتل اور زخمی کر دیا اور اس کے اہل و عیال دربدر تباہ حال ہوتے پھرے اور ان کے مال و اسباب کو امیر صاحب نے لوٹ لیا۔ صرف قوم نیازی کو حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے مطابق نجاتِ کلّیہ ملی اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا کہ عین مقابلۂ جنگ قوم نیازی قوم ناصر سے الگ ہو گئی۔

احوال کشف نمبر ۲۰

ایک رات عشاء کے وقت جناب مولانا حسین علی صاحب ہمارے حضرت

قبلہؒ قلبی وروحی فداہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ۔ پھر جب تم واپس آؤ گے، جو حالات ومعاملات تم کو پیش آئیں ہوں گے، مجھ سے پوچھو، انشاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ تم کو بتادوں گا۔ اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

مکاشفہ نمبر ۲۰

ایک روز خانقاہ شریف خراسان تین خراسانی طالب علم زیارت کے لیے مہمان بن کر آئے۔ ان کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ نے ایک خادم ملا محکم الدین نامی کو ارشاد فرمایا۔ مہمانوں کے لیے چاول پکا کر لاؤ۔ خادم مذکور نے ارشاد کے موافق چاول تیار کرکے مذکورہ تین مہمانوں کے آگے رکھے، اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے خادم سے فرمایا ایک عدد تربوز اور چند دانے سیب کے بھی لاؤ۔ خادم نے مذکورہ میوہ بھی حاضر کیا۔ حضرت قبلہؒ نے دونوں میوے بھی مہمانوں کے آگے رکھے۔ مہمان ایک دوسرے کے ساتھ مسکراہٹ کرنے لگے۔ حضرت قبلہؒ نے ان کی مسکراہٹ کا سبب پوچھا، انھوں نے عرض کی کہ قبلہ! آتے ہوئے راستے میں ہمارے دلوں میں یہ خطرہ گزرا اور ہم میں سے ایک نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص سچا ولی ہے تو ہمیں پکے ہوئے چاول کھلائے گا، اور دوسرے نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص بزرگ کامل ہے تو ہمیں تربوز کھلائے گا اور تیسرے میں دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص اللہ کا ولی

اور سچا پیر ہے تو ہمیں سیب عطا فرمائے گا۔ پھر ہم لوگوں کے ہر تین خیال صحیح ظاہر ہوئے۔ بے شک جناب **ولی اللہ** ہیں پھر تینوں نے آپ کے قدموں میں سر رکھا اور دست بوسی کر کے رخصت ہو گئے۔

مکاشفہ نمبر ۲۱

ایک شخص بابڑخان نامی قوم بابڑ بادن زئی سکنہ چودھواں (جو حضرت کے خدام میں سے تھے) ایک دفعہ تمام سال مہلک بیماریوں کے لاحق ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہوئے۔ بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار مجبور و لاچار ہو کر اس کے دل میں آیا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر توجہ پاؤں تاکہ آپ ہی کی توجہ شریف کی بدولت میری بیماری دور ہو۔ چنانچہ بصد مشکل حضرت قبلہ روحی وقلبی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جونہی نظر شفقت اثر اس پر پڑی تو حضور نے فرمایا۔ "اے فلاں! جلد آکہ تجھے توجہ دوں . . . . حضرت قبلہ کے حکم کے مطابق وہ سامنے آ بیٹھا۔ حضرت قبلہ نے ایک ساعت تو اس کے مرض کے دفعیہ کے خیال سے توجہ فرمائی وہ مریض توجہ کے اثر سے اس قدر بیہوش ہو گیا کہ اپنی اور دوسروں کی اس کو کوئی خبر نہ تھی۔ پسینہ اس کے وجود سے بہہ رہا تھا۔ چند لمحے بعد جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو دیکھا کہ شدید مہلک بیماریوں سے اسے کُلّی طور پر شفا حاصل ہو گئی ہے۔

پس قدم بوس ہو کر اپنے گھر روانہ ہو گیا۔ پھر کئی سال گذرتے پر بھی اسے مہلک بیماریاں دوبارہ لاحق نہیں ہوئیں۔

مکاشفہ نمبر ۲۲

مذکورہ شخص ہی ایک دفعہ حضرت قبلہ رح کے پاؤں دبا رہا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ ماشاء اللہ! حضرت بخارا کے سوداگروں کی طرح تنومند ہیں حضرت قبلہ رح نے فوراً اسی لمحے اس کی طرف منہ کیا اور زبان درافشاں سے ارشاد فرمایا کہ اے فلاں! میں بے شک بخارا کے سوداگروں کی طرح فربہ ہوں۔ یہ سنتے ہی پائندہ خان بابڑ بادن زئی دل میں نادم اور شرمسار ہوئے اور اپنے دل میں توبہ کی کہ آئندہ کبھی بھی اس طرح کے بیہودہ اور فضول وساوس وخیالات کو اپنے قبلہ رح کے حضور اپنے دل میں راہ نہیں دوں گا۔

مکاشفہ نمبر ۲۳

ایک دن ہمارے حضرت قبلہ رح قلبی وروحی فداہ کے خادم احمد سعید اخوندزادہ ولد خدایار اخوندزادہ سکنہ چودھواں خانقاہ شریف میں حاضر ہوئے انھوں نے چند درویشوں کو دیکھا جو مجذوب ہو گئے تھے، ان کو دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ مجھے جذب کیوں نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں یہ خدشہ جونہی پیدا ہوا۔ حضرت قبلہ رح نے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جذب کا خیال دل سے نکال دے، تم ابھی جوان اور غیر شادی شدہ ہو، ابھی کافی وقت باقی ہے۔ اس سے پہلے تمھارے والد صاحب ملا یار اخوندزادہ کو حضرت مولانا ومرشدنا حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنی مہربانی سے توجہ فرمائی تھی اور ان پر بہت ہی جذب غالب آگیا تھا۔ چند روز تک وہ مجذوب رہے۔ اسی حالتِ جذب کے دوران تمھاری والدہ ماجدہ نے بہت ہی فریاد وزاری کی کہ قبلہؒ! ان کے جذب کو کم فرمائیے۔ کیونکہ کوئی دنیوی کام ان سے نہیں ہو رہا اس کے بعد حضرت پیرومرشد نے انکے جذب کو توجہ فرما کر سلب فرمایا۔

مکاشفہ نمبر ۲۴

اخوندزادہ صاحب موصوف ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ سے تجارت وسوداگری کے واسطے اجازت لے کر ہندوستان چلے گئے۔ وہاں ان کو کچھ دنوں بعد عملیات وغیرہ، ان کے زکوٰۃ کی ادائیگی، بروج ونجوم کے حساب کا شوق دامنگیر ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت قبلہؒ کو دیکھا کہ بہت ہی غصہ فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ جو خیال (مذکورہ) تمھارے دل میں پیدا ہوا ہے یہ ہمارا طریقہ ومعمول نہیں۔ اس خیال کو چھوڑ دے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب کی کیفیت سے بہت ہی مغموم ہوئے اور فوراً تائب ہو گئے اور بیہودہ خیال کو یک قلم ترک کر دیا۔

پانچ سال گزارنے کے بعد ہندوستان کے سفر سے واپس لوٹے، پہلے پہل حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ حضرت قبلہؒ نے اسی وقت ان سے فرمایا کہ آج کے زمانہ میں عملیات کی محبت اکثر لوگ رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے طریقہ میں نہیں اور تم کو جو خبط پیدا ہو گیا تھا۔ آیا وہ تمھارے

دل سے چلا گیا ہے یا ابھی باقی ہے ۔ انھوں نے عرض کی قبلہ! اسی رات ہندوستان میں جب میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تھا کہ آپ اس حرکت پر بہت غصہ فرما رہے ہیں ۔ اسی روز سے میں نے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے ۔

مکاشفہ نمبر ۲۵

ایک دن جناب حضرت حاجی گل صاحب پشاوری نے (جو قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے خلیفہ اور پیش امام تھے) میاں حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت عثمان صاحب قبلہ رحؒ کی خوراک بیحد قلیل ہے ۔ اس سال خراسان سے موسیٰ زئی شریف تک کے ایک ماہ کے سفر میں آدھ سیر تک گندم کا آٹا نہیں کھایا ہے ۔ یہ خداداد قوت ہے ، بزرگوں کا معاملہ فہم وادراک سے بالا ہے ۔ اس کے بعد عصر کی نماز کا وقت ہوا ۔ حضرت قبلہ رحؒ نے وضو بنانے کے لیے آستین اوپر کھینچے تو اس وقت میاں حاجی عبدالکریم صاحب کی نظر آپ کے مبارک بازوؤں پر پڑی ۔ دل میں یہ خیال آیا کہ حاجی گل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت کی خوراک بالکل قلیل ہے ۔ حالانکہ حضرت تو ماشاء اللہ فربہ نظر آتے ہیں ۔ پس اسی وقت حضرت قبلہ رحؒ مسکرائے اور فرمایا اے میاں حاجی عبدالکریم ! حق تعالیٰ مجھے پوشیدہ حلوہ کھلاتا ہے ۔ پھر میں کیوں فربہ نہ ہوں ۔ پھر مندرجہ ذیل شعر پڑھا ؎

قوتِ جبرائیل از مطبخ نبود بلکہ از درگاہِ خلاقِ ودود

مکاشفہ نمبر ۲۶

ایک دن ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ اپنے خادم پہ غیر شرعی کام کے ارتکاب پر اس قدر زیادہ غصے ہوئے کہ جوش سے زمین پر تین بار ہاتھ مارا۔ میاں حاجی عبدالکریم صاحب کے دل میں یہ بات آئی کہ اللہ والے مدام حضوری میں ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب کو جو اس وقت کمال غصہ ہے، آیا اس وقت بھی ان کو حضور اللہ ہے یا نہیں۔ ایک آدمی جو منشی کا کام کرتا تھا، اسی محفل میں موجود تھا۔ اس منشی سے قبلہ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ جب ابتداء میں تم نے نیا نیا منشی کا کام سیکھا تھا تو اس وقت کیا کیفیت تھی۔ اس نے عرض کی کہ پہلے پہل جب میں نے لکھنا سیکھنا شروع کیا تھا تو اس وقت دورانِ تحریر اگر کوئی شخص مجھے آواز دیتا یا کوئی بات کرتا تو میں تحریر میں غلطی کر جاتا۔ اب جو سالہا سال سے اس عمل میں پختگی آگئی ہے اگر کوئی شخص میرے ساتھ بات کرتا ہے اور میں کسی کے ساتھ بات کرتا ہوں یا میری نظر کسی پہ پڑ جاتی ہے تو بھی میری تحریر درست ہی رہتی ہے اور غلطی واقع نہیں ہوتی بلکہ میری عادت ہو گئی ہے کہ ہاتھ سے لکھائی کا کام کرتا ہوں اور زبان سے لوگوں کے ساتھ گفتگو میں مشغول رہتا ہوں۔ پھر حضرت قبلہ نے میاں حاجی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ جب خیال اور رابطے میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے تو کوئی چیز ملکۂ حضور میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

ع خاشاک وار بر سرِ دریا گذر کنند

مکاشفہ نمبر ۲۷

ایک دن حقداد خان ترین نے حاجی حافظ محمد خان صاحب کے لیے سلسلہ شریفہ تحریر کیا اور حضرت قبلہ رح کے دستخط اور مہر ثبت کرنے کے لیے ہمارے حضرت قبلہ رح کے تسبیح خانہ میں وہ سلسلہ لائے۔ چونکہ اس وقت لوگوں کی بہت ہی بھیڑ تھی اور حضرت قبلہ رح ان سے سرگرم گفتگو تھے۔ حقداد خان صاحب نے اس سلسلہ کو اپنے لباس میں چھپا لیا اور مطلب و مقصد کے عرض کرنے کو ترکِ ادب جان کر خاموش بیٹھ گئے۔ جب حضرت قبلہ رح لوگوں کے میل ملاقات سے فارغ ہوئے تو از خود ارشاد فرمایا، سلسلہ شریف لے آؤ تاکہ دستخط اور مُہر کر دوں۔ جب حقداد خان صاحب نے سلسلۂ شریفہ حضرت قبلہ رح کی خدمت میں پیش کیا تو قلم اٹھا کر دستخط کیا اور مہر بھی ثبت کر دی۔ جس وقت حضرت قبلہ رح نے دستخط کرنے کے لیے قلم اٹھایا۔ چونکہ قلم ٹوٹا ہوا تھا، حقداد خان صاحب کے دل میں یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر قلم درست ہوتا تو حضرت صاحب کا خط (کس قدر) خوبصورت ہوتا۔ حضرت قبلہ رح نے اسی وقت فرمایا کہ درست قلم کے ساتھ بھی خط اچھا نہیں آتا اور نہ ٹوٹے ہوئے قلم کے ساتھ خوشنویس کا خط خراب دکھائی دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر کام کے لیے انسان کے وجود میں جداگانہ صلاحیت پیدا فرمائی ہے اور ہر انسان کو علیحدہ لیاقت عنایت کی ہے۔

مکاشفہ نمبر ۲۸

ایک رات تہجد کے وقت ہمارے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ تسبیح خانہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ملا عبدالوہاب صاحب باڑ کو شیطان ملعون نے حالتِ نزع وسکرات میں بہت ہی کش مکش سے دو چار کیا اور ان کے ایمان کی خرابی کے درپے ہوا لیکن آخر کار ان کا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہوا۔ خدام درویش یہ سنتے سے بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے۔ فجر کی نماز اور ختم شریف سے فارغ ہونے کے بعد شہر چودھواں سے قاصد یہ اطلاع لے کر آیا کہ ہمارے قبلہ! جناب کے مرید عبدالوہاب صاحب باڑ نے اس تہجد کے وقت وفات پائی اور وفات کے وقت وہ حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ تھے اور ان کا خاتمہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ہوا۔

مکاشفہ نمبر ۲۹

میاں غلام حسن صاحب ساکن گرہ بھون (جو ہمارے قبلہ رح کے مخلص خدام میں سے تھے) حضرت قبلہ رح کی ایک بیماری کے دنوں میں خیرات کی نیت سے ذبح کرنے کے لیے ایک بیل لائے۔ خادم نے حضرت قبلہ رح سے مذکورہ بیل کے ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا، ذبح نہ کریں۔ دوسرے روز دوبارہ وہی خادم بیل کے ذبح کی اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا تو پھر حضرت قبلہ رح نے انکار فرمایا اور تیسرے روز پھر اجازت کا طلبگار ہوا، تو

آپ نے فرمایا کہ اس بیل کو ذبح مت کرو۔ دوسرے بیلوں اور چند بکریوں کو ذبح کردو۔ چوتھے روز پھر خادم نے اجازت طلب کی کہ قبلہؒ! آج تو لنگر میں ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ موجود نہیں ہے۔ اگر اجازت دیں تو اس بیل کو ہی ذبح کر دیا جائے۔ آپ نے غصہ کے ساتھ منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیل کو رہنے دو کہ اس کے ذبح نہ کرنے میں مصلحت ہے۔ پس اسی روز دوپہر کے وقت میاں غلام حسن صاحب موصوف کی والدہ آکر حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میرا بیٹا غلام حسن میری اجازت کے بغیر یہ بیل گھر سے لایا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ اس بیل کو خیرات کروں۔ کیونکہ میرے ہاں صرف یہی ایک ہی بیل ہے جو گھر کے کام کاج کا ذریعہ ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اپنا بیل لے جاؤ۔ لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ہی مجھے آگاہ فرما دیا تھا اور میں نے بیل ذبح نہیں کیا۔

مکاشفہ نمبر ۳۰

حضرت قبلہؒ کے مریدین میں سے ایک شخص ایک عورت بیوہ پر فریفتہ ہو گیا اس نے ہر چند کوشش کی کہ وہ بیوہ اس کے ساتھ شادی کر لے۔ لیکن اس عورت کو یہ امر منظور نہ ہوا۔ آخر ایک دن اس عورت کو ایک دنیوی معاملہ پیش آیا، اس عورت کو بخوبی معلوم تھا کہ فلاں مرد میرا طالب و عاشق ہے، ایک عورت اس عاشق کے پاس روانہ کی اور اس سے پچاس روپے بطور قرض طلب کیے وہ عاشق کافی عرصے سے اس عورت کی خواہش رکھتا تھا اس طلبِ قرض کی

خواہش کو اپنی مطلب برآری کا ذریعہ سمجھ کر مطلوبہ رقم اس کو بھیج دی۔ کچھ وقت کے بعد وہ عورت اس کے شہر میں آئی اور اس کو اپنی آمد سے آگاہ کیا، وہ عاشق اس کی آمد سے نہایت ہی خوش وخرم ہوا۔ اور عاشق نے ایک عورت کو (جو اس کی اس معاملے میں رازدار تھی) مقرر کیا کہ اپنی مطلوبہ ومعشوقہ کے لیے پُر تکلف کھانا تیار کرے اور نمازِ عشاء کے بعد فلاں کمرے میں جو غیروں سے خالی ہوگا، لے آئے۔ جب وہ عورت اس کمرے میں آئی تو اس عاشق نے ہر چند بُرے ارادے کی کوشش کی کہ نفس امارہ کا مقصد پورا کرے لیکن وہ اپنے بُرے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔ یہاں تک کہ رات گزرنے پر آگئی، وہ آدمی اپنی اس بُری حرکت پر نہایت ہی نادم وشرمسار تھا۔ عورت اس کی قوتِ مردمی سے مایوس ہوچکی تھی اور واپس گھر چلی گئی، اس عاشق نے دوبارہ وصال کی گذارش کرنا بھی مناسب نہ سمجھی اور قرضہ کی واپسی کا مطالبہ بھی اسے دشوار نظر آیا اور اسے یہ امید بھی نہ تھی کہ عدالت کے ذریعہ رقم وصول کرے کیونکہ کوئی گواہ وغیرہ نہ تھے۔ آخر کار مجبور وناچار ہوکر حضرت قبلہؒ کے حضور میں عرض کی کہ ایک عورت کو میں نے قرضِ حسنہ دیا تھا، اب وہ عورت قرض کی واپسی نہیں کررہی، دعا فرمائیں حضرت قبلہؒ نے اس کی گذارش سن کر فرمایا اس رات کے حالات (کہ تم جس حجرہ میں تھے) اچھی طرح معلوم ہیں۔ تم نے قرضِ حسنہ نہیں دیا بلکہ بُری نیت سے مکر وفریب کا جال بچھایا تھا۔ لیکن الحمد للہ کہ تیری وہ مراد پوری نہیں ہوئی۔ اب گھر واپس جاؤ اور اپنے گھر میں رہو۔ وہ عورت اپنے آپ ہی قرضہ ادا کردے گی۔ چونکہ اس شخص کی عقیدت کامل اور اعتقاد پختہ تھا، حسبِ فرمان صبر کرکے گھر

بیٹھ گیا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ اس عورت نے اپنے آپ ہی قرضے کی وہ رقم اس کے گھر پہنچا دی۔

مکاشفہ نمبر ۱۳

حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پور پتی خیل جو حضرت کے مخلص خادموں میں سے ہیں۔ ایک دن حضرت کی زیارت وقدمبوسی کے لیے خانقاہ شریف میں آئے۔ دوسرے دن حضرت قبلہ رح نے حاجی صاحب موصوف سے فرمایا۔ میں تمھیں اجازت دیتا ہوں کہ گھر چلے جاؤ۔ حاجی صاحب نے عرض کی، حضرت قبلہ! چند روز آپ کی خدمت شریف میں قیام کے ارادے سے آیا ہوں۔ اسی دوران جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بھی حاجی صاحب موصوف کی سفارش میں کہنے لگے کہ حاجی صاحب جب بھی خانقاہ شریف میں آتے ہیں تو حضرت قبلہ رح کی خدمت میں چند روز گزار کر جاتے ہیں۔ آپ بھی ٹھہرنے کی اجازت فرمائیں۔ حضرت قبلہ رح نے ارشاد فرمایا، حاجی صاحب کا خانقاہ شریف میں آمد و رفت اور قیام ان کے اپنے اختیار اور مرضی پر منحصر ہے۔ خانقاہ شریف ان کی اپنی جگہ ہے لیکن آج ان کا گھر جا کر رہنا ضروری ہے کہ اس میں مصلحت ہے۔ پس حاجی موصوف حضرت قبلہ رح سے رخصت ہو کر اپنے گھر چلے آئے۔ اسی رات نیم شب کو چور ان کے گھر میں گھس آئے اور نقب لگائی۔ حاجی صاحب کو اسی وقت چوروں کے اندر گھس آنے کی خبر ہوگئی اور شور و غوغا مچانے لگے۔ پس چور خوفزدہ ہو گئے اور مال و اسباب وہاں چھوڑ کر خالی ہاتھ مایوس و محروم چلتے بنے، اگر اس رات حاجی صاحب

موصوف گھر سے غیر حاضر رہتے تو کئی ہزار روپے کا نقصان انھیں برداشت کرنا پڑتا۔

مکاشفہ نمبر ۳۲

ایک روز خانقاہ شریف سون میں ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ نے اپنی جیب مبارک سے سَو روپے نکال کر حضرت لعل شاہ صاحب مغفور کے خادم میاں نور عالم صاحب اعوان کو عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ لنگر خانقاہ شریف کے لیے دنبے خرید لو۔ میاں نور عالم صاحب کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت صاحب قبلہؒ کی جیب تو بظاہر چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ سَو روپیہ اس میں کس طرح سما گیا۔ صبح سے لے کر شام تک روزانہ جس قدر رقم کی ضرورت پڑتی ہے اسی جیب سے نکال کر خرچ فرماتے ہیں اور رقم تمام بھی نہیں ہوتی۔ اسی وقت حضرت قبلہؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ فقیر کی یہ جیب افغانی بوری ہے۔ فقیر کی زندگی تک تو یہ ختم نہیں ہو گی۔

مکاشفہ نمبر ۳۳

ایک دن میاں نور عالم صاحب موصوف اور کُلاچی شہر کے دو آدمی خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے حجرے میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ یہ بات چل پڑی کہ لنگر شریف کا خرچ بہت زیادہ ہے یہ کہاں سے آتا ہے۔ کلاچی کے دونوں آدمی کہنے لگے کہ لوگوں کی آمدنی ہی پہ لنگر کے خرچ کا دار و مدار ہے یعنی جو لوگ یہاں

زیارت کے لیے آتے ہیں اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں، اس سے لنگر کے مصارف کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ بات ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ہر تینوں آدمی وہاں سے اُٹھ کر نماز کے لیے مسجد کی طرف چلے گئے تو راستے میں حضرت قبلہؒ بھی عشاء کی نماز کے لیے مسجد تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت قبلہؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میاں نور عالم! لوگ کہتے ہیں کہ خانقاہ شریف کے خرچ کا انحصار لوگوں کی آمدنی پر ہے۔ حالانکہ لوگوں کی دی ہوئی رقم تو درویشوں کی جوتیوں کے لیے بھی کافی نہیں۔ چہ جائیکہ لنگر کے دوسرے اخراجات اس سے پورے کیے جا سکیں۔ فقیر کے لنگر خانقاہ شریف کے اخراجات اللہ کے توکل ہی پر موقوف ہیں۔ پھر فرمایا۔ اگر کوئی شخص اسی جگہ کھڑے ایک لاکھ روپے مجھ سے طلب کرے تو قسم بخدا۔ قسم بخدا۔ قسم بخدا! میں گھر بھی نہ جاؤں گا اور یہاں سے ایک قدم بھی نہ اٹھاؤں گا اور اس آدمی کے حسب طلب ایک لاکھ روپے اس کو دے دوں گا۔ لیکن نسبتِ الٰہیہ نہیں رہے گی۔ دونوں آدمی یہ سن کر بہت شرم محسوس کرنے لگے۔

مکاشفہ نمبر ۳۴

مولوی غلام حسن صاحب سکنہ گرہ سواگ ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ کے خدام میں سے ہیں۔ ایک دن تسبیح خانہ شریف میں حضرت قبلہؒ کے سامنے بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں یہ خیال ایک خطرے کی شکل میں وارد ہوا کہ میں کافی عرصے سے حضرت قبلہ کی خدمت میں آ جا رہا ہوں۔ میری اللہ

تعالیٰ سے یہی آرزو ہے کہ اس پیرومرشد بزرگ کے طفیل میرا خاتمہ بالخیر ہو جاوے اور اس خاندان کے فیوض و برکات سے بے بہرہ نہ ہو جاؤں، پس اسی وقت حضرت قبلہ نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مولوی صاحب! اللہ تعالیٰ تمہارا خاتمہ ایمان کے ساتھ فرمائے گا اور حضرات کرام رضوان اللہ علیہم کے فیض و برکت سے محروم نہ کرے گا۔ حضرت قبلہ رح کی زبان دُر فشان سے مولوی صاحب یہ کلمات مبارکہ سن کر بہت ہی خوش وقت ہوئے اور دل کو جو خطرہ لاحق ہوا تھا وہ ٹل گیا۔

مکاشفہ نمبر ۳۵

جب ہمارے حضرت قبلہ رح قلبی و روحی فداہ اپنے حضرات کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زیاراتِ مبارکہ کے سلسلے میں دہلی شریف تشریف لے گئے اور وہاں سے محمد امتیاز علی خان صاحب کی رہائش گاہ واقع سنبھل تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستے ہی میں عبدالشکور خان صاحب قوم راجپوت رئیس دھرم پور نے اپنے ہاں دعوت دی، تو آپ وہاں دھرم پور کے قلعہ میں (جو خانصاحب موصوف کی رہائش گاہ تھی) تشریف لے گئے، اتفاق سے جمعہ کا روز بھی آگیا۔ عبدالشکور خان صاحب کے بھتیجے عبیداللہ خان صاحب نے عرض کی کہ اگر حضرت قبلہ رح مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائیں تو یہ امر بہت ہی برکات و سعادت کا سبب ہوگا۔ حضرت قبلہ رح نے انکی گزارش منظور فرمائی اور ان کی مسجد تشریف لے گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد

جب واپس قیام گاہ پر تشریف لانے لگے تو محمد عبید اللہ خان صاحب نے پھر عرض کی کہ ہمارے بڑوں کا قبرستان یہاں سے نہایت ہی نزدیک ہے۔ اگر حضرت قبلہؒ ان کی قبور پر ان کے لیے دعا فرمائیں تو یہ ان کے لیے بیحد بھلائی اور بہتری کا باعث ہوگا۔ ان کی گذارش پر قبرستان جانا منظور فرمایا۔ چونکہ حضرت قبلہؒ کو اس سفر کے دوران ذات الجنب کا عارضہ لاحق ہوا تھا اور اس کی وجہ سے نہایت ہی کمزور و ناتوان تھے اور چلنا پھرنا دشوار ہو گیا تھا۔ محمد عبید اللہ خان صاحب پالکی لائے تھے اور حضرت قبلہؒ پالکی میں سوار ہو کر قبرستان تشریف لے گئے۔ جب حضرت قبلہؒ قبروں پر تشریف لائے، عبید اللہ خان صاحب نے اپنے والد صاحب کی قبر کے سامنے حضرت قبلہؒ کے تشریف لانے سے قبل حضور کے بیٹھنے کے لیے ایک نرم جگہ بنا رکھی تھی۔ حضرت قبلہؒ نے اسی جگہ پر بیٹھ کر تقریباً ایک گھنٹہ تک مراقبہ فرمایا اور مراقبہ سے فارغ ہو کر دعائے خیر مانگی اور اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔ جب محفل ہندوستانی احباب سے خالی ہو گئی تو حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان کی وفات کے بعد اس کی اولاد صالح پیچھے رہ جائے تو وہ اپنے والدین کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ حمداد خان صاحب ترین نے (جو اس سفر میں ہمراہ تھے) عرض کی۔ حضرت قبلہؒ! آپ دیر تک قبور پر مراقب رہے، اہل قبور کی حالت کو کیسے پایا؟ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ جب پہلے پہل میں نے عبید اللہ خان صاحب کے والد کی قبر کی طرف نگاہ کی تو ان کی تمام قبر کو ظلمت و سیاہی سے بھرا ہوا پایا تو میں نے دربارِ الٰہی میں بہت عاجزی و زاری کی۔ الحمد للہ تعالیٰ علیٰ احسانہ

کہ اس کی قبر سے وہ تاریکی جاتی رہی اور ان کی قبر روشن ہوگئی، پھر اس کے متصل عبید اللہ خان کے چچا کی قبر تھی۔ اس کی طرف جب میں نے دیکھا تو اس کو بھی میں نے تاریکی سے بھرا ہوا پایا تو اس کی جانب بھی متوجہ ہوا تو اس قبر سے بھی تاریکی جاتی رہی اور روشنی ظاہر ہوگئی۔ لیکن اس روشنی میں بھی تھوڑی سی تاریکی کا امتزاج باقی رہا تو اس کے بعد فقیر کو ضعف و ناتوانی کی وجہ سے بیٹھنے کی مزید طاقت نہیں رہی تو میں اٹھ آیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

مکاشفہ نمبر ۳۶

میاں فضل علی صاحب (جو خان بہادر محمد رب نواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل رئیس موسیٰ زئی شریف کے منشی تھے) تین دن اور تین رات سکراتِ موت میں مبتلا رہ کر فوت ہوئے۔ ان کی میت نماز جنازہ کے لیے خانقاہ شریف لائی گئی۔ حضرت قبلہؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے دوران میں جناب مولوی عبدالحکیم صاحب اُسترانہ (جو حضرت قبلہؒ کے مخلص خدام میں سے ہیں) کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ میاں فضل علی صاحب پر جان کنی کی تکلیف بہت زیادہ گزری۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا ہوگا، نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت قبلہؒ تسبیح خانہ میں تشریف لائے عبدالحکیم صاحب موصوف بھی اکیلے ان کے ہمراہ چلے آرہے تھے۔ حضرت قبلہؒ نے مولوی صاحب موصوف سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو مجمع عام میں نہیں کہی جاسکتیں۔ میاں فضل علی صاحب نے نماز جنازہ کے وقت فقیر کے ساتھ

ملاقات کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حال ہے، انھوں نے تبسم کرتے ہوئے بیان کیا کہ سکراتِ موت کی جو سختی اور تکلیف میرے اوپر گزری ہے وہ بیان سے باہر ہے لیکن اللہ کے فضل سے میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ حضرت قبلہ رح کی زبان گوہر فشان سے یہ بات سن کر مولوی صاحب[1] موصوف کے دل کا خطرہ رفع ہوگیا اور ان کو تسلّی ہوگئی۔

مکاشفہ نمبر ۳

ہمارے حضرت قبلہ رح قلبی وروحی فداہ خانقاہ شریف کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے اونٹوں کا گلہ ملاحظہ فرما رہے تھے اور افغان پاوندوں کے قبیلے ناصر شادیزئی کے لوگوں کے ساتھ پشتو زبان میں گفتگو بھی فرما رہے تھے۔ جناب مولانا حسین علی صاحب بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ وہاں مولانا حسین علی صاحب کو اپنے گھر بار کی فکر نے گھیر لیا تھا۔ حضرت قبلہ رح قلبی وروحی فداہ نے اسی وقت مولوی صاحب کی جانب روئے سخن پھیرتے ہوئے فرمایا۔ انما امرالکم واولادکم عدوا لکم قرآن شریف کی مندرجہ بالا تمام آیت پڑھنے کے بعد دوبارہ حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ اونٹوں کے متعلق گفتگو میں مشغول ہوگئے۔

---

[1] جناب مولوی صاحب موصوف نے بیان فرمایا کہ ایک دن حضرت قبلہ نے اشراق کے وقت مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گذشتہ رات بیعت ہونے کے لیے جنات فقیر کے ہاں آئے اور مقصد پا لینے کے بعد واپس چلے گئے۔

مکاشفہ نمبر ۳۸

تہجد کے وقت ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں موضع مٹڈی کا ایک قاصد حاضر ہوا اور عرض کی، حضرت قبلہؒ کے ایک خادم گلداد خان رانہ زئی کو دو روز پہلے سانپ نے کاٹ کھایا ہے آج وہ قدرے بے ہوش بھی ہیں۔ ہر چند علاج معالجہ کیا گیا لیکن بے سود۔ گلداد خان صاحب موصوف بہت ہی سلام پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نمک دم فرما دیں۔ حضرت قبلہؒ نے نمک دم فرمایا اور اس قاصد کو نمک دے کر فرمایا کہ پہنچتے ہی کچھ نمک کھلائیں اور کچھ سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر لگائیں۔ پس قاصد واپس روانہ ہوا۔ بوقت صبح حضرت قبلہؒ نے اپنی زبان گوہر فشان سے ارشاد فرمایا کہ بعد تہجد گلداد خان صاحب ہوش میں آئے اور میری طرف متوجہ ہوئے ؂

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود
داروئے دفع مرض گمراہ شود

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تمام حاضرین محفل حضرت قبلہؒ کی اس کلام سے سمجھ گئے کہ گلداد خان فوت ہو گئے ہیں۔

دوسرے روز اطلاع آئی کہ گلداد خان صاحب کو قاصد کے واپس پہنچنے سے پہلے قدرے ہوش آیا۔ ایک لحظہ حضرت قبلہؒ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے بعد وفات پا گئے۔

فصل پنجم

طویل علالت کے بیان میں

اور

ڈیڑھ سال قبل از وصال شریف اپنے صاحبزادہ اکبر

ارشد الہادی الی اللہ المعین خواجہ محمد سراج الدین

کو اپنا نائب مناب مقرر فرما کر اور مسند خلافت و نیابت پر بٹھا کر

راہیٔ ملکِ بقا ہونے کے بیان میں۔

مرض و علالت

حضرت قبلہ رح گوناگوں امراض رعشہ، فالج، ضیق النفس، دورانِ سر کے دائمی مریض تھے۔ حضرت قبلہ رح ان امراض کے متعلق فرمایا کرتے کہ یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوازم ہیں۔ جو فقیر پر مسلط کی گئی ہیں۔

اشعار:۔

وصل پید اگشت از عین بلا　　　　زاں علاوت شد عبارت ما قلی

عاشقم بہر رنج خویش و درد خویش | بہر خوشنودی شاہ فرد خویش
عاشقم بر لطف و قہرش من بجد | اے عجب من عاشقم ایں ہر دو ضد

پند و نصائح

وصال سے پانچ سال قبل احباب اور درویشوں اور گھر کے افراد سے تعلقات و روابط منقطع کر لیے۔ اکثر فرمایا کرتے "اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ خلوت گزینی اور گوشہ نشینی اختیار کروں کیونکہ عمر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روئے در دیوار کن تنہا نشیں
از وجود خویش ہم خلوت گزیں

لیکن میں کیا کروں؟ لوگ فیض باطنی کے استفادے کے لیے دور دراز سے چل کر اور راستے کی تکالیف کو جھیل کر آتے ہیں۔ مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سے روگردانی کروں۔ کبھی کبھار فرماتے۔ میری مثال ایسی ہے گویا گور کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔"

بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

وفات سے ایک سال پہلے جو احباب مریدین زیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوتے تو ان سے اکثر فرماتے۔ "فقیر کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھو

کیونکہ حیات مستعار پر کوئی اعتبار نہیں۔ آپ صاحبان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اوقات کو ذکر و فکر اور طاعت و عبادت میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی چیز ہی ظاہری اور باطنی برکات کی پیش خیمہ ہے۔

جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس آڑی ا فاغنہ سال میں ایک بار زیارت و قدم بوسی کے لیے حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ رح کی وفات سے چار ماہ قبل آخری دفعہ حسبِ معمول آپ کے ہاں حاضری دی اور زیارت و قدم بوسی سے مشرف ہوئے، ان کا سبق مراقبہ احدیت پر تھا۔ حضرت قبلہ رح نے حافظ صاحب موصوف کے مراقبات و مشارب کے اسباق کی تجدید فرمائی۔ اور چند دن بعد حافظ صاحب کو رخصت فرمایا۔ رخصت کے وقت حضرت قبلہ رح نے حافظ صاحب کو فرمایا "فقیر کو اپنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ جب ایک مہینہ گزر جائے تو اپنے گھر پر ہی مراقبہ معیت کی نیت کر لینا۔ کیونکہ سلوک نقشبندیہ فقط اتنا ہی ہے۔ اپنے گھر کی مصروفیات سے فارغ اوقات میں ذکر و مراقبہ سے شغل رکھنا۔"

اسی سال بیماریوں کی کثرت سے حضرت قبلہ رح کا جسد مبارک اس قدر ضعیف اور کمزور ہو گیا کہ موسم گرما میں گرمی کی شدت اور موسم سرما میں سردی کی شدت اور زیادتی برداشت سے باہر ہو گئی، صحت و تندرستی کی حالت میں حضرت بہت کم غذا تناول فرماتے۔ بیماری کے دوران میں یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے "تسبیح خانہ سے مسجد شریف (کے راستے) کا فاصلہ فقیر کے لیے سفر کا حکم رکھتا ہے۔" (مسجد شریف اور تسبیح خانہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً تینتیس ۳۳ قدم

ہے) ہر روز صبح کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے تو ضعف اور نقاہت کی وجہ سے اس مختصر راستے میں اس قدر تھک جاتے کہ تین بار ستانے کو بیٹھ جاتے لیکن صبح کی نماز مسنون طویل قرأت کے ساتھ کھڑے ہوکر ادا فرماتے۔ ختم شریف اور حلقہ شریف (بیماری کی حالت میں بھی) معمول کے مطابق انجام دیتے۔ یہ صرف خداداد توانائی تھی ورنہ حضرت قبلہؒ کی کمزوری اور نقاہت اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے ہرگز قابل نہ تھی ؎

قوتِ جبرائیل از مطبخ نبود
بلکہ از درگاہِ خلاقِ ودود

حضرت قبلہؒ ۲۹ رجب کی آدھی رات سے لے کر ۲۲ شعبان تک (بوقتِ اشراق بروز سہ شنبہ) چوبیس یوم تپ محرقہ و اسہال میں گرفتار رہے۔ مرض کے دوران سینکڑوں روپے کی رقم خیرات کی۔ اور بیشمار گائے۔ بیل۔ بکرے بکریاں، دنبے اور بھیڑیں حسبۃً للہ ذبح کی گئیں۔ کہ اکثر غرباء ومساکین ان خیراتوں سے دل سیر ہوگئے۔ کافی یونانی اور ڈاکٹری علاج کروائے گئے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ مجرّب دوائیوں نے الٹا اثر دکھایا اور وہ بجائے فائدہ کے ضرر رساں ثابت ہوئیں۔

از قضا سرکہ بہ بیں صفرا فزود — روغنِ بادام خشکی می نمود!
از ہلیلہ قبض شد اطلاق رفت — آب و آتش را مدد شد ہمچو نفت
چوں قضا آید طبیب ابلہ شود — داروئی دفعِ مرض گمراہ شود

۲۸ر اور ۲۹ر رجب کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت حضرت قبلہ رح پر شدید تپ کا غلبہ ہوا۔ اسی روز نماز فجر کی دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کرنا شروع کیں۔ عین قیام کے دوران بخار کا شدید حملہ ہوا اور فرش پر گر پڑے۔ چند دن بعد حکماء (باہمی مشورے سے) اس رائے پر پہنچے کہ حضرت قبلہ رح کو تپ محرقہ ہے۔ اس قدر شدید بیماری کے باوجود صلوات خمسہ کو باجماعت ادا کرنا ترک نہ فرمایا۔ جب مرضِ اسہال میں زیادتی ہوگئی تو اٹھنا بیٹھنا محال ہوگیا۔ کمزوری بڑھ جانے کے سبب زبان میں لکنت پیدا ہوگئی۔ بہت ہی خاص اور اہم کام کے لیے جب کوئی بات کرتے تو بہت ہی ہلکی اور باریک آواز میں بولتے اور کم گفتگو فرماتے۔ حضرت قبلہ رح ہر شخص کی مہمان نوازی اس قدر فرماتے کہ اس سے بڑھ کر شاید ممکن ہو۔ حتیٰ کہ اپنی بیماری کے نازک لمحات میں عیادت و تیمارداری کے لیے آنے والے سینکڑوں مہمانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مصافحہ فرماتے اور خیروعافیت دریافت کرتے۔ جو واپس جانا چاہتے ان کو رخصت کرتے اور جو قیام کرنا چاہتے ان کو رہنے کی اجازت فرماتے۔ روز بروز مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور طول کھینچتا گیا۔ ایک مرتبہ جب آپ شدید مرض کے دوران ہی کچھ افاقہ سے تھے، عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد استفسار فرمایا "میرے مہمانوں کی عزت افزائی اور مدارات نان و طعام سے کی گئی ہے یا نہ؟" ایک خادم نے عرض کی: "حضرت قبلہ رح! مہمانوں کی خاطر مدارات بہترین طریقے سے کی گئی ہے، تسلی رکھیں"۔ پھر پوچھا "فلاں فلاں مکان میں کون کون سے مہمان قیام پذیر ہیں، ہر ایک کو درست بستر دیے گئے ہیں یا نہ"؟ خادم نے عرض کی قبلہ رح!

ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ رہائشی جگہ دی گئی ہے اور بستر بھی ہر ایک کو ٹھیک دیے گئے ہیں۔" جب مہمانوں کے متعلق دریافت فرما چکے تو آپ پر بیہوشی کا غلبہ ہوگیا اور شدید غشی طاری ہوگئی۔

سبحان اللہ! کیسے عظیم خلق سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا کہ اس قدر شدید بیماری میں جبکہ (جان و جہان سے بالکل بے خبر تھے) مہمانوں کی خبرگیری اور میزبانی سے غافل نہ تھے۔

مرض کے آخری لمحات میں بعض احباب کو پند و نصائح فرمائے۔

ملا صاحب[1] نیازی (جو مریدوں میں طویل العمر تھے) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

حالِ من بہ بیں و عبرت بگیر (میری حالت دیکھ اور اس سے عبرت حاصل کر) وغم آخرت بخور و توشۂ سفر کلاں بساز (آخرت کی فکر کر اور لمبے سفر کے لیے زادِراہ تیار کر)

ملا محمد رسول صاحب لٹون کو بزبان پشتو فرمایا۔ "خا دے بادہ وا" یعنی دین کی فکر کر اور خداوند کریم سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہو۔

حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی ملا محمد رسول صاحب لٹون موصوف پر جذبہ طاری ہوگیا۔

حضرت قبلہؒ نے اپنے ایک خادم شیخ شہزادہ[2] مچن خیل ساکن موسیٰ زئی

---

[1] ملا صاحب نیازی مرحوم نے حضرت قبلہؒ کی وفات سے ایک سال ایک ماہ چھ یوم بعد وفات پائی۔

[2] شیخ شہزادہ مچن خیل نے حضرت قبلہؒ کی وفات سے پانچ ماہ اور ایک دن قبل وفات پائی۔

شریف سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

بہ بیں احوال من	(میرے حالات دیکھ)
چہ شد تیز رفتاریٔ من و	(کیا ہوئی میری (وہ) تیز رفتاری اور)
چہ شد خوش بیانی وخوش کلامی من و	(کیا ہوئی میری (وہ) خوش بیانی وخوش کلامی اور)
چہ شد قوتِ جسمانی من و	(کیا ہوئی میری (وہ) جسمانی قوت اور)
چہ شد فہم معانی من و	(کیا ہوا میرا (وہ) معانی کا فہم وادراک اور)
چہ شد حواس جوانیِ من	(کیا ہوئے میرے (وہ) جوانی کے حواس)
از حالِ من عبرت بگیر و	میرے حال سے عبرت حاصل کر اور
ایں وقت را یاد دار	اس وقت کو یاد رکھ

وفات سے قبل ایک مجمع جو حضرت قبلہؒ کی عیادت و بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا تھا، کے سامنے یہ شعر پڑھا:۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخُست
تو دادی ہمہ چیز و من چیزے تُست

اور پھر یہ شعر پڑھا:۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اور پھر اس کے بعد فرمایا:۔

"میں ان تمام لوگوں کے حق میں جو اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں یا اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں، خواہ وہ اس وقت یہاں موجود ہیں، یا

بیمار پرسی اور عبادت کر کے واپس چلے گئے ہیں یا بیماری و علالت سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آسکے ہیں، دعائے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دربار کے فیوض و برکات سے محروم نہ فرمائے اور انھیں ہر دو جہان کے مرادات سے حظ وافر عطا فرمائے، آمین! یہ ملاقات فقیر کی آخری ملاقات ہے خدا پر توکل رکھیں۔"

حضرت قبلہ رحؒ کی زبان مبارک سے پند و نصائح اور فرمودات سن کر تمام حاضرین محفل پر گریہ طاری ہوگیا۔ اس دوران جناب مولوی محمود شیرازی (خلیفہ مجاز حضرت قبلہ رحؒ) نے عرض کی "میں آپ پر قربان جاؤں۔ اب جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کیا یہ از روئے الہام ہے یا مرض و بیماری کی وجہ سے ہے؟"

ایک لمحہ کی خاموشی کے بعد حضرت قبلہ رحؒ نے فرمایا "میرے اندر اب زیادہ بولنے کی سکت نہیں"۔

وصال سے ایک رات پہلے اپنے فرزند ارشد و اسعد سراج الاولیاء حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے برادر عزیز حضرت خواجہ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے خلیفہ جناب مولانا مولوی شیرازی کو بعد از وفات غسل دینے کی اجازت فرمائی۔

وفات حسرت آیات

۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ کو منگل کے روز بوقت اشراق حضرت قبلہ عالم عالمیان قدس سنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اس عالم فانی سے رشتہ تعلق

منقطع کر کے رحلت فرمائے دارِ جاویدانی ہوئے۔ احباب و مریدین سے اپنا ظاہری تعلق توڑ لیا اور خاکِ مصیبت فرقِ عالم پر ڈال گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ہ

وصال کے وقت کثرتِ تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) سے تمام وجود جنبش کر رہا تھا اور آخری سانسوں میں کلمہ طیبہ (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ) وردِ زبان تھا۔ حضرت قبلہؒ کے وصال مبارک سے احباب و مریدین پر رنج و الم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جن کا بیان حیطۂ تحریر سے باہر ہے۔

آں زماں خود آسماں گفت با زمیں
گر قیامت را ندیدستی ببیں

غسل اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ مبارک اٹھایا گیا۔ لوگوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا تھا کہ چارپائی تک ہاتھ لے جانا دشوار ہو گیا۔ جناب میرا صاحب قلندر (جو بڑے لمبے قد والے اور خوب جسیم تھے) بہ مشکل تمام چارپائی کے ایک پائے کو ۲ دو انگلیوں سے چھو سکے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا جنازہ مبارک ہوا کے دوش پر جا رہا ہے۔ جنازہ مبارک سے انوار و تجلیات کا ظہور ہو رہا تھا۔ گویا تمام خانقاہ شریف منور ہو گئی۔ ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضرت قبلہؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر ان چند لمحوں میں اطراف و جوانب میں اس قدر جلد پھیل گئی کہ اطراف و جوانب کے سینکڑوں افراد فی الفور جنازہ مبارک میں آ شامل ہوئے اس کے بعد جنازہ مبارک کی چارپائی کو خانقاہ شریف کے

صحن میں رکھا گیا اور صفوف کی درستی کی گئی۔ حاضرین کی کثرت و ازدھام کی وجہ سے تمام خانقاہ شریف میں قدم رکھنے کی جگہ تک نہ تھی، یہاں تک کہ خانقاہ شریف کے باہر صفیں ہی صفیں تھیں۔ نماز جنازہ حضرت قبلہ رح کے فرزند صالح و رشید مشہور فی الآفاق حضرت قبلہ رح خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز میں مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "میں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل دینے میں شریک تھا، کچھ کرامتیں جو حضرت قبلہ سے ظاہر ہوئیں، وقت نہ ہونے کے باعث اس کثیر مجمع میں جن کی تفصیل اور وضاحت نہیں ہو سکتی۔

ظہر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ رح کے وجود مبارک کو پیر و مرشد حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کے عین سامنے سپرد خاک کیا گیا۔ (پیر و مرشد کی اس عالم فانی کی خدمت و حاضری کے ساتھ ساتھ دار جاویدانی کی حاضری سے جدائی گوارا نہ ہوئی)

حضرت قبلہ رح کے خادم جناب حقداد خان ترین ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان حضرت قبلہ رح کے انتقال پُرملال کے وقت موجود نہ تھے۔ جب ان کو حضرت قبلہ رح کے وصال کی تکلیف دہ خبر پہنچی تو وہ یہ خبر پاتے ہی غم و اندوہ کی تصویر ہو گئے۔ ہجر و فراق کے اس شدید صدمے سے مندرجہ ذیل ابیات ان کی زبان پر جاری ہوئے۔

مرثیہ

بر سبہ بختیٔ من شام بلا می گرید　　　از پئ ماتم من ابر فنا می گرید

روز و شب در نظرم گشت سراسر تیرہ
دل جدا نالہ کند دیدہ جدا می گرید

تیر خوردم بدل و جان سپردم افسوس
چہ شد از دیدۂ ما صبح و مسا می گرید

وقت تودیع ندیدم رخِ نور افشاں را
آں کہ از فرقتِ او خلقِ خدا می گرید

از روئے من مانند کماکان بدل
شب غم از غم محرومیٔ ما می گرید

مدت العمر اگر گریہ کنم ہست سزا
ہر کسی را کہ فلک زد ابدًا می گرید

محرمی حالت محرومی ما را چو شنید
گفت حقدار بہ حقدار دہ چرا می گرید

ترجمہ اشعار بزبانِ اردو

تیرے ماتم میں ابر فنا روتا ہے
اور سیہ بختی پر شامِ بلا روتی ہے

دن تو دن ہے مگر رات بھی اندھیاری ہے
دل جدا نالہ کناں، آنکھ جدا روتی ہے

ہائے افسوس نہ دیکھا رخ انور ہم نے
جس کی فرقت پہ اک خلقِ خدا روتی ہے

مدت العمر اگر روؤں ہے لائق میرے
جس کو مارے ہے فلک وہ آنکھ ابدًا روتی ہے



حضرات غریب نوازان (علیہم الرضوان) کی تمام کتابیں
وادیٔ سون سکیسر کے حضرات مندرجہ ذیل پتہ سے
حاصل کر سکتے ہیں۔

حاجی میاں محمد صاحب زرگر۔ مقام و ڈاکخانہ سبھرال
براستہ نوشہرہ۔ تحصیل و ضلع خوشاب

حالاتِ تاریخی و تعدادِ کُل عُمر شریف

غوثِ زمان محبوبِ رحمان، وسیلتنا الی اللہ السبحان

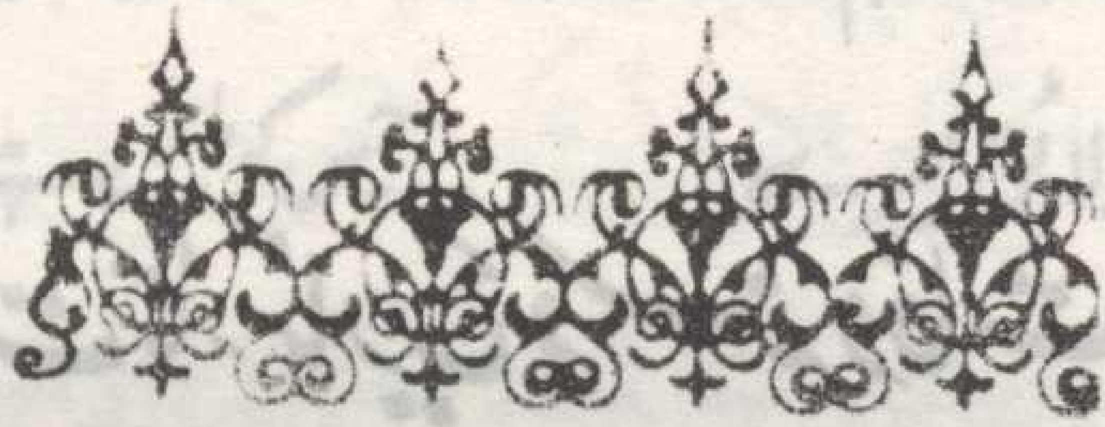
حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب جی دامانی

قدس اللہ روحہٗ وافاضنا اللہ فتوحہٗ

از سنِ ولادت تا۔ تاریخ و سنہ وفات تفصیل وار اس طرح پر ہیں کہ آنجناب کی ولادت باسعادت سنہ ۱۲۴۴ھ میں ہوئی اور سنہ ولادت سے لے کر تا سنِ بیعت جو سنہ ۱۲۶۶ھ میں آنجناب والا نے حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے کی یہ درمیانی مدت جو قریبًا بائیس سال ہوتے ہیں، حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیلِ علوم دینیہ، اطراف و اکناف کے عُلماء سے حاصل کرتے میں صرف کیے اور سنہ بیعت سے تا جلوس مسندِ ارشاد جو سنہ ۱۲۸۴ھ میں کہ جو سنِ وفات حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کا درمیانی عرصہ آنجناب نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحبِ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ سلوکِ سلاسلِ ثمانیہ (**آٹھوں سلسلوں**) اور اپنے پیر و مرشد کی خدمتِ شاقہ اور دوڑ دھوپ میں

کمربستہ ہو کر صرف کیے۔ جو اٹھارہ سال چار ماہ اور تیرہ دن ہوتے ہیں اور مسندِ رُشد و ارشاد پر بیٹھنے اور اطراف و اکناف کے خلق اللہ کو اپنے فیوضاتِ بلانہایات سے مشرف فرمانے کی تاریخ سے لے کر انتقالِ پُرملال اور وصالِ ذوالجلال فرمانے کی تاریخ تک کل درمیانی عرصہ انتیس سال دو ماہ ہوتے ہیں۔ پس ان سب تاریخات کو جمع کرنے سے کل عمر شریف از سنہ ولادت با سعادت تا سنِ وفات حسرت آیات ستّر سال، دو ماہ، تیرہ دن ہوتے ہیں۔

اور مزید تحقیق کے لیے حالات تاریخی اور تعداد کل عمر شریف معلوم کرنے کے لیے نقشہ تفصیل وار بزبانِ فارسی مع اردو ترجمہ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔



خوشخبری

برادرانِ طریقت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مواہب رحمانیہ کی جلد سوم مقاماتِ سراجیہ مشتمل بر حالات سراج الاولیاء حضرت مولانا خواجہ حاجی محمّد سراج الدین قدّس سرّہٗ اِن شاءاللہ عنقریب طبع ہو جائے گی۔

نقشهٔ حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنِ ولادت تا تاریخ و سنِ وفات تفصیل وار بزبانِ فارسی

۱	۲	۳	۴	۵
خانه تاریخ	خانه سنه	خانه کیفیت	خانه تعداد گذشته مدت درمیانی	خانه کیفیت تعداد گذشته مدت درمیانی
-	۱۲۴۴ھ یکهزار دوصد و چهل و چهار هجری نبوی	ولادت شریف حضرت ایشاں واقع شده و تاریخ به ثبوت نه پیوسته	-	-
شب شنبه بعد از صلوٰة مغرب نهم ماه جمادی الثانی	۱۲۶۶ھ یکهزار و دوصد شصت و شش هجری نبوی	بیعت حضرت ایشاں بردست مبارک جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری تحقیق گشته	۲۲ سال	از سن ولادت تا تاریخ و سنِ بیعت عرصه درمیانی که بست و دو سال می شود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیه صرف فرمودند۔
شب دوشنبه بست و دویم ماه شوال المکرم	۱۲۸۴ھ یکهزار و دوصد و هشتاد و چهار هجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشاں و وصال جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندهاری برد الله مضجعه الشریف نور الله مرقده المنیف واحد است	۱۸ سال ۴ ماه ۱۳ یوم	از تاریخ و سنِ بیعت تا تاریخ و سنِ وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصه درمیانی که هیجده سال چهار ماه سیزده یوم میشود در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش گذرانیدند۔
وقت اشراق یوم سه شنبه بست و دویم ماه شعبان المعظم	۱۳۱۴ھ یکهزار سه صد و چهار ده هجری نبوی	وفات حضرت ایشاں که مشهورِ جهان است، واقع گردید	۲۹ سال ۱۰ ماه	از تاریخ و سن جلوس بر مسند ارشاد تا تاریخ و سنِ وفات عرصه درمیانی که بست و نه سال و ده ماه میشود بر مسند ارشاد نشسته اجرائی طریقهٔ عالیه نقشبندیه مجددیه بسر فرمودند

(میزان کل عمر شریف حضرت قبلهٔ ما قلبی و روحی فداه از سنِ ولادت تا تاریخ و سنِ وفات ۷۰ سال ۲ ماه ۱۳ یوم)

نقشہ حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلہٗ قلبی و روحی فداہ از سن ولادت تا تاریخ و سن وفات تفصیل وار بزبان اردو

۱	۲	۳	۴	۵
خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ تعداد گذشتہ مدت درمیانی	خانہ کیفیت گزشتہ مدت درمیانی
-	۱۲۴۴ھ ایکہزار دوسو چوالیس ہجری نبوی	حضرت کی ولادت شریفہ کی مستند تاریخ معلوم نہیں ہو سکی	-	-
بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب۔ ۹ جمادی الثانی	۱۲۶۶ھ ایک ہزار دوسو چھیاسٹھ ہجری نبوی	آپ کی بیعت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمہ کے دست مبارک پر تحقیق شدہ ہے۔	۲۲ سال	سن ولادت سے تاریخ اور سال بیعت تک ۲۲ سال ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ اکثر اوقات علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔
سوموار ۲۲ شوال المکرم	۱۲۸۴ھ ایک ہزار دوسو چوراسی ہجری نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	آپ جس سن مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے اسی دن حضرت جناب حاجی الحرمین الشریفین خواجہ دوست محمد قندھاری (اللہ آپ کی قبر کو نور سے پر کرے) کا وصال ہوا	۱۸ سال ۴ ماہ تیرہ دن	بیعت کے سال سے لے کر مسند ارشاد پر جلوہ فرما ہونے کا درمیانی عرصہ ۱۸ سال ۴ ماہ اور تیرہ دن ہوتا ہے۔ یہ وقت کسب سلوک باطن کے حصول اور پیرومرشد کی خدمت میں گزارا تھا۔
بوقت صبح بروز منگل بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری نبوی	آپ کا سال وصال مشہور جہان ہے۔	۲۹ سال ۱۰ ماہ	مسند ارشاد پر جلوہ فرمائی سے لے کر سال وصال کا درمیانی عرصہ ۲۹ سال ۱۰ ماہ ہوتا ہے آپ نے مسند ارشاد پر بیٹھ کر طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اجراء اور فروغ میں حصہ لیا۔

(آپ کی کل عمر شریف ۷۰ سال ۲ ماہ ۱۳ دن تھی۔)

ضمیمہ فصل پنجم

معمولات حضرت خواجہ غریب نواز (رُوحی وقلبی فداہ)

حضرت قبلہ دامانیؒ کے نام اطراف سے خطوط اور مکاتیب آتے تھے۔ ان میں بہت سے ایسے ہوتے تھے جو حضور سے معمولات، تعویذات اور دم وغیرہ طلب کرتے تھے۔ اور حضور کے امر سے معمولات تحریر کر کے ان کو بھیج دیئے جاتے تھے۔ وہ سریع التاثیر ہوتے۔ فلہذا ان معمولات میں سے بعضے درج ذیل کیے جاتے ہیں مطابق حدیث شریف "خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ" یہ چند معمولات سمندرِ بے کنار سے خلق اللہ کے فائدہ کے لیے درج کیے گئے ہیں۔

معمول نمبر ۱

یہ معمول دفع زہر مار (سانپ) دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے، نظر بد، سحر وجادو جن، دیو، پری، بھوت اور جملہ آفات بلیاتِ آسمانی اور زمینی انسانوں اور حیوانوں کے لیے بے حد مفید ہے جو کہ بترتیبِ ذیل درج ہے:۔

طریقہ اور ترتیب معمول شریف:۔ درود شریف ۳ بار، سورہ الحمد شریف ۷ بار،

سورۃ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ایک بار، سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف، بار، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۳ بار۔ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۳ بار، درود شریف ۳ بار،
اور الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۷ بار
اور الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ۷ بار۔

یہ مندرجہ بالا معمول مندرجہ ترتیب سے پڑھ کر نمک پر دم کریں اور مریض کو کھلائیں سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے زخم پر تھوڑا سا نمک دم کیا ہوا بھی لگائیں، لیکن سانپ کاٹے ہوئے کے لیے الحمد شریف پڑھ کر آیت مبارک آیۃ الکرسی ایک بار پڑھ کر دم کریں اور باقی دم مندرجہ طریقہ پر پڑھیں اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو نمک دم شدہ چالیس دن بلاناغہ کھلاتے رہیں۔

معمول نمبر ۲

برائے جملہ امراض واسقام وآلام ودفع جن وآسیب ونظر بد کے لیے بیحد مفید ہے۔

سورۃ فاتحۃ الکتاب۔ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اَللّٰهُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ ۔ یہ دم تمام آیات کریمہ ایک ایک بار پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

معمول نمبر ۳

برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

یہ معمول مبارک لکھ کر گلے یا بازو میں باندھیں۔ اور اگر تمام وجود یا اعضاء پر کسی جگہ درد ہو تو کاغذ پر یہ تعویذ مبارک لکھ کر پانی میں گھول کر پانی پلائیں اور قدرے پانی لے کر روغن تلخ (کڑوے تیل) میں ملا کر درد کی جگہ پر لگائیں۔ بفضلِ خدا خیر ہوگی۔

معمول نمبر ۴

تعویذ برائے جملہ امراض اطفال ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ بفضل خدا جملہ امراض اور آفات و نظر بد و از آسیب جن وغیرہ بچا رہے گا۔۱۲۔

معمول نمبر ۵

برائے حفاظت زراعت۔ یہ تعویذ مبارک زراعت کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز کے لیے مجرب ہے۔ یہ تعویذ مبارک کاغذ پر لکھ کر مٹی کی کوری ڈولی (جس میں پانی نہ ڈالا گیا ہو) میں بند کریں۔ اوپر ڈھکنا بھی مٹی والا ہووے، اس جگہ پر جہاں بیماری کا حملہ ہو زمین میں دفن کریں۔

تعویذ مبارک:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَزَّاقِ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقِ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ یَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَ النَّبَاتِ وَ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ ھٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْھَوَامِ وَ الْوُحُوْشِ وَ شَرَّ الْفَارَۃِ وَ الْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَ ارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا ط وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

معمول نمبر ۶

برائے برکت اور غرق، حرق، چوری وغیرہ اور امراض سے امان میں رہنا۔ اسماء اصحاب کہف لکھ کر ان کو مکان کشتی یا دولت میں یا خود اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

اسمائے مبارک۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الٰہی بحرمت یملیخا،

مکسلمینا[۵]، میلسنا، مرنوش، دبرنوش، شاذنوش، مرطونس، واسم کلبہم قطمیر ۱۲۔

معمول نمبر ۷

تعویذ برائے دفعیہ درد باد و درد ہر قسم۔ اس آیت مبارکہ کو متواتر تین دن کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پئیں۔ اور درد والی جگہ پر بھی ملیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

کلامِ مبارک :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ يَّدَعُ الْمَبْعُوْثُ اِلَّا الْبَاعِثُ يَا رَبِّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

یہ سارا تعویذ لکھ کر اگر درد گردن سے نیچے کمر تک کے درمیان ہو تو یہ آیت مبارک گلے میں باندھیں۔ اگر درد کمر سے نیچے پاؤں تک کے درمیان ہو تو اس آیت مبارک کو کمر میں باندھیں۔ اللہ کے حکم سے شفا پاوے۔ دو تعویذ لکھیں، ایک باندھنے کا اور دوسرا پینے کا۔ اور درد والی جگہ پر ایک قطرہ یا دو قطرے کڑوے تیل میں ڈال کر مالش کریں۔

معمول نمبر ۸

برائے استقرار حمل و اولاد نرینہ۔ جب عورت حیض سے فارغ ہو تو اسم "یَا مُبْدِئُ" کے نو تعویذ لکھ کر ان میں سے ہر ماہ تین تعویذ ایک ایک روزانہ تین روز تک پیئے۔ اور مرد کے ساتھ بھی سوئے۔ اسی طرح سے تین ماہ عمل کرے اور یہ آیت شریفہ عورت اپنی کمر یا گلے میں اس طرح سے باندھے، کہ تعویذ

---

[۵] حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رضؓ سے مروی ہے کہ کتابوں میں اصحابِ کہف کے نام کئی طریقوں سے لکھے ہوئے ہیں مگر مجھے اپنے پیر و مرشد سے اس طریقہ سے یہ اسماء پہنچے ہیں۔

ناف سے دو انگلی نیچے ٹھہرے لیکن ایام حیض میں صرف تعویذ اتار لیا جاوے اور پھر متواتر بندھا رہے یعنی لٹکتا رہے، انشاء اللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہو گی اور اولاد بھی نرینہ پیدا ہو گی۔

آیت شریفہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ط یَا زَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

معمول نمبر ۹

جب حمل خشک ہو جاوے تو چینی کے سفید برتن پر لکھ کر متواتر چالیس روز تک بلاناغہ پلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ حمل ظاہر ہو کر بچہ پیدا ہو گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

معمول نمبر ۱۰

ہر قسم کے بخار کے لیے اور تپ یرقان کے لیے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ کٓھٰیٰعٓصٓ ہ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّا ہ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا ہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اَجْمَعِیْنَ ۔ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

یہ کلام شریف کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو تین ٹکڑے کاغذ پر علیحدہ علیحدہ لکھ کر پینے کے واسطے دیں۔ ایک ایک نقش تین تین دن لیتا رہے گا۔ انشاء اللہ ہر قسم کا بخار اور تپ یرقان دفع ہو جائے گا۔

۷۸۶
یا مُحِیطُ اللہ
اللہ

معمول نمبر ۱۱

برائے دفعیہ بواسیر ہر قسم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّ غِیَاثَہٗ وَ مَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

یہ تعویذ لکھ کر کمر سے باندھیں، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

اور ساتھ ہی بواسیر کے لیے یہ دم کرے کہ الحمد شریف ساتھ بسم اللہ شریف کے سات بار یا صرف بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو ناف سے گھٹنوں تک آگے پیچھے پھیریں۔

معمول نمبر ۱۲

برائے تجارت و زود فروشی مال۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پچاس واؤ اس طرح پر لکھیں و و و تا آخر۔ اور ساتھ ہی یہ آیت شریف وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور آیت شریف

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ لکھ کر مال میں رکھیں ۔

ھھھھھ
ےےے
ےےےے وھصے

معمول نمبر ۱۳

برائے تیزی ذہن و مطالعہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ پڑھائی شروع کرنے سے پہلے تین بار یا سات بار پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیں۔

معمول نمبر ۱۴

بچوں کے رونے اور ہر قسم کی حفاظت کے واسطے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ططططططط ھھھھھھھھھ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ھھھھھ
ےےے
ےےےے وھصے

معمول نمبر ۱۵

ایضاً۔ نیز بچوں کے رونے کے واسطے یہ آیات شریفہ از وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ تا هَمْسًا پڑھ کر دم کریں۔ اور سارا تعویذ لکھ کر گلے سے باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَہٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا ۝

۷۸۶ ططططططط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس ۝

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

معمول نمبر ۱۶

برائے دفعِ نارو ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ طیما طیما طیما طیما طیما طیما طیما طیما اللہ اکبر اللہ اکبر انت یا نارو لا تکبر باذن اللہ بحق محمد رسول اللہ ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ نارو پر باندھیں۔

معمول نمبر ۱۷

برائے نظر بد مال مویشیاں چھار پایاں وغیرہ ۔ جو گائے بھینس دودھ نہ دیتی ہو اور بچے کو نزدیک نہ چھوڑتی ہو ۔ دو تعویذ لکھ کر ۱ گلے میں ڈالیں اور ۲ دودھ دوہنے سے قبل کھلائیں۔

تعویذات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَاِنْ
یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ
لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ ہ
وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ہ

۲۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

۲۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَمَا
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَۃٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ
نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُہٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ہ

ھھھھھ گ
ی
ااا
ااااوہ ص

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

معمول نمبر ۱۸

برائے منہ کھُر مویشیاں، گلے سے باندھیں تعویذ یہ ہے:۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

ھھھھھ
ی
ااا
ااااوہ ص

۸۷	لو	۱۴	م طر
۷	بو	عیسیٰ ۱	۳
اولا	لہ	طرد ۷	دا
الالا	دم	طہ م	ھہ

معمول نمبر ۱۹

برائے دفعیہ اذیت وجملہ امراض از مویشیاں وچہار پایاں

مجرّب بفضلہ تعالیٰ، جہاں سے چار پایوں کی آمد و رفت ہو، اس دروازے پر لٹکائیں۔

تاکہ تعویذ کے نیچے سے مال مویشی گزریں۔ کلام شریف یہ ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَعُوۡذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اللّٰھم یا دافع البلاء والوباء ادفع البلاء والوباء عنا وعن مواشینا انت الواحد الصمد الذی لَمۡ یَلِدۡ وَلَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد واٰلہ و اصحابہ اجمعین۔

بحق شیخ معروف کرخی — نگہدار از آفتہائے چرخی
کہ دربانِ علی موسیٰ رضا بود — علی موسیٰ رضا از وی رضا بود

معمول نمبر ۲۰

بکریوں کی جملہ بیماریوں اور نظر بد و آسیب جن و دیو پری اور جملہ مصائب کے دفعیہ کے لیے مجرب ہے۔ بفضلہ تعالیٰ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بکریوں کے اسمائے گرامی

بطور تعویذ بکریوں کے ریوڑ میں سے تین بکریوں کے مختلف رنگ والی بکریوں کے گلے سے باندھیں:۔

اسماء گرامی کا تعویذ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط زمزحہ راشتہ ساکتہ برکتہ عافیہ ورنس علوس سوسن ٥ یاالٰہی بحرمت ھذہ الاسماء المبارکۃ الشاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادفع من ھذہ الشیاہ کل البلاء والوباء والامراض والجنیات والپری بحرمت سید الابرار و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین ط

-:-

معمول نمبر ۲۱

برائے تسخیر خلائق والفت ومحبّت زوجین۔ خمیس (جمعرات) کی رات وضو کرکے بعد نماز رو بقبلہ ہوکر سرخ کاغذ پر لکھیں اور اثنائے کتابت کسی سے کلام نہ کریں پیشانی پر باندھیں، دستار کے اندر خفیہ۔ نقش یہ ہے:۔

	فرد	جبار	شکور	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی	
فرد	ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز	زکی
زکی	ز	ف	ج	ش	ث	ظ	خ	خبیر
خبیر	خ	ز	ف	ج	ش	ث	ظ	ظہیر
ظہیر	ظ	خ	ز	ف	ج	ش	ث	ثابت
ثابت	ث	ظ	خ	ز	ف	ج	ش	شکور
شکور	ش	ث	ظ	خ	ز	ف	ج	جبار
جبار	ج	ش	ث	ظ	خ	ز	ف	فرد
	جبار	شکور	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی	فرد	

معمول نمبر ۲۲

برائے درد زہ یعنی وہ درد جو عورتوں کو وقت ولادت ہوتا ہے

ایک جام سفید یا چینی کی صاف رکابی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو لحظہ بہ لحظہ پلاتے رہیں، انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ہ سُبْحَانَ

اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ہ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ہ

معمول نمبر ۲۳

برائے دفع زحمت مال مویشی۔ سب سے آگے چلنے والے جانور کے گلے میں ڈالیں اور سارے مال کو پلائیں۔ دو تعویذات لکھیں۔ ایک گلے میں ڈالنے کا اور دوسرا مال کو پلانے کا۔

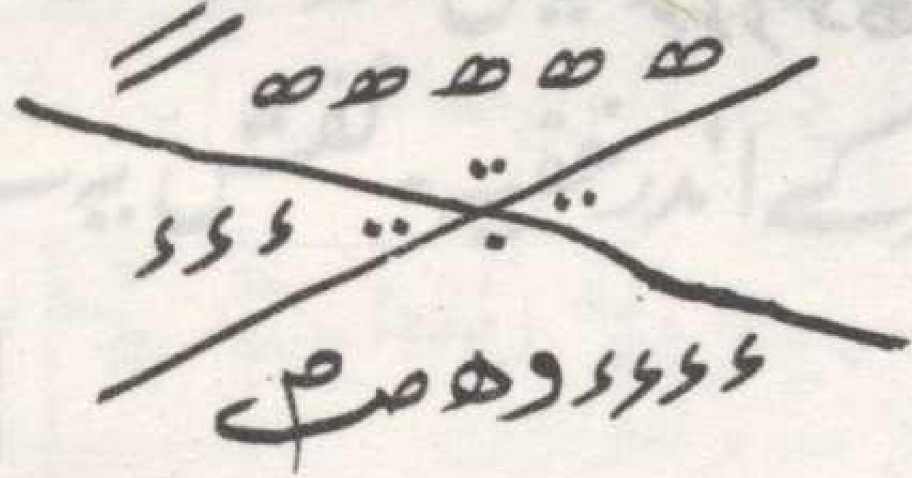
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِ الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ہ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

اس تعویذ کے ساتھ اصحاب کہف کے نام بھی لکھیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

معمول نمبر ۲۴

اصحابِ کہف کے نام بطور کتاب قول جمیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اور بطور کتاب مقامات احمدیہ سعیدیہ مصنفہ حضرت شاہ محمد مظہر صاحب ولد حضرت شاہ احمد سعید صاحب رضی اللہ عنہم۔ نام یہ ہیں:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ الٰہی بحرمت یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط کشافطیونس اذرفطیونس، تبیونس، یوانس بوس و کلبہم قطمیر۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین



برائے برکت و فتحمندی۔ جس شخص کے بازو سے یہ نام اصحابِ کہف کے بندھے ہوئے ہوں وہ شخص ہر بلا اور آفت سے، نظر بد، جن، بھوت، پری اور انسانوں کے شر سے بفضل خدا محفوظ رہے گا اور جس گھر میں لکھ کر رکھے ہوں وہ گھر بھی ان جملہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ خاصکر حَرَق، غَرَق، سَرَق[1] اور جملہ آفتوں سے انشاء اللہ امن میں رہے گا۔ ۱۲

معمول نمبر ۲۵

معمول برائے دفع طحال۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا۔ وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔ یا طحال ارجع الیٰ مکانک بحق ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ **نوشتہ بر موضع طحال بندد۔**

ایضاً:۔ بروز یکشنبہ ایک ٹکیہ مٹی کی طحال برابر بنائے اور طحال کی جگہ پر

---

[1] حرق سے مراد اگر کہیں یا کسی شہر یا محلہ میں آگ لگ جائے تو اس کا گھر بفضلِ خدا محفوظ رہے گا۔
غرق سے مراد پانی کا سیلاب اُمڈ آنا۔
اور سرق سے مراد چور کی چوری سے محفوظ رہے گا۔

رکھے اور دائیں ہاتھ میں چاقو پکڑ کر ایک بار سورہ الم نشرح معہ تسمیہ پڑھے اور چاقو سے اس ٹکی مٹی والی کو کاٹے اور اسی طرح سات دفعہ پڑھ کر مٹی والی ٹکیہ کو کاٹے اور اول و آخر درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو سہ یکشنبہ[1] کرے تو بہتر ہے وگرنہ تین روز متواتر کرے۔

معمول نمبر ۲۶

برائے بُریدن[2] یرقان۔ بروز اتوار چند گھاس کے لمبے پتّے لا کر ایک طرف مریض کے ہاتھ میں پکڑائے اور دوسری طرف اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے اور دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر ایک بار سورۃ القریش باتسمیہ پڑھ کر اس گھاس کو کاٹے اور اسی طرح سات بار عمل کرے یہ عمل بھی تین اتوار کرے بہتر ہے، وگرنہ تین روز متواتر کرے درود شریف اول آخر پڑھے۔

معمول نمبر ۲۷

ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ برائے حصولِ مقاصد و حلِ مہمات دینی و دنیوی مجرب ہے۔ اول و آخر درود شریف ایک سو بار پڑھے، اور درمیان میں "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" بغیر زیادتی کے پانچ سو بار پڑھے اور ہمیشہ مقصد براری تک پڑھے۔ اس کلام شریف کا ثواب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش کر ان کے توسّل سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگے انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا۔

---

[1] یکشنبہ کے معنی اتوار [2] بُریدن یرقان سے، یرقان کی مرض مراد ہے

معمول نمبر ۲۸

برائے خیر و برکت در امور دارین و کشائش معاش و ترقی رزق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ط روزانہ بلا ناغہ ایک ہزار بار دن رات میں پورا کرے۔

معمول نمبر ۲۹

برائے حُبِّ زوجین

۷۸۶

یحبونہم کحب اللہ یا غفار ۱	والذین امنوا اشد حبا للہ یا کریم ۱۴	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم ۱۱	انہ لحب الخیر لشدید یا ودود ۸
انہ لحب الخیر لشدید یا ودود ۱۲	والقیت علیک محبۃ منی یا کریم ۷	والذین امنوا اشد حبا للہ یا رحیم ۲	یحبونہم کحب اللہ یا لطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبا للہ یا لطیف ۶	یحبونہم کحب اللہ یا رحمٰن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یا رحیم ۱۶	والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۳
والقیت علیک محبۃ منی یا رحمٰن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید یا رحیم ۴	یحبونہم کحب اللہ یا کریم ۵	والذین امنوا اشد حبا للہ یا رحیم ۱۰

یہ تعویذ لکھ کر عطر و خوشبوئی لگا کر بازو پر باندھیں۔

معمول نمبر ۳۰

تعویذ لِکُلِّ شَیْءٍ۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

عـ ن ۶ ف ث ۵ ن ۷ ط عـ

۷۸۶
ههههه گ
ي ي
۱۱۱۱۱۱۱۱ ه ص م

حم حم حم حم حم حم حم الامر وجاء اللہ النصر فعلینا لا ینصرون

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اللہ اللہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب

قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا

محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

معمول نمبر ۳۱

تعویذ درد چشم۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ

فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ۔ وصلی

اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا

محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح

معمول نمبر ۳۲

تعویذ برائے درد سر

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر

خیر خلقه سیدنا محمد ؐ و آلہٖ و اصحابہ اجمعین ؓ

معمول نمبر ۳۳
تعویذ بقائے حمل

۷۸۶

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

جبرائیلؑ ۷۸۶ میکائیلؑ

ابوبکرؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	عمرؓ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
عثمانؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	علی حیدرؓ

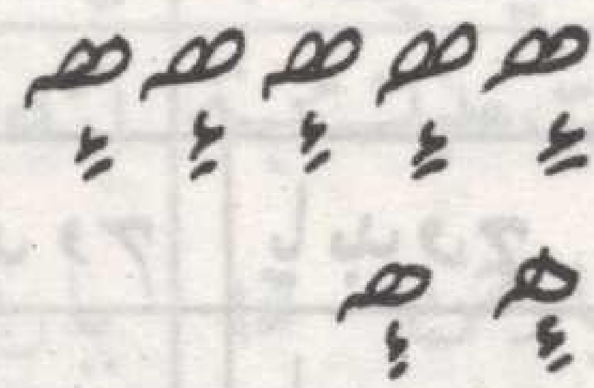
عزرائیلؑ اسرافیلؑ

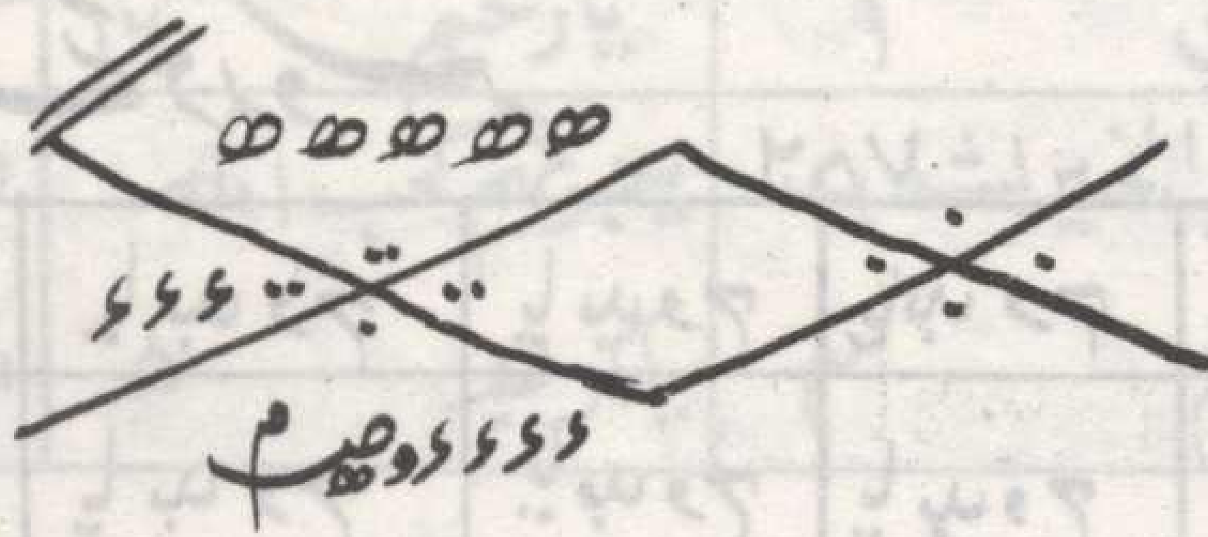
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا یحییٰ خُذِ الکِتَابَ بِقُوَّۃٍ وَّاٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ؕ

۷۸۶

۶۹	۶۲	۶۷
۶۴	۶۶	۶۸
۶۵	۷۰	۶۳

جبرائیل علیہ السلام	میکائیل علیہ السلام
اسرافیل علیہ السلام	عزرائیل علیہ السلام





وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ؕ

نوٹ:۔ اگر دورانِ حمل عورت کو پیٹ میں درد واقع ہو ناف کے نیچے، تو (یا قابض) والا نقش بلا آیت تین لکھ کر ایک ایک نقش تین تین دن پلائیں۔



معمول نمبر ۳۴

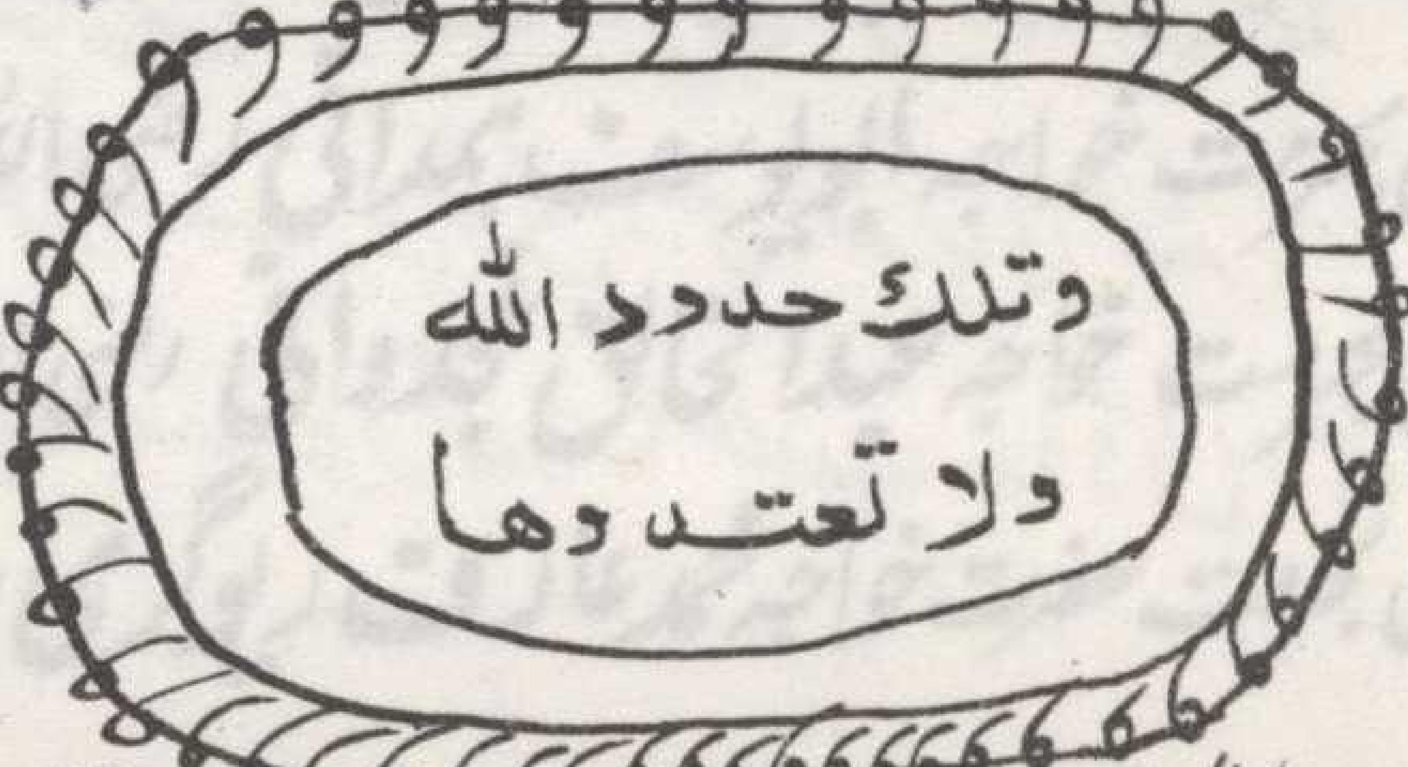
تعویذ برائے دیمک۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ؕ یا کیکحج یا کیکحج یا کیکحج یا کیکحج یا کیکحج یا کیکحج یا کیکحج۔ **الٰہی بحرمت** یملیخا مکسلمینا کشفوطط آذر فطیونس بیفرانس یولس کلبہم قطمیر۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

معمول نمبر ۳۵۔ برائے ناف

الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ



الٰہی بحرمت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

نوٹ:۔ دائرہ میں جتنے س و ہیں

ہشت سلاسل

یہ ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) یعنی حضرات

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ، معصومیہ، مظہریہ

۲۔ سلسلہ حضرات قادریہ

۳۔ سلسلہ حضرات چشتیہ

۴۔ سلسلہ حضرات سہروردیہ

۵۔ سلسلہ حضرات کبرویہ

۶۔ سلسلہ حضرات مداریہ

۷۔ سلسلہ حضرات قلندریہ

۸۔ سلسلہ حضرات شطاریہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اپنے حضرت پیر و مرشد (حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ العزیز) سے آنجناب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کو سنداً پہنچے ہیں۔ ہر ایک نقل کیا جاتا ہے:۔

سلسلہ حضراتِ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب سرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجلیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت ایشاں خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بداؤنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمٰن حضرت شہید مرزا جانجاناں رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت مجدد مائتہ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروّجِ شریعت مصطفٰے حضرت مولانا وسیدنا شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت مولانا وسیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوثِ زماں قطبِ دوراں حافظ القرآن المجید حضرت مولانا وسیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء، زبدۃ الفقہاء، رأس العلماء، رئیس الفضلاء، شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین، برہان المعرفۃ شمس الحقیقہ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین منظہر فیض الرحمٰن، پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



سلسلہ حضرات قادریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوالحسن علی الھنکاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت پیر پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوب سبحانی قطب ربانی

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیّد شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن اوّل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ فیصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ کمال کَیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنّامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



سلسلہ حضراتِ چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق رُدولوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ

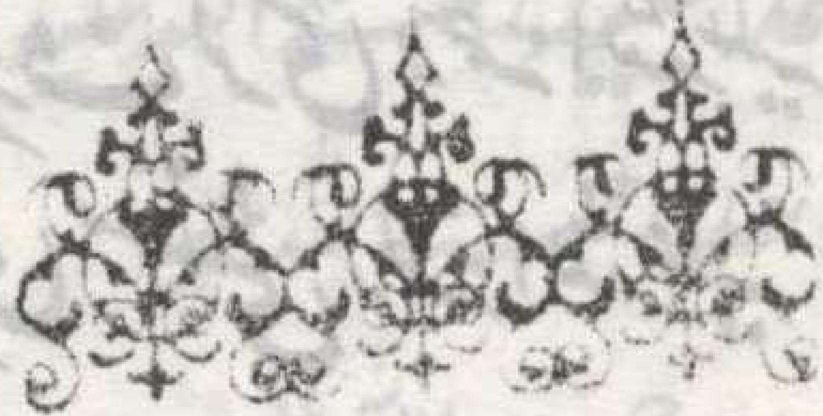
الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ



سلسلہ حضرات سہروردیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت وجیہہ الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید پدہن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالقدوس گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

سلسلہ حضرات کبرویہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ روزبہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ مجدد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علی اللاہوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد جوریانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سفرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علاؤالدولۃ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمود المردفانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر عبداللہ برزارش آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خلدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت **مرزا جان جاناں** رحمۃ اللہ علیہ

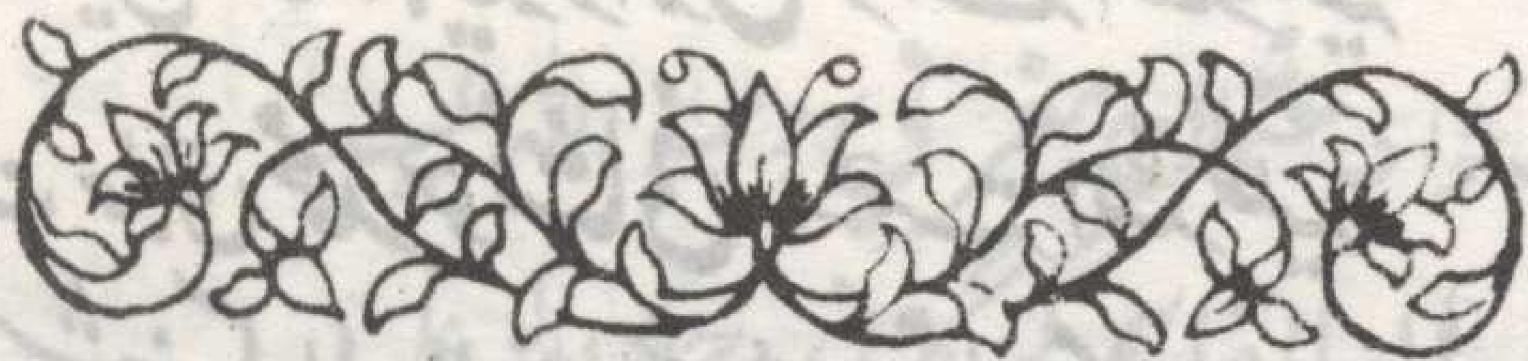
الٰہی بحرمت **عبداللہ شاہ** معروف **بغلام علی شاہ** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید **شاہ ابو سعید** رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت **شاہ احمد سعید** صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب **حاجی دوست محمد قندھاری** رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا **محمد عثمان** صاحب رضی اللہ عنہ



سلسلہ حضرات مداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین وخاتم النّبیین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عبد اللہ علمبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید پدھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جانجانان رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



سلسلہ حضراتِ قلندریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین سنیاول رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی

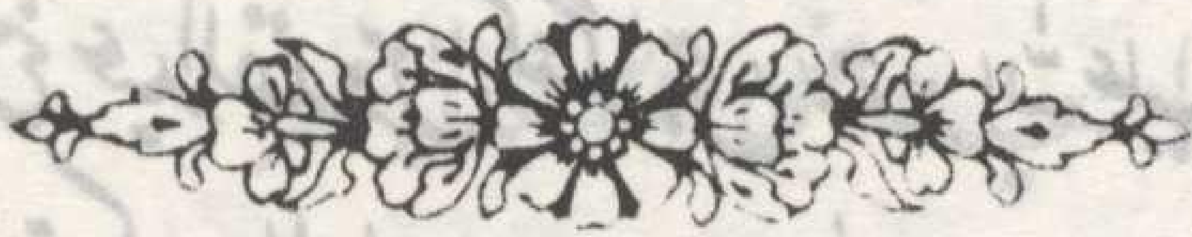
الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس

العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ

فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا

محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



سِلسِلہ حضرات شطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحُرمتِ حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین، حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المؤمنین خلیفۂ رسول اللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یزید عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المظفر ترک طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خدا قلی ماوراء النہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب الطریقہ شیخ عبداللہ شطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد قاضی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ہدیۃ اللہ سرمست رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ظہور الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ لشکر محمد الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عیسیٰ سندھی برہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ سید میر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد النخلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوطاہر کُردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ شاہ ولی اللہ الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام المتقین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان مظہر فیض الرحمٰن حضرت خواجہ محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تفصیل ختمات شریفہ مروّجہ

خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ دوستیہ عثمانیہ سراجیہ ابراہیمیہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ختمات شریفہ وقت صبح بعد از نماز فجر

ختم خواجگان

(۱) اس کی تفصیل یہ ہے کہ اول سات دفعہ الحمد شریف، پھر یکصد بار درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ اوراس کے بعد اناسی بار سورۂ الم نشرح لك صدرك اور پھر ایک ہزار دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اوراس کے بعد پھر سات مرتبہ الحمد شریف اور بعدہ یکصد بار درود شریف پڑھ کر یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُهِمَّاتِ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

مذکورہ ہر ایک جملہ کو ایک ایک صد بار پڑھ کر اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام ارواح مطہرہ حضرات غریب نوازان سلسلہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ رضی اللہ عنہم وغیرہم پر بھیجے۔

---

(۲) اول یکصد بار درود شریف اور پانچصد بار اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ط پڑھیں بعدہ آخر میں یکصد بار پھر درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب اَلْفَانِیْ فِی اللّٰهِ وَالْبَاقِیْ بِاللّٰهِ وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللّٰهِ الْعَلِیْمِ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراهیم صاحب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوحِ مقدسہ کو پہنچا دے۔

(۳) یکصد بار درود شریف اور پانچ صد بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھیں اور بعدہٗ پھر دوبارہ یکصد بار درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب قطب الواصلین غوث السالکین، محبوب اللہ المبین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدین صاحب دامانی رح کی روح مقدسہ کو پہنچا دے۔

ختمات شریفہ وقت ظہر بعد از نماز ظہر

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروحِ منور قطبِ زمان غوث اوان، قیومِ دوران حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ عنہ کو بخشے۔

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار، ثواب اس کا بروحِ مبارک حاجی الحرمین الشریفین مقبولِ ربِ المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد الباری حضرت خواجہ حاجی الحرمین مولانا دوست محمد صاحب قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّ مَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ پانچ صد بار اور اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان کا بروحِ مطہر مقبول بارگاہ ربِّ مجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی مدنی رحمہ اللہ کو بخشے۔

(۴) اول درود شریف یکصد بار اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قطبِ ربّانی، غوثِ رحمانی، محبوبِ سبحانی، غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روحِ مبارک کو بخشے۔

---

(۵) یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ط یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۰ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ ط پانچ صد بار پڑھ کر اس کا ثواب حضرت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا، مروّجِ شریعتِ مصطفیٰ حضرت شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رح کی روحِ مبارک کو بخشے۔

---

(۶) اول درود شریف ایک سو بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ط۔ پانچ صد بار، آخر میں درود شریف ایک سو بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروحِ پُرفتوح قطب زمان غوث اوان، محبوبِ رحمان، حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

ختمات شریفہ وقتِ عصر، بعد از نمازِ عصر

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۰ پانچ صد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قیومِ زمان، غوثِ اوان، عروۃ الوثقیٰ، خواجہ حاجی مولانا محمد معصوم صاحب سرہندی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کی روحِ اطہر کو بخشے۔

---

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ پانچ صد بار، اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ان سب کا ثواب امام ربّانی، مجدد و منور الف ثانی، حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رض کی روحِ مقدس کو بخشے۔

---

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ۔ پانچ صد بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روحِ مبارک حضرت خواجہ شاہ نقشبند، خواجہ بزرگ، مرہم ناسور ولہائے دردمند کو بخشے۔

---

(۴) اوّل آخر درود شریف یکصد بار اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ صد بار پڑھ کر ثواب اس کا روحِ مبارک حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ۔ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ ۔ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ ۔ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ ۔ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روحِ اطہر کو بخشے۔



(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا لَطِیْفُ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پانچ سو بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند، خواجہ بزرگ، مرہم ناسور دلہائے دردمند کو بخشئے۔

(۴) اول آخر درود شریف یکصد بار اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ سو بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشئے۔

(۵) صَلٰوۃُ تُنْجِیْنَا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ۔ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ ۔ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ ۔ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر کو بخشئے۔

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ
پانچ سو بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاء الدین
نقشبند خواجہ بزرگ، مرحوم تا حصول و انجامے ورد مدد کو بخشئے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف یکصد بار اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ پانچ سو
بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو بخشئے۔

---

(۵) صلوٰۃ تنجینا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ۔ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ
الْحَاجَاتِ ۔ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ ۔ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی
الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَ
بَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور
کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اقدس
کو بخشئے۔

